Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

Knowledge for All
SABIL-E-SAKINA

۷۸۶

۱۱۰-۹۲

یا صاحب الزماں ادرکنیؑ

یا عباسؑ

DvD Version

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

NOT FOR COMMERCIAL

www.ziaraat.com

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اللطائف الاحمدیہ

فی

المناقب الفاطمیۃ رضی اللہ عنہا

سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا

بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تالیف

حضرۃ علامہ سید احمد حسن سنبھلی چشتی رحمہ اللہ

ناشر

دار النفائس

کریم پارک راوی روڈ لاہور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

الحمد اللہ کہ دریں ایّام فرخندہ فرجام ماہ ربیع الآخر ۱۳۳۵ھ مطابق جنوری و فروری ۱۹۱۷ء رسالۂ نافعہ مشتمل احوال و فضائل حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا منتخبہ از احادیث نبویہ و سیر معتبرہ مسمّاۃ و ملقب بہ

اللطائف الاحمدیۃ فی المناقب الفاطمیۃ

از تصانیف علامۂ زمن مولانا مولوی سید احمد حسن صاحب سنبھلی چشتی

حسب فرمایش جناب خواجہ محمد عبد الغفور صاحب مالک کتبخانہ اشرفیہ کانپور کوٹھی شیخ ولایت علی صاحب مرحوم۔ باہتمام خواجہ محمد عبد الواحد

مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع

Presented by: Rana Jabir Abbas

فہرست مضامین کتاب اللطائف الاحمدیہ فی المناقب الفاطمیہؓ

مضمون	صفحہ
دیباچہ	۲
نام والقاب وکنیت حضرت سیدۃ النساءؓ۔	۴
نکاح حضرت سیدہؓ۔	۵
عدم جواز تبنیہ در اسلام ومعنی آن۔	۷
فضائل حضرت امّ ابیہاؓ	۸
بیان فقر حضرت علی شیر خدا و حضرت سیدہؓ۔	۹
ذکر وفات حضرت سیدہؓ	۱۱
گھوڑے کی ابتدا عورت کے جنازے پر کب سے ہوئی۔	۱۲
حضرت فاطمہؓ کے غاسلین کا ذکر۔	۱۳
حضرت سیدہؓ کے مزار شریف کا بیان	۱۴
حضرت سیدہؓ کی وفات کے بعد اُنکی اولاد اور ائمہ میں بڑے بڑے صاحب کمال ہونے کا بیان	۱۵
احادیث فضائل حضرت سیدہؓ مع	۱۵
ترجمہ اُردو وحل لغات۔	۱۵
حضرات پنجتن کی گناہوں سے حفاظت کا بیان۔	۲۸
حضرت سیدہ کا حیض و نفاس سے پاک رہنا۔ جہاد میں مرکر شہید ہونا اور طاعون کے مرض سے شہید ہونا ثواب میں مساوی ہے۔ حضرات امامین سیدنا حسن وامامنا حسینؓ کی شہادت	۳۳
کی شہادت کی حکمتیں	۳۵
حضرت سیدہؓ کی اولاد کا اُنکی طرف منسوب ہونا نہ کہ حضرت علیؓ کی طرف اور یہ حضرت سیدہؓ کی خصوصیت ہے	۳۶
آپ کی طرف اولاد کے منسوب ہونے کی دلیلیں	۳۸
بیان احادیث مرویہ اجمالاً از حضرت سیدہؓ و بیان قلت روایت انکی	۴۰
ذکر بات حضرت سیدہؓ اور اسپر رسول مقبولؐ کا منع فرمانا	۴۱
حضرت سیدہؓ کا ایثار	۔۔
حضرت سیدہؓ کا کمال صدق	۔۔
حضرت عائشہؓ کا خدمت علمی میں کثرت مشغول رہنا اور اُسکی وجہ۔	۴۲
مدار تقرب الی اللہ عزوجل	۴۳
حضرت اویس قرنی کا سید التابعین ہونا باوجود تقرب عند اللہ تعالیٰ کے	۴۴
حق تعالیٰ کا حضرات اہل بیت کے ساتھ بہت بڑی عنایت فرمانا۔	۴۴
بزرگوں سے گناہ ہونیکا مواخذہ سخت ہوتا ہے۔	۴۵
اہل بیت کے نبویؐ کے معنی	۴۶
فضائل اتقیاء اہل بیت نبیؐ	۴۷
تفصیل تعظیم حضرات سادات عظام	۴۷
حصول معیت جناب رسول مقبولؐ در جنت بسبب محبت اہل بیت و معنی آل بیعت	۴۸
وجوب محبت اہل بیت اور مبغضین اہل بیت کی حکایتیں	۴۹
شان نزول آیت ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ	۵۱
برات از دوزخ برائے حضرت سیدہؓ و ہر دو فرزندان ایشان	۵۲
شفاعت نبویؐ میں قیامت کے روز اہل بیت کا مقدم ہونا	۵۴
حوض کوثر پر حضورؐ کے پاس اوّل اہل بیت کا وارد ہونا۔	۵۵
پل صراط پر زیادہ ثابت قدم رہنے والے شخص کا بیان۔	۵۵
چار آدمیوں کا شفاعت نبویؐ سے خاص طور پر سرفراز ہونا	۔۔
سزائے موذی اہل بیت	۵۶
وصیت نبویؐ بحق انصار و اہل بیت	۔۔
اہل بیت سے سلوک کرنیکی جزائے جزیل کا بیان۔	۵۷
اہل بیت کا درود شریف میں شریک ہونا۔	۶۳
آل محمدؐ پر صدقہ کا حرام ہونا اور اُسکی حکمت لطیفہ تحقیقیہ و احکام فقہیہ در باب آن۔	۶۶
شکایت و ہدایت۔	۷۰
حضرت فاطمہؓ کا افضل ہونا حضرت عائشہؓ سے بوجہ فقر بدلیل حدیث مناقب و حدیث جس سے فقر کی فضیلت ظاہر ہے	۷۱
حضرت داؤد طائی قدس سرہٗ کا قول اہل نصاب کے باب میں	۔۔
حضرت خدیجہؓ و حضرت فاطمہؓ و حضرت آسیہ حضرت مریم کا ذکر	۷۳
تحقیق انیق اس باب میں کہ جس عورت کے کئی نکاح ہوں وہ آخر شوہر کو جنت میں ملے گی۔	۷۴
پہلی کرامت حضرت سیدہؓ کی	۷۹
حضرت سیدہؓ کی سخاوت۔	۸۰
حضرت سیدہؓ کی دوسری کرامت	۸۴
حضرت سیدہؓ کی شدت فقر و ضیق کا بیان۔	۸۷
بیان تسلّی یافتن حضرت رسول مقبولؐ از تسلیہ حضرت خدیجہؓ و دفع اشکالے دران۔	۸۹
کلام فیر حضرت فاطمہؓ منقول از بعض کتب جو اغلط بطریق حکایات نہ بطریق روایت۔	۹۰
رسول اللہؐ اور آپکے اہل بیت کے زہد اور ترک دنیا کا بیان۔	۹۲
رسول اللہؐ کا اپنے اہل بیت کو خاص طور پر زہد کی تعلیم فرمانا	۹۳
اصلاح اہل زمانہ۔	۹۴
حکم زیارت قبور۔	۹۵
زہد حضرت فاطمہؓ۔	۹۶
صبر حضرت سیدہؓ۔	۹۷
تنگی رفع کرنے کا وظیفہ جو سنت سے ثابت ہے۔	۱۰۰
حضرت فاطمہؓ کو جناب رسول اللہؐ سے غایت درجہ کی محبت تھی	۱۰۳
اشعار در مدح حضرات اہل بیتؓ	۱۰۹
خاتمہ از مؤلف و تقاریظ بر کتاب	۱۱۰

تمام شد

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مجلسِ سکینہ
حیدرآباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ نفیس

الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے راقم سطور نے سید الاولین ولا آخرین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کرام کے فضائل و مناقب پر مطبوعات کا سلسلۃ الذہب شروع کر رکھا ہے۔ تاہنوز حسب ذیل کتابیں شائع ہو کر قبول عام حاصل کر چکی ہیں۔

(۱) مناقب علی والحسنین وامہما فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہم (بذبان عربی)
تالیف۔ الدکتور عبد المعطی امین قلعجی

(۲) الامام زید بن علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم (بذبان عربی)
تالیف۔ شریف الشیخ صالح احمد الخطیب

(۳) الامام الحسین رضی اللہ عنہ (بذبان عربی)
فی محراب الکتاب والسنۃ والتاریخ العالمی
تالیف۔ مولانا عبد الواحد الجزائری السجلماسی

(۴) سیدنا علی و سیدنا حسین رضی اللہ عنہما
تالیف۔ مولانا اطہر مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ (تلخیص)

(۵) الامام المہدی رضی اللہ عنہ
تالیف۔ حضرت مولانا سید بدر عالم مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ
تلمیذ خاص خاتم المحدثین حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری قدس سرہ

(۶) پیش نظر کتاب "اللطائف الاحمدیہ فی المناقب الفاطمیہ" جو جگر گوشۂ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے فضائل پر مشتمل ہے۔ اس کے مولف حضرت مولانا سید احمد حسن سنبھلی رحمۃ اللہ علیہ ہیں کتاب کی ثقاہت اسی سے ظاہر ہے۔ یہ کتاب ۱۳۳۵ھ بمطابق ۱۹۱۷ء میں تالیف ہو کر پہلی مرتبہ شائع ہوئی۔ اب ۱۴۲۶ھ ۔ ۲۰۰۵ء میں یہ لاہور سے شائع ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور ہمیں آخرت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے سرفراز فرمائے۔

آمین!

۲۱ صفر ۱۴۲۶ھ
یکم اپریل ۲۰۰۵ء

خانقاہ سید احمد شہید

سید نفیس الحسینی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

اللطائف الاحمدیۃ
فی
المناقب الفاطمیۃ رض

رواہ ابوداؤد ۱۲ ... سب کا ... فضلیت ... اللہ ... ان ... سے ... ص

کی زنان جہان کا نام ... اور ان ... خیال ... کی عورت ... اور جنت ... ۱۲ ... ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ استعینہ واستغفرہٗ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا من یھدی اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہٗ واشھد ان لآ الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ واشھد ان محمدا عبدہٗ ورسولہٗ ارسلہ بالحق بشیرًا ونذیرًا بین یدی الساعۃ من یطع اللہ ورسولہٗ فقد رشد ومن یعصھما فانہ لایضر الا نفسہ ولایضر اللہ شیئًا۔ اللھم صل علی سیدنا ومولنا محمد وّاٰلہ واخوانہ من الانبیاء والملٰئکۃ وسلم علیھم تسلیما کثیرا کثیرا کلما ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون اما بعد کہتا ہے بندۂ مسکین عاجز سیّد احمد حسن کہ جب بندہ نے سیرۃ النبی علیہ صلوٰۃ الولی حالات نبویہ میں لکھنا شروع کی اور منجملہ مضامین سیرت کے ایک مضمون حضرت سیّدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا وارضاہا کے حالات کا بھی لکھنا ضرور تھا پس اس مضمون کو تفصیلاً لکھنا مناسب و بہتر معلوم ہوا اسلیے کہ آپ تمام جہان کی عورتوں کی سردار اور حضرت باعث موجودات فخر کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی جگر گوشہ ہیں آیندہ مضامین سے معلوم ہوگا کہ آپ کی محبّت کسدرجہ تقرّب خدا و رسول کا ذریعہ ہے اگر تمام جان و مال آپ پر قربان کردیا جائے تب بھی آپ کا حقّ محبت و حقّ فضیلت ادا نہیں ہوسکتا غرض اس تحریر سے یہ ہے کہ مخلوق کو خصوصًا عورتوں کو جو آپ کی محبت کا بڑا دم (جھوٹا) بھرتی ہیں آپ کے حالات معلوم کرکے ہدایت اور نصیحت ہو اور معلوم ہو کہ آپ کی رضامندی جو عین اللہ کی رضا ہے کون سے اعمال سے نصیب ہوسکتی ہے نیز آپ کو جو یہ کمال یعنی سرداری تمام

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جہان کی عورتون پر حاصل ہوئی ہے کن اعمال کی بدولت میسر ہوئی ہے پس حق باطل سے جدا ہو جائے اور دوست اور دشمن کھل جائے اور پھر اس نفع رسانی اور محبت جگر گوشۂ رسول کے صلہ مین اس ناکارہ کو رضاے حق اور دین کامل نصیب ہو اور چونکہ اسوقت تک بندہ کی نظر سے باوجود تلاش اس خاص مضمون کی کوئی مفصل و مدلل و مرتب کتاب نہین گذری اسلیے ضروری سمجھا کہ یہ مضمون قلمبند کیا جاے واضح ہو کہ اس کتاب مین مضامین معتبر درج کیے جاتے ہین ہر قسم کے مضامین خشک و تر کا درج کرنا میری و نیز تمام دینداروں اہل علم و تحقیق کی شان کے شایان نہین اور گناہ کا باعث ہے چنانچہ بندہ کی تصانیف دیکھنے والون پر ظاہر ہے کسقدر احتیاط نقل روایات اور اثبات مقاصد مین کیجاتی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک اس کتاب مین دو باب ہین ۔ پہلے باب مین آپ کے اسماء مبارک اور ولادت شریف اور نکاح اور وفات شریف کا بیان ہے اور دوسرے باب مین احادیث اور قرآن مجید سے جو فضائل آپکے ثابت ہین وہ قلمبند کیے گئے ہین اور علی الاطلاق آپ کا سردار زنان عالم ہونا ثابت کیا گیا ہے اور فضائل مذکورہ مین بعض مناقب خود آپکے اعمال سے ثابت ہین اور باقی فضائل قرآن و حدیث مین مخبران صادق کی اطلاع سے حاصل ہوئے ہین ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۵

پہلا باب اسماء مکرمہ اور ولادت شریف و نکاح اور وفات شریف کے بیان مین اور اس باب مین کئی فصلین ہین ۔

پہلی فصل اسماے شریفہ کے بیان مین

اسم ذات (علم) آپ کا فاطمہ[1] ہے اور لقب[2] شریف زہرا اور بتول[3] ہے ۔ اگرچہ اسم ذات مین مناسبت معنویہ شرط نہین مگر بہتر ہے کذا قال السید الشریف فی حاشیۃ الکشاف اور منصب نبوت کے مناسب بھی

---

[1] بروزن فاعلہ [2] ثانی بروزن حمرا و [3] ثالث بروزن فعول بفتح فا ۱۲ منہ ۔ [2] وہ نام جو دلالت کرے مدح یا برائی پر ۱۲ ک دم ۔ [1] ذکر عن جعفر بن محمد قال کانت کنیۃ فاطمۃ بنت رسول اللہ ام ابیہا کذا فی الاستیعاب ۱۲ منہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہی ہے کہ اِس مناسبت کا لحاظ رہے پس فقیر کے نزدیک یہ مناسبت معلوم ہوتی ہے کہ فاطمہؓ کے لغوی معنی ہین دو برس کے بعد بچہ کو دودھ سے علٰحدہ کرنے والی تو اِس نام مین نیک فالی ہے اِس امر کی کہ آپکے اولاد (دیندار) پیدا ہوگی (چنانچہ ایسا ہی ہوا اور نیک فالی کو جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ سلم پسند فرماتے تھے اور بدشگونی کو ناپسند) اور بتولؓ اسوجہ سے لقب ہوا کہ بتل بفتح با بمعنی قطع ہے پس بتول المعنی قطوع بفتح اول بصیغۂ اسم فاعل ہوا جسکے معنی کاٹنے والی پس چونکہ آپ دنیا کے علاقون کو قطع کرچکی تھین اِسلیے اس مبارک نام سے مشرف ہوئین کذا فی غیاث اللغات اور زہرا اسوجہ سے لقب مبارک ہوا کہ آنحضرت مقدسہ گورے رنگ کی تھین یہ لقب ماخوذ ہے زہرۃ بالضم سے جسکے معنی سفیدی اور حسن کے ہین کذا فی الغیاث۔

دوسری فصل

اسمین آپ کی ولادت شریف اور نکاح کا بیان ہے۔ حضرت سیدۃ النساءؑ کی ولادت شریف جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت سے پانچ سال پہلے واقع ہوئی ایسا ہی فرمایا ہے شیخ ابن الجوزی محدث رحمۃ اللہ علیہ نے۔ اور امام ذہبی محدث رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ کی پیدائش قبل نبوت بیان کی ہے آپ جناب رسول اللہؐ جیسے مقدس باپ کے سایہ مین اور حضرت خدیجۃؓ رضی اللہ تعالی عنہا جیسی مہربان اور سمجھدار مادر مشفقہ کی گود مین بہنون کے ہمراہ پرورش پاتی رہین۔ اِن کو پانچوان سال شروع تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کی نبوت کا وہ نور اللہ تعالی نے چمکایا جسکا ذکر بیان کی حاجت نہین رکھتا جب حضرت خدیجہؓ کی وفات ہوئی تو حضرت خیر النساء کی عمر چودہ سال کے قریب تھی اِسکے تین برس کے بعد بحکم الٰہی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی اور اِس مقدس شہر کو اپنے مبارک قدمون سے منور اور معزز فرمایا اور وہان تشریف لیجا کر اطمینان سے ٹھہرنے کے بعد آپ نے اپنے تمام اہل وعیال کو مکہ سے مدینہ بلالیا جن مین حضرت خیر النساء فاطمہ زہراؓ بھی تھین۔

وقال بعضہم انہا ولدت بعد السنۃ الواحدۃ من النبوۃ ۱۲ منہ ۵۲ بر وزن فعیلہ یعنی بفتح خاء وکسر دال ۱۲ منہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت خیر النساء کے مبارک نکاح کا بیان

اب چونکہ آپ کی عمر شادی کے مناسب ہو گئی تھی اسلیے جناب فخر عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو خیال تھا اوّل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے حضرت رسول مقبول سے اس دولت بے بہا کی درخواست کی تھی آپ نے صغر سنی (کم عمری) کا عذر فرمادیا تھا۔ پھر حضرت علی نے اپنے اہل و خواص کے اصرار سے (اصرار کی اسلیے حاجت ہوئی کہ آپ کو امید نہ تھی کہ حضور میرے رشتہ کو قبول فرماوینگے جبکہ حضرت شیخین کی درخواست منظور نہ فرمائی پس ترغیب اور لوگوں کے امید دلانے سے اس درخواست کی جرأت ہوئی ورنہ ایسی بے بہا نعمت کے لیے اصرار کی کیوں حاجت ہوتی) اور موافق بعض روایتوں کے حضرت شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ترغیب سے شرماتے ہوئے خود حاضر ہو کر زبانی عرض کیا آپ پر فوراً وحی نازل ہوئی اور در روضۃ الاحباب گفتہ شیخ زرندی در کتاب نظم درر السمطین روایت میکند از انس ابن مالک رضی اللہ عنہ کہ گفت من نزد رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نشستہ بودم کہ آثار وحی در بشرۂ مبارک وے ظاہر شد وچون وحی منجلی گشت فرمود اے انس ہیچ میدانی کہ جبرئیل برائے من از نزد خداوند عرش چہ پیغام آوردہ گفتم یا رسول اللہ پدرم و مادرم فداے تو باد چہ آوردہ فرمود کہ این آوردہ ان اللہ تعالیٰ یامرک ان تزوج فاطمۃ من علی

قد نقلت ہذہ الروایۃ لان الاما والشوکانی ذکر مثل ہذہ الروایۃ عن غیر طریق الروایۃ المذکورۃ فی ہذا الکتاب ثم قال انہ موضوع فنقلت کیلا یذہب علی احد ان مقصود الروایۃ المذکورۃ موضوع فافہم حق الفہم

اور آپ نے اُن کی عرض کو قبول کیا۔ اور روضۃ الاحباب میں ہے کہ نکاح حضرت سیدۃ النساء کا دوسرے سال ہجرت کے رجب یا صفر کے مہینے میں ہوا اور عمر شریف اسوقت آپکی اٹھارہ

سلہ یعنی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ ۱۲ منہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نکاح فرمادیا اور چارسو مثقال چاندی (جسکے انگریزی سکے سے بعضون کے نزدیک ایکسو پچاس
اور بعضون کے نزدیک ایکسو چھپن اور بعضون کے نزدیک ایکسو سینتیس ۱۳ آنہ ہوتے ہین اور اخیر
قول کو مولنا شاہ اشرف علی صاحب نے بہشتی زیور مین اختیار کیا ہے) مہر مقرر فرمایا اور ایک طباق
چھوہارون سے بھرا ہوا لوگون مین لٹا دیا اور حضرت فاطمہؓ کو حضرت ام ایمنؓ کے ہمراہ حضرت علیؓ کے
گھر بھیجدیا (حضرت ام ایمنؓ بڑے درجہ کی صحابیہ اور رسول مقبولؐ کی دایہ ہین انکا حال بہشتی زیور
حصہ آٹھ مین درج ہے اور قابل دید ہے۔ امام سیوطیؒ نے جامع صغیر مین انکی شان مین ایک معتبر حدیث
نقل کی ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ جو جنت کی بیوی سے نکاح کرنا چاہے وہ ان سے نکاح کرے اور
توکل کی ان کے اندر بڑی قوت تھی اسیوجہ سے جناب رسول مقبولؐ نے ان کو مال جمع کرنے اور
آج کا کھانا کل باقی رکھنے کے لیے منع فرمایا تھا اس روایت کو امام غزالی رضی اللہ عنہ نے احیاء العلوم
مین نقل فرمایا ہے) جہیز آپ کا موافق روایت ازالۃ الخفاء مؤلفہ مولنا شاہ ولی اللہ محدث قدس سرہ
یہ تھا۔ دو چادر یمانی جو شوہبی کے طور پر ہوتی ہین دو نہالی جنمین السی کی چھال بھری تھی اور چار
گدی اور دو بازو بند چاندی کے اور ایک کملی اور ایک تکیہ اور ایک پیالہ اور ایک چکی اور
ایک مشکیزہ اور گھڑا اور بعضی روایتون مین ایک پلنگ بھی آیا ہے۔ اور روضۃ الاحباب مین مذکورہ
چیزون کے علاوہ یہ چیزین اور زیادہ کی ہین۔ ایک گھڑا (علاوہ مذکورہ کے) اور ایک چھلنی اور
ایک کوزہ۔ مدینہ حضرت رسول مقبولؐ کا اصلی وطن تو تھا ہی نہین آپ اور آپ کے ساتھ مکہ سے
آنیوالے لوگ سب مسافر تھے انصار (مدینہ کے جن لوگون نے بیعت ہو کر رسول مقبولؐ کو مدینہ مین بلایا
اور آپ کی خدمت و مہمانداری کی تھی اُن کو انصار کہتے ہین اور جو لوگ وطن چھوڑ کر مدینہ منورہ مین
آرہے تھے انکو مہاجرین کہتے ہین) نے جو کچھ مکان دیدیے تھے یا کسی نے خرید لیا تھا اُن ہی مین رہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ابھی تک حضرت ابو ایوبؓ انصاری (یہ مشہور صحابی ہین پہلے زمانہ کے عالمونکی اولاد مین تھے یعنی حضورؐ سے پہلے
زمانہ کے عالمونکی نسل مین تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ آکر اول ان ہی کے مکان مین رہے) کے مکان مین ٹھہرے

ل وہو ثابت باسناد کما فی شرح الاحیاء ۱۲ منہ ۔ بفتح ہمزہ جمع نصیر بمعنی مددگار ۱۲ منہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

ایثار حضرت حارثہؓ کا

ہوئے تھے جب حضرت فاطمہؓ کا نکاح ہوا تو حضرت علیؓ نے ایک مکان کرایہ پر لے لیا اور اسمین رہنے لگے اور حضورؐ سے عرض کیا کہ اگر آپ حضرت حارثہ (بن نعمان حارثہ بروزن فاعلہ بکسر علی ایک صحابی ساکن مدینہ کا نام ہے) سے ہمارے رہنے کے لیے مکان کی سفارش فرمادین تو بہتر ہو کہ انکے مکان مین ہمکو آرام ملیگا آپنے فرمایا کہ مجھے اُن سے کہتے ہوئے شرم آتی ہے کہین یہ خبر حضرت حارثہؓ کو پہونچی اُنھون نے حضور سرورِ عالمؐ سے عرض کیا کہ یا حضرت جن کے لیے (یعنی حضرت فاطمہؓ و حضرت علیؓ) مکان کی ضرورت ہے وہ مجھکو اپنی جان سے بھی زیادہ پیارے ہین مکان حاضر ہے آپ نے اُنکی اس مروّت اور ہمت پر دعا فرمائی اور حضرت حارثہؓ نے اپنا ایک مکان حضرت علیؓ کے لیے خالی کر دیا۔ اور روضۃ الاحباب مین حضرت فاطمہؓ کا جانا ہمراہی حضرت ام سلیمؓ منقول ہے ممکن ہے کہ حضرت ام سلیمؓ اور حضرت ام ایمنؓ دونون ہمراہی مین گئی ہون۔ چلتے وقت حضور سرورِ عالمؐ نے حضرت ام سلیمؓ سے یہ فرما دیا تھا کہ میری بیٹی کو حضرت علیؓ کے گھر لیجا کر اُن کے سپرد کر دو اور کہدو کہ مین بھی آتا ہون پس آپ بعد نماز عشا تشریف لے گئے اور حضرت فاطمہؓ سے پانی طلب فرمایا وہ ایک لکڑی کے پیالہ مین پانی لے آئین حضورؐ نے اپنا تھوک مبارک اسمین ڈالدیا اور حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کہ اِدھر مُنھ کرو اور اُن کے سینۂ مبارک اور سرِ مبارک پر تھوڑا پانی چھڑکا اور دعا فرمائی کہ الٰہی ان کو اور انکی اولاد کو شیطان مردود سے آپ کی پناہ مین دیتا ہون پھر فرمایا کہ اِدھر پیٹھ کرو اور آپ نے پھر وہی عمل کیا لیکن پانی نہ چھڑکا پھر ارشاد ہوا کہ بسم اللہ برکت کے ساتھ اپنے گھر مین جاؤ۔ اور ایک روایت مین روی ابن حبان قریبا منہ و فیہ ذکر علیؓ و عمل ربہ ان ہدیہ ۱۲ ہے کہ ایک برتن مین پانی لیکر اسمین لعاب مبارک ڈالا اور معوذتین پڑھکر دعا کی پھر حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کو سلسلہ وار حکم دیا کہ اسے پی لو اور وضو کر لو پھر دونون صاحبون کے لیے دعا سے

ؔ اور اس پہلی روایت مین حضرت علیؓ کے ساتھ یہ عمل حضورؐ کا منقول ہے کہ آپنے کچھ پانی اسمین سے اُنکے سر پر اور درمیان دونون کندھون کے چھڑکا اور فرمایا کہ اے اللہ مین اسکو (یعنی حضرت علیؓ کو) اور اسکی اولاد کو تیری پناہ مین دیتا ہون شیطان مردود سے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ فرمایا اے اللہ بیشک۔ دونون مجھسے ہین اور مین ان دونون سے جیسا کہ تو نے مجھسے گناہ دور کیے اور مجھے پاک کیا پس ان دونون کو بھی پاک کر ۱۲ منہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

الفت وبرکت اولاد وخوش نصیبی وطہارت از معاصی کی فرمائی اور فرمایا کہ جاؤ آرام کرو۔ فقیر کہتا ہے کہ ممکن ہے دونون عمل آپ نے فرمائے ہون پس روایات مین اختلاف نہ رہا اور حضورؐ نے کام اسطرح تقسیم فرمایا کہ باہر کا کام حضرت علیؓ کے ذمہ اور گھر مین کا کام حضرت فاطمہؓ کے ذمہ اور روضۃ الاحباب مین ہے کہ باہر کا کام حضرت علیؓ یا اُنکی والدہ صاحبہ انجام دین یہ حضورؐ نے فرمایا تھا (غالب یہ ہے کہ والدہ ماجدہ حضرت علیؓ کی اُسوقت بوڑھی ہونگی نیز بوجہ اُس زمانہ کے بابرکت ہونے کے بہت سخت احتیاط پردہ کی جیسی کہ آجکل ضرور ہے نہ تھی عورتین مسجد مین نماز کو بھی آتی تھین مگر یہ حکم حضرت عائشہؓ کے زمانہ سے منسوخ ہوگیا چونکہ وہ برکت نہ رہی اور فتنہ پیدا ہوگیا۔ پردہ کے پورے مسائل اصلاح الرسوم اور بہشتی زیور مین ملاحظہ ہون اور اُسی کے موافق عملدرآمد کرنا چاہیے) اور روضۃ الاحباب مین ہے کہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ کو کچھ چھوہارے اور منقّے ولیمہ کے لیے خود مرحمت فرمائے۔ اور ایک جماعت انصار نے کئی صاع (صاع ۲۳۴ تولہ کا ایک وزن ہے کذافی کریم اللغات) جو حضرت علیؓ کی خدمت مین ہدیہ پیش کیے پس ولیمہ آپ کا یہ چند صاع جو تھے اور کچھ چھوہارے اور کچھ مالیدہ۔ ولیمہ کا یہ سامان اصلاح الرسوم سے نقل کیا گیا ہے۔ صاحبو یہ دونون جہان کی شاہزادی اور تمام عورتون کی سردار مقبول بیوی کی شادی ہے جسمین ترک دنیا اور زہد کا جلوہ نظر آرہا ہے جسکے باپ سردار تمام مخلوق کے ہون اور جن کے پیرون تلے روے زمین کے خزانے ہون اگر چاہین اور اُنکی صاحبزادی محبوبہ اور لخت جگر کی شادی اس طرح سے ہو تو صد افسوس ہے اور بڑی نحوست ہے اُن اُمتیون پر جو اپنی شادیان گناہون اور تکلفات کے ساتھ کرین اس مقدس نکاح کے متعلق کچھ فائدے ہین جو اصلاح الرسوم مین درج ہین اُنکو ضرور ملاحظہ فرمائیے بیان نقل کرنا طوالت سے خالی نہین اسلیے ترک کیا۔ دنیا جیسی ناپاک چیز کی طرف اس مبارک خاندان نبویؐ نے کبھی توجہ ہی نہ فرمائی جن کے گھر تینون چولھے مین آگ نہ جلی اور جنھون نے فقر و فاقہ کو اپنا فخر اور اپنی عزت سمجھا اور اُمت کو بھی اسی کی رغبت دلائی محبت اور تابعداری کا یہی مقتضا ہے کہ ہم لوگ بھی بالکل یہی طریق اختیار کرین بقدر ضرورت دنیا پر کفایت کرین جس سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نیک اعمال بجالاسکین اور دنیا کو مسافرخانہ سمجھین اور بس ہر امر مین حضورؐ کا طریق اختیار کرین
شعر جگہ جی لگانے کی دنیا نہین ہے ❊ یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہین ہے۔ عذاب دوزخ نہایت دردناک ہے چند روزہ دنیا کو جیسے ہو سکے گذار کر فلاح دینی اور رضاے الٰہی اور دوزخ سے نجات حاصل کرنا چاہیے۔

تیسری فصل حضرت فاطمہؓ کی وفات شریف کے بیان مین۔ حضرت فاطمہؓ کی عمر شریف اٹھائیس[1] سال کی اور بقول بعض کچھ کم تھی کہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات فرمائی جناب سیدۃ النساءؓ کو بے حد صدمہ ہوا حتیٰ کہ حضورؐ کی وفات شریف کے بعد کسی نے آپ کو ہنستے نہ دیکھا آخر اسی صدمہ مین عالم بقا کو تشریف لے گئین اور یہ نازک واقعہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات شریف کے چھ ماہ بعد پیش آیا۔ روضۃ الاحباب مین منقول ہے کہ حضرت علیؓ حضرت سیدۃ النساءؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے اے رسول اللہ کی بیٹی مین اپنے دل دردمند کو بعد جناب رسول مقبولؐ کے تمسے تسکین دیتا تھا (کہ آپ نمونہ تھین آنحضرتؐ کا) اب تمھارے بعد کس سے اپنے دل کو تسکین دونگا اور بہت روئے اور یہ دو بیتین فرمائین۔ لکل اجتماع من خلیلین فرقۃ ❊ وکل الذی غیر الفراق قلیل ❊ وان افتقاری فاطماً بعد احمد ❊ دلیل ان لا یدوم خلیل ❊ **ترجمہ** یہ ہے کہ جہان دو دوستون کا اجتماع ہوگا فرقت اور جدائی ضرور پیش آوے گی اور جدائی کثرت سے ہے اور چیزین جدائی کے سوا کم ہین اور میری تسکین قلب کے لیے فاطمہؓ کی حاجت بعد جناب رسول مقبولؐ کے دلیل ہے کہ کوئی دوست ہمیشہ نہ رہے گا۔ وفات شریف ۳ رمضان المبارک ۱۱ ھ منگل کی رات مین واقع ہوئی۔ اُس زمانہ مین عورتون کے جنازے کو بھی اسی طرح لیجاتے تھے جیسے کہ آج کل مردون کے جنازے کو لیجاتے ہین کوئی خاص پردہ نہ ہوتا تھا حضرت سیدۃ النساءؓ کو اسکی بڑی فکر تھی کہ میرا جنازہ باہر کو بغیر (اعلیٰ درجہ کے پردہ کے) جاوے گا اور لوگ دیکھین گے آپ کو اعلیٰ درجہ کی شرم تھی (تف ہے اُن پر جو دعویٰ محبت حضرت فاطمہؓ کا کرین اور علانیہ بے پردہ پھرین اور آپ کی پیروی

[1] فیہ اقوال اخریٰ لکنہ اصح عند صاحب روضۃ الاحباب حیث قال وہو الاصح وعلیہ اعتمد مرشدی ۱۲ منہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

دور رہیں حیاے شرعی بہت بڑی نعمت ہے جسقدر ایمان کامل ہوگا اُسیقدر حیا و غیرت کامل ہوگی اسکے متعلق بقدر ضرورت مضمون شرح چہل حدیث مین لکھ چکا ہون ملاحظہ کرلیا جاوے) مرنے سے کئی روز پہلے آپ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بی بی حضرت اسماءؓ سے اسکا ذکر کیا اُنھون سے کہا کہ مین نے حبشہ مین دیکھا ہے کہ عورت کے جنازہ[1] پر درخت کی نرم شاخین باندھکر ایک ڈولے کی صورت پردہ ڈالنے کے لیے بناتے ہین جس سے نعش[2] نظر نہین پڑتی اور جیسا آج کل رواج ہے جسکو گہوارہ کہتے ہین بنا کر دکھلایا اُسے دیکھکر حضرت فاطمہؓ بہت خوش ہوکر ہنسین (آنحضرتؐ کی وفات کے بعد زندگی بھر مین صرف ایک دفعہ اسی بات پر ہنسی ہین) اور حضرت اسماءؓ سے فرمایا کہ میری وفات کے بعد تم ہی مجھکو غسل و کفن دینا اور کسی کو نہ آنے دینا اور جیسا تمنے دکھلایا ہے میرے جنازے پر ضرور اسی طرح کا پردہ بنا دینا۔ حضرت علیؓ و نیز حضرت امام حسنؓ و حضرت امام حسینؓ کو آپ کی وفات شریف کا بڑا صدمہ ہوا۔ آپ کے غسل کی نسبت مختلف روایتین ہین بندہ اپنی سمجھ کے موافق اُن سب کو نقل کرکے باہم مطابقت کیے دیتا ہے۔ حضرت امام مالک اور حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو یہ امر ثبوت کو پہونچا ہے کہ حضرت علیؓ نے خود غسل دیا اور اس روایت کی صحت کا قرینہ آیندہ آویگا دوسری روایت جسمین حضرت اسماءؓ کا غسل دینا مذکور ہے تیسری روایت جسکو محمد بن سعد کاتب واقدی اپنے طبقات مین لائے ہین اور کتاب کشف الغمہ مین مسند امام احمدؒ سے نقل کیا ہے اسطرح ہے کہ حضرت سیدۃ النساءؓ نے اپنی وفات کے دن جبکہ حضرت علیؓ کسی کام سے باہر مکان کے تشریف لے گئے تھے حضرت سلمیٰؓ سے جو جناب رسول اللہؐ کی آزاد کردہ لونڈی تھین فرمایا کہ میرے لیے پانی تیار کرو تاکہ نہالون حضرت سلمیٰؓ فرماتی ہین مین نے حکم کی تعمیل کی پس آپنے نہایت عمدہ طور سے غسل فرمایا پھر آپ نے صاف کپڑے طلب فرمائے اور پہن لیے اور مجھ سے فرمایا کہ میرا بستر درمیان مکان مین بچھا دو مین نے بچھا دیا آپ نے اُسجگہ قبلہ رو ہوکر

---

[1] بالفتح تختے کہ مردہ را برآن دارند و بالکسر مردہ و عکس این نیز گفتہ اند ۱۲ م [2] جنازہ با مردہ ۱۲ منتخب ۱۲ لا تلتفت الی قول الامام الشوکانی حیث یقول لا یصح (اے لا یثبت) فانہ دعوی بلا دلیل قد ذکرت سندہ و قد رواہ البیہقی ایضاً ۱۲ منہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور دا ہنا ہاتھ مُنہ مُبارک کے نیچے رکھکر تکیہ لگایا اور فرمایا اے سلمیٰؓ مین اسوقت اِس جہان سے جاتی ہون اور مین نے غسل کرلیا ہے چاہیے کہ مجھے کوئی برہنہ نہ کرے یہ فرمایا اور عالم آخرت کو تشریف لے گئین (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ) جب حضرت علیؓ واپس تشریف لائے ہمکو روتے دیکھا پس دریافت فرمایا کہ کیا ہوا مین نے پورا حال بیان کردیا آپ نے مرحومہ کی وصیت کے موافق دفن فرمادیا۔ شامی جلد اول صفحہ ۵۷۶ مصری مین ہے کہ حضرت علیؓ کا غسل دینا حضرت فاطمہؓ کو یہ خصوصیت تھی بہر خاوند کو یہ امر جائز نہین اور حنفیہ کا یہی مذہب ہے اور مفصل بیان اسکا احیاء السنن مین ہے احتمال ہے کہ حضرت علیؓ نے خود غسل دیا ہو یا غسل مین اعانت کی ہو جسکو مجازاً غسل کہدیا گیا اس لیے کہ بعض روایات مین حضرت اسماءؓ کا حضرت فاطمہؓ کو غسل دینا منقول ہے جیسا کہ گذرا۔

تیسری روایت جسمین آپ کا کشف مذکور ہے اگر ثابت تسلیم کیجاوے اُسکا یہ جواب ہے جو ذرہ غور سے اچھی طرح سمجھ مین آسکتا ہے کہ آپ نے غسل کو منع نہین فرمایا تھا بلکہ غرض یہ تھی کہ چونکہ مین نہا چکی ہون غسل مین زیادہ مبالغہ نہ کیا جاوے بلکہ معمولی طور پر غسل دیدیا جاوے زیادہ مبالغہ کرنے مین بدن زیادہ کھل جاتا ہے پس معمولی طور پر غسل مین یہ بات نہ ہوگی چنانچہ وصیت کی تعمیل کردی گئی اب بحمداللہ تعالیٰ اِن مختلف روایات کی نہایت عمدہ طور پر مطابقت ہوگئی اور اختلاف باقی نہ رہا یہ مقام ذرہ دشوار تھا اللہ کا بیحد احسان ہے کہ سہولت سے یہ مضمون قلب پر وارد ہوگیا اور ظن غالب یہی ہے کہ واقع مین بھی یہ مضمون صحیح ہوگا واللہ تعالیٰ اعلم یہ میری سعی کا منتہیٰ ہے اگر اس سے بہتر کسیکے فہم مین کوئی صورت تطبیق روایات کی آجاوے وہ اُسے اختیار کرلے اور شکر بجالاوے الغرض حسب الحکم حضرت سیدہ آپکا جنازہ درست کیا گیا۔ مسلمانون مین سب سے پہلے حضرت فاطمہؓ پر اس قسم کا گہوارہ باندھا گیا ہے پھر حضرت زینبؓ (یہ بیوی ہین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اور

ل اور روضۃ الاحباب مین ہے کہ حضرت سیدۃ النساءؓ نے وصیت کی تھی حضرت علیؓ کو کہ آپ میرے بعد میری بھانجی اُمامہؓ (جو حضور سرور عالم کی خاص محبوبہ تھین) دختر حضرت زینبؓ بنت رسول مقبولؐ سے شادی کرین چنانچہ ایسا ہی ہوا یہ کتنا بڑا کمال ہے کہ باوجود اس بات کے کہ سوکن سے طبعی نفرت ہوتی ہے آپ نے اپنی بھانجی کے لیے یہ امر تجویز فرمایا اور حضرت علیؓ کو نکاح کی رغبت دلائی چونکہ آپ کا قلب منور اور صاف تھا اسواسطے اس طبعی امر کی کدورت نے اُسمین اثر نہ کیا وجہ یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی کامل محبت قلب مین جاگزین ہوتی ہے تو دیگر امور کا اثر بہت ہی کم ہوتا ہے منہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بخش کی بیٹی ہین اور بعضون نے کہا کہ حضرت فاطمہؓ کے بعد حضرت سودہؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جنازہ پر گہوارہ باندھا گیا) پر اسیطرح رکھا گیا اِسکے بعد مسلمانون مین رواج ہوگیا بوجہ غلبۂ حیا و شرم کے حضرت سیّدہؓ کی یہ بھی خواہش تھی کہ وہ رات ہی مین دفن ہون چنانچہ اسی وجہ سے اُسی رات کو اہل مدینہ کے قبرستان بقیع مین لے گئے اور حضرت علیؓ نے جنازہ کی نماز پڑھائی اسقدر جلد رات ہی کو دفن ہوجانے کی وجہ سے بہت سے لوگون کو اسکی خبر بھی نہ ہوئی اور افسوس رہگیا کہ ایسے برکت والے جنازہ سے محرومی رہی (آپ کے دفن کی جگہ مین اختلاف ہے ایک قول تو اوپر بیان ہوچکا بعض نے یہ کہا ہے کہ اپنے مکان مین دفن ہوئین جو اب مسجد نبویؐ کے فرش مین آکر برابر ہوگیا ہے اور بعض کا یہ قول ہے کہ ایک اور جگہ دفن ہوئین جسکو مسجد فاطمہؓ کہتے ہین اور وہ بیت الاحزان کے نام سے مشہور ہے اور بقیع مین واقع ہے دوسرا قول بعید معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم۔

تیسری فصل اس فصل مین آپ کی اولاد کا بیان ہے۔ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد مین صرف جناب سیدۃ النساءؓ کی اولاد باقی رہی جس سے باعتبار اولاد کے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نیز حضرت فاطمہؓ کا نام پاک جاری ہے۔ حضرت سیدہؓ کے تین صاحبزادے تھے۔ امام حسنؓ۔ امام حسینؓ۔ محسنؓ اور تین بیٹیان زینبؓ۔ ام کلثومؓ۔ رقیہؓ۔ حضرت محسنؓ اور حضرت رقیہؓ کا بہت چھوٹی عمر مین اللہ تعالیٰ سے وصال ہوگیا تھا آج دنیا مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد حضرت فاطمہؓ کے دو صاحبزادون حضرت سیدنا امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ سے جاری ہے حضرت ام کلثومؓ کا نکاح حضرت عمرؓ سے اور حضرت زینبؓ کی شادی حضرت علیؓ نے اپنے بھتیجے عبداللہؓ بن جعفرؓ سے جو بڑے سخی تھے فرما دی تھی جناب فاطمہ زہراؓ کی اولاد مین اللہ تعالیٰ نے بڑی برکت دی بڑے بڑے دین کے پیشوا اور مقدس حضرات جیسے حضرت امام محمد باقرؓ اور امام جعفر صادقؓ اور حضرت سیدنا غوث الاعظم وغیرہم رضی اللہ عنہم وارضاہم اور حضرت خاتم الخلفاء سیدنا و مولٰنا امام مہدی علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بھی آپ ہی کی اولاد مین ہون گے فصلی اللہ علی ابیھا وعلیھا وسلم تسلیما کثیرا کثیرا کلما ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون ۔ مولنا مفتی عنایت احمد صاحب مرحوم نے فرمایا ہے کہ ہونا حضرت امام مہدیؑ کا حضرت امام حسنؓ کی اولاد مین امین دو حکمتین ہین (یعنی ہمارے فہم مین اور حقیقت حال اللہ تعالی کو معلوم ہے) ایک یہ کہ حضرت ابراہیم کے بڑے بیٹے حضرت اسمعیلؑ تھے اور چھوٹے حضرت اسحقؑ سو جس طرح حضرت اسحقؑ کی اولاد مین سب انبیاء ہوئے اور اشرف الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسمعیلؑ کی اولاد مین ہوئے اسی طرح حضرت امام حسینؓ کی اولاد مین دیگر امام پیدا ہوئے اور خاتم الائمۃ الخلفاء الراشدین حضرت امام مہدی حضرت امام حسنؓ کی اولاد مین ہون گے دوسری یہ حکمت ہے کہ حضرت امام حسنؓ نے براے حفاظت قتل وخونریزی امت محمدیہ خلافت کو چھوڑ دیا تھا اسکے عوض اللہ تعالی نے اُن کی اولاد مین ایسی مقدسہ ذات کو پیدا کرے گا جو تمام روے زمین کے بادشاہ ہون گے ونیز اعلی درجہ کے منصف اور دیندار ہون گے اور امت محمدیہ کو عمدہ راحت اُن کے زمانہ مین نصیب ہوگی جیسے کہ حضرت اسمعیلؑ نے اپنی جان خدا کی راہ مین دیدی تھی یعنی ذبح کے لیے تیار ہوگئے تھے اور حق تعالی نے اُنکی اولاد مین جناب رسول مقبولؐ کو پیدا کیا جن سے عالم روشن ہوگیا اور گمراہی سے ہدایت نصیب ہوئی ۔ مولنا صاحب مرحوم کی عبارت کو بندہ نے اپنے نزدیک مناسب سمجھکر ضروری تغیر کے ساتھ نقل کیا ہے لیکن اُس عبارت کا اصلی مطلب نہین فوت ہونے دیا ۔

باب دوم اسمین فضائل حضرت سیدۃ النساءؓ کے درج کیے جاتے ہین اول احادیث عربی زبان مین پھر اُسکی شرح اُردو مین تحریر کیجاتی ہے

(۱) عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنَّا اَزْوَاجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عِنْدَہٗ فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَۃُ مَا تَخْفٰی مِشْیَتُھَا مِنْ مِشْیَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰھَا قَالَ مَرْحَبًا[۱]

کذا فی ب، بالکسر قاری ۱۲

[۱] اسم المصدر وفعلہ محذوف والجملۃ دعائیۃ ومعناہ فراخی من باب کرم ۱۲

يَا بُنَيَّتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا سَارَّهَا
الثَّانِيَةَ فَإِذَا هِيَ تَضْحَكُ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا
عَمَّا سَارَّكِ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ
فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتِنِي قَالَتْ أَمَّا الْآنَ
فَنَعَمْ أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ
كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَأَنَّهُ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ
فَاتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي فَإِنِّي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي
الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ
الْعَالَمِينَ وَفِي رِوَايَةٍ فَسَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي
فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ (رَوَاهُ الشَّيْخَانِ)

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی بیبیاں حضور کے پاس (موجود) تھیں پس حضرت فاطمہ تشریف لائیں اور حضرت فاطمہ کی رفتار حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چال سے جدا نہ تھی (یعنی اُنکی چال ایسی تھی جیسی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چال) سو جبکہ حضور نے اُن کو دیکھا فرمایا خوشی ہو اور کشادگی ہو میری بیٹی کو پھر حضور نے اُن کو بٹھلایا پھر پوشیدہ اُنسے گفتگو فرمائی پس وہ بہت روئیں تو جب آپ نے اُنکا غم دیکھا دوبارہ پوشیدہ بات چیت فرمائی تو یکایک ہنسنے لگیں پھر جب رسول مقبول اپنی جگہ سے کھڑے ہوگئے (حضرت عائشہ فرماتی ہیں) میں نے اُنسے پوچھا کہ وہ پوشیدہ بات جو تمسے حضور نے فرمائی تھی کیا تھی حضرت فاطمہ نے فرمایا کہ میں حضور رسول مقبول کا بھید نہیں کھولتی (اِس سے بھید کا ظاہر نہ کرنا ثابت ہوتا ہے اور اسکی پوری تفصیل اور احکام جمیل حدیث کی شرح میں لکھ چکا ہوں وہاں ملاحظہ فرمائیے) پھر جب جناب سرور عالم کا وصال ہوگیا تو میں نے کہا کہ میں تم کو

۵؎ وما روی الترمذی والبو الشیخ فی ہذہ القصۃ لفظ الا مریم بنت عمران بعد قولہ بعد قولہ نساء العالمین وشلہ قلت الروایۃ لا توازی روایۃ الشیخین متوہ ۱۲

Presented by: Rana Jabir Abbas

قسم دلاتی ہون بوجہ اُس حق کے کہ میرا تمپر ہے یعنی حق صحبتِ مادری (اسلیے کہ ازواج رسول اللہؐ سب مسلمانون کی روحی مائین ہین) فرمایا حضرت فاطمہؓ نے کہ اب مین بیان کرتی ہون (کہ حضورؐ اس عالم سے تشریف لے گئے اور وہ راز خود بخود ظاہر ہوگیا اُسکا پوشیدہ کرنا فقط آپ کی حیات تک تھا) وہ بھید یہ ہے کہ آپ نے پہلے مجھے خبر دی تھی کہ حضرت جبرئیلؑ ہر سال مجھسے قرآن کا دَورا ایک بار کرتے تھے اور اس سال دو بار فرمایا (تاکہ حفاظت احکام خوب اچھی طرح ہوجاوے) اس سے معلوم ہوا کہ میری وفات قریب ہی ہے سو تم پرہیزگاری پر قائم رہو اور تقوی کو بڑھاؤ اور صبر کرو بیشک مین اچھا آگے جانے والا ہون تمھارے لیے (اسلیے کہ مطابق حکمت خداوندی کے تمھارے لیے میرا آگے جانا بہتر ہے پھر گھبرانا کیا) سو مین روئی جب آپ نے میری گھبراہٹ دیکھی تو دوبارہ پوشیدہ گفتگو فرمائی کہ اے فاطمہ کیا تو راضی نہین ہے اس بات پر کہ جنت کی تمام عورتون کی سردار ہو (یا یہ فرمایا) تمام جہان کی عورتون کی سردار ہو (الفاظ مین شک یا تو راوی کا ہے یا حضرت فاطمہؓ نے ہی اسطرح فرمایا حاصل ایک ہی ہے غرض حضورؐ کی یہ تھی کہ گھبرانا نہ چاہیے کہ اللہ نے یہ رتبہ تمکو دیا ہے سو اسکا شکر چاہیے اور وہ یہ ہے کہ مرضی الٰہی پر راضی رہو) پھر آپ نے مجھسے پوشیدہ فرمایا کہ آپ اسی درد و مرض مین جو اُسوقت موجود تھا وصال فرمائین گے پس مین روئی پھر آپ نے پوشیدہ فرمایا کہ بےشبہہ میرے اہل بیت مین سے سب سے پہلے تم مجھسے ملاقات کروگی (یعنی اس عالمِ دنیا سے اہل بیت مین سے سب سے پہلے تم رخصت ہوگی) تو مین ہنس پڑی (اس حدیث کو جناب بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے)—

واضح ہو کہ اس حدیث سے کئی امور ثابت ہوے (۱) حضرت فاطمہؓ کا صاحب اسرار نبوی ہونا (۲) رقیق القلب ہونا اور جناب رسول کریمؐ کے ساتھ بےحد محبّت رکھنا (۳) حضورؐ کو آپ کا غم گوارا نہ ہوا اور تسلی دینا جس سے خاص محبت ٹپکتی ہے (۴) حضرت فاطمہؓ کا ستر راز رکھنے مین امانت دار ہونا (۵) مطلقًا آپ کا تمام جہان کی عورتون کا سردار ہونا (۶) عالم دنیا سے محبّت نہ ہونا اور حضورؐ کو محبّت اس درجہ غالب ہونا کہ اپنی موت قریب ہونے سے امید وصال نبوی کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

باوجود اسقدر غم کے خوش ہوجانا (۷) حضورؐ کا خاص طور پر حضرت سیدہ کو تقویٰ کی وصیت فرمانا کہ اس خصوصیت کے کاملین اہل ہوتے ہین واضح ہو کہ حدیث مذکور مرض الموت کی حالت مین حضورؐ نے ارشاد فرمائی تھی پس اور بعضی حدیثون مین جو آپ کی فضیلت تمام عورتون پر اضافی وارد ہوئی ہے وہ منسوخ ہین اسلیے کہ حدیث مذکور ان سب سے مؤخر ہے اور ناسخ کا مؤخر ہونا ضرور ہے در حق تعالےٰ کی رحمت جو جناب رسول مقبولؐ کے ساتھ تھی اُسکا اقتضا یہی ہے کہ آیندہ زمانہ مین بہ نسبت زمانۂ ماضی کے کہ آپ کی ترقی ہو نہ برخلاف اِسکے (یؤیدہ ایضاً قولہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اقوا اعوذ بلصمن الحی رجب الکورا وکما قال) اور علامہ سیوطی قدس سرہٗ کا بھی یہی مذہب ہے پس حضرت فاطمہؓ کو یہ رتبۂ عالیہ بتدریج حاصل ہوا حتیٰ کہ اخیر مین سب سے افضل ہوگئین اور یہی عادت خداوندی ہے کہ کمالات آہستہ آہستہ حاصل ہوا کرتے ہین اور اسمین ایک عظیم الشان حکمت ہے اور اشعۃ اللمعات مین ہے کہ حدیث مین ہے فاطمہؓ اس امت مین ایسی ہین جیسی مریمؑ اپنی قوم مین تھین - اس سے بھی ثابت ہوگیا کہ حضرت ممدوحہ تمام عورتون سے اس امت مین افضل ہین اور یہ امت سب اُمتون سے افضل ہے پس حضرت سیدہؓ کا سب عورتون سے افضل ہونا ضرور ہوا اسلیے کہ حضرت مریمؑ اپنی قوم مین سب عورتون سے افضل تھین جیسا کہ آیندہ معلوم ہوگا اور چونکہ اُنکی قوم امت محمدیہ سے رتبہ مین کم تھی پس وہ بھی حضرت فاطمہؓ سے رتبہ مین کم ہوئین جیسا کہ ظاہر ہے اور علامہ سیوطیؒ نے فرمایا ہے کہ حضرت عائشہؓ سے حضرت فاطمہؓ افضل ہین اور یہ اصح مذہب ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک بھی حضرت فاطمہؓ تمام جہان کی عورتون سے افضل ہین اور امام سبکی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ جو ہمارا اور ہمارے دین کا مختار ہے وہ یہ ہے کہ حضرت فاطمہؓ سب سے افضل ہین اُنکے بعد حضرت خدیجہؓ اُنکے بعد حضرت عائشہؓ اور بعضون نے حضرت فاطمہؓ سے حضرت عائشہؓ کو بڑھکر مانا ہے اور بعضون نے حضرت فاطمہؓ کو حضورؐ کی بیٹیون مین افضل کہا ہے لیکن قوی مذہب وہی ہے جو ہم نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہؓ سب سے بڑھکر ہین اور حضرت امام مالکؒ اور امام سیوطیؒ اور امام سبکیؒ جیسے اکابر امت کا یہی قول ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

(۲) أَتَانِي مَلَكٌ فَسَلَّمَ عَلَيَّ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ لَمْ يَنْزِلْ قَبْلَهَا فَبَشَّرَنِي أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ (أَوْرَدَهُ السُّيُوطِيُّ بِرِوَايَةِ ابْنِ عَسَاكِرَ عَنْ حُذَيْفَةَ مَرْفُوعًا بِسَنَدٍ صَحِيحٍ)۔

ترجمہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا پس اُسنے مجھے سلام کیا اور وہ آسمان سے اُترا اس بار سے پہلے (کبھی) نہیں اُترا تھا اور اُسنے خوشخبری دی مجھے کہ بیشک حسنؑ اور حسینؑ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور بیشک فاطمہؑ جنت کی عورتوں کی سردار ہے (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کا حالت بڑھاپے میں وصال ہوا ہے پس جوان ہونے سے یہ مراد ہے کہ اُن لوگوں کے جنکے اخلاق مثل سخاوت عبادت وغیرہ جوانوں کی طرح ہوں گے یہ دونوں حضرات سردار ہیں اور جنکے اخلاق اس درجہ کے نہ ہوں گے اُنکے سردار تو بطریق اُولیٰ ہوں گے۔ اس حدیث سے مطلقاً حضرت فاطمہؑ کا سردار زنان اہل جنت ہونا ثابت ہوا اس حدیث کو ابن عساکر نے صحیح سند سے حضرت حذیفہؓ سے روایت کیا ہے)

(۳) سَيِّدَاتُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَرْبَعٌ مَرْيَمُ وَفَاطِمَةُ وَخَدِيجَةُ وَآسِيَةُ (أَوْرَدَهُ السُّيُوطِيُّ عَنِ الْحَاكِمِ مَرْفُوعًا بِسَنَدٍ صَحِيحٍ)۔

ترجمہ اہل جنت کی عورتوں کی سردار چار عورتیں ہیں حضرت مریمؑ حضرت فاطمہؑ۔ حضرت خدیجہؓ حضرت آسیہؓ (یہ قول حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحیح سند سے حاکم نے روایت کیا ہے اس حدیث میں سرداری کی شرکت مذکور ہے اور اسکی تفصیل پہلی حدیث کی شرح میں گذر چکی ہے اور حضرت آسیہؓ فرعون کی بیوی تھیں مسلمان اور پارسا تھیں اور فرعون کمبخت کافر سرکش تھا ایسے سخت کافر کے گھر میں رہکر اپنا ایمان قائم رکھا اُنکا مفصل قصہ بہشتی زیور حصہ میں دیکھو جامع صغیر میں حدیث ہے کہ حضرت مریمؑ اور حضرت آسیہؓ اور حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جنت میں بیویاں ہوں گی۔ جو اللہ کی اطاعت کرتا ہے ایسے ہی رُتبے پاتا ہے)۔

(۴) فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَسَنَدُهُ صَحِيحٌ)

ترجمہ حضورؐ نے فرمایا کہ فاطمہ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے پس جس نے اُسکو غصہ دلایا اُسنے مجھے

Presented by: Rana Jabir Abbas

غصہ دلایا (اسکو بخاری نے صحیح سند سے روایت کیا ہے غرض یہ ہے کہ کوئی شخص ایسی بات کہے جس سے حضرت فاطمہؓ کو غصہ آوے تو یہ امر حضورؐ کی طرف راجع ہوگا گویا کہ اُسنے حضورؐ کو غصے مین ڈالا امام سبکی رؒ نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ جو حضرت فاطمہؓ کو بُرا کہے وہ کافر ہے اسلیے کہ اُنکا بُرا کہنا بوجہ اتحاد گویا حضورؐ کو بُرا کہنا ہے)——

(۵) فَاطِمَۃُ بَضْعَۃٌ مِّنِّیْ یَقْبِضُنِیْ مَا یَقْبِضُهَا وَیَبْسُطُنِیْ مَا یَبْسُطُهَا وَاِنَّ الْاَنْسَابَ تَنْقَطِعُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ غَیْرَ نَسَبِیْ وَسَبَبِیْ وَصِہْرِیْ (اَوْرَدَہُ السُّیُوْطِیُّ عَنِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ وَالْحَاکِمِ بِسَنَدٍ حَسَنٍ)——

بضم العین از نصر ۱۲ — از ضرب ۱۲

ترجمہ فاطمہ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے ناخوش کرتی ہے مجھے وہ بات جو ناخوش کرتی ہے اُسکو اور خوش کرتی ہے مجھے وہ بات جو اُسے خوش کرتی ہے اور بے شبہ خاندان (کے منافع) منقطع ہون گے قیامت کے دن سوائے نسب (یعنی جو میرا اولاد سے علاقہ ہے) اور رشتہ داری اور میری سُسرالی علاقہ کی (اس حدیث کو علامہ سیوطی رحؒ نے امام احمدؒ اور حاکمؒ سے بسند حسن روایت کیا ہے اس حدیث سے عموماً خصوصاً آپ کے علاقون کا قیامت مین نافع ہونا ثابت ہوا اور صحیح سند سے امام سیوطی رحؒ نے ان لفظون سے کل سبب و نسب منقطع یوم القیٰمۃ الا سببی و نسبی رواہ الطبرانی عن ابن عباسؓ وعن المسور روایت کی ہے جسمین صہر کا (یعنی سُسرالی علاقہ کا) لفظ نہین ہے باقی مضمون وہی ہے جو پہلے گذر چکا اور یہ مضمون آیت پارہ اٹھارہ رکوع چھ کے خلاف نہین ہے اِسلیے کہ آیت عام مخصوص البعض ہے اور وہ آیت یہ ہے فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآءَلُوْنَ ۝ (پھر جب صور مین پھونک ماری جائے گی تو نہ اُنمین رشتہ داریان اُسدن باقی رہین گی اور نہ ایک دوسرے کو پوچھے گا) اس آیت سے نسب کا غیر نافع ہونا ثابت ہوتا ہے کیونکہ حقیقت نسب کا اُٹھ جانا تو باطل ہے تو غیر نافع مراد لینا ضرور ہوا پس یہ حکم باعتبار اپنے عموم کے مخصوص البعض ہے یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب شریف اس حکم سے مستثنیٰ ہے اور خبر واحد سے کسی حکم قرآنی کو خاص کر لینا جمہور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اہل اصول کا مذہب ہے حکاہ النووی فی شرح صحیح مسلم اور اسی عدم انقطاع نسب کی وجہ سے
حضرت عمرؓ نے حضرت سیدتنا ام کلثومؓ دختر حضرت سیدۃ النساءؓ سے شادی کی تھی اور شادی
کی وجہ خود بیان فرمائی تھی یہان تک تطبیق آیت و حدیث مین جو تقریر کی گئی یہ
تفصیل ہے اس مضمون اجمالی کی جو علامہ شامی نے جلد اول کتاب الجنائز مین تحریر فرمایا ہے
اور کہا ہے کہ مین نے ایک مفصل رسالہ اس باب مین لکھا ہے جسکا نام العلم الظاہر فی نفع النسب الطاہر
ہے مگر اس فقیر کی فہم مین ایک قوی اور لطیف وجہ آئی ہے اور وہ یہ ہے کہ آیت مذکور کا سباق
اور سیاق ظاہر طور پر دلالت کرتا ہے کہ آیت کا حکم کافرون کے ساتھ خاص ہے پس آیت اور
احادیث مذکورہ مین تطبیق کی حاجت نہین والحمد للہ علی ذلک اور واضح رہے کہ نسب مبارک
اور علاقہ دیگر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسی شخص کو نافع ہوگا جو کم سے کم رسالت
اور توحید کا قائل ہوا اور جو لوگ آپ کے ذی علاقہ اتقیا ہین انکو اعلیٰ درجہ کا نفع ہوگا جو فساق
اہل علاقہ کو نصیب نہ ہوگا اگرچہ نفس نفع سے وہ بھی محروم نہ رہین گے اور الفاظ نسب و صہر و سبب کی جو
تفسیر کی گئی ہے یہ تفسیر بے تکلف اور کلام نبوی کے انسب ہونے کی وجہ سے اختیار کی گئی ہے
ورنہ سبب کی دو تفسیرین اور بھی ہین جو شامی جلد اول مقام مذکور مین منقول ہین لیکن احقر کے
نزدیک وہ مناسب نہین معلوم ہوئین واللہ اعلم۔

اگر یہ خیال پیدا ہو کہ قرآن کی آیت وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُم مِّنْ عَمَلِهِم مِّن شَيْءٍ ؕ[۱] (اور جو لوگ ایمان لائے اور انکی راہ چلے انکی اولاد ایمان کے ساتھ ہم انکے پاس پہونچا دینگے انکی اولاد کو اور ہم انکو کم نہ دینگے انکے عمل مین سے کچھ) سے تو ظاہر ہے کہ ہر خاندان مسلمان اولاد کو نفع دیگا پھر جناب رسول مقبول کی کیا خصوصیت ہے جواب یہ ہے کہ اور مسلمانون کا نسب جب نافع ہوگا کہ انکی اولاد نے ضروری

لہ فی الجلالین والذین آمنوا مبتدا واتبعتہم معطوف علی آمنوا ذریتہم الصغار والکبار بایمان من الکبار ومن الآباء فی الصغار والخبر الحقنا بہم ذریتہم المذکورین فی الجنۃ فیکونون فی درجتہم وان لم یعملوا بعملہم تکرمۃ للآباء باجتماع الاولاد الیہم وما التنٰہم بفتح اللام وکسرہا نقصناہم من عملہم من زائدۃ شیء یزاد فی عمل الاولاد ۱۲ منہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

احکام الٰہی کی اطاعت بھی کی ہو اور ایمان بھی رکھتے ہوں چنانچہ لفظ اتباع اور ایمان دونوں کا لانا اس امر پر دلالت کرتا ہے اگر اُن لوگوں کا نسب فقط ایمان پر نافع ہوتا تو اتباع کی قید نہ لگائی جاتی فقط لفظ ایمان کافی تھا بخلاف نفع نسب مُبارک نبوی کے کہ وہ باوجود عدم اطاعت احکام ضروریہ فقط ایمان ہونے پر بھی نافع ہے۔ پس پہلی صورت میں نسب کا نفع خاص اُن لوگوں کے لیے ہے جو ایمان لاکر احکام ضروریہ کی بجا آوری کریں اور نفع نسب نبوی فاسق او مطیع سب کو عام ہے ہاں مطیع کو وہ نفع فاسق سے زیادہ ہوگا۔ خوب سمجھ لو اللہ تعالیٰ بیشمار رحمتیں نازل فرمائے گا اُس ذات مقدسہ باعث وجود کائنات پر جسکے نسب کی بدولت دونوں جہان میں عزت اور خدائے تعالیٰ کی نزدیکی میسر ہوئی اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ اس ناچیز کو جناب رسول مقبولؐ کی اولاد میں ہونیکا شرف بخشا اور ایمان اور اتباع آنحضرتؐ کی توفیق مرحمت فرمائی اور رسم مبارک میں بھی حصہ عطا فرمایا ولا فخر یہ حدیث حضرت سیدۃ النساءؑ کے فضائل میں اسوجہ سے درج کی گئی کہ حضورؐ کا نسب مُبارک آپ ہی کے ذریعہ سے پھیلا ہے اور قیامت تک تمام سادات کے لیے یہ حکم شامل ہے۔

(۶) فَاطِمَةُ سَیِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْیَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ (رواہ الحاکم بسندٍ صحیحٍ کما قَالَ الْحَافِظُ السُّیُوطِیُّ)۔

ترجمہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ تمام اہل جنت کی بیویوں کی سردار ہے سوائے حضرت مریم عمران کی بیٹی کے (اس حدیث کو حاکم نے سند صحیح سے روایت کیا ہے اور اس حدیث میں حضرت مریم کی فضیلت حضرت سیدہؑ پر ثابت ہے مگر اسکا جواب پہلی حدیث کی شرح میں گذر چکا ہے)۔

(۷) کَانَ کَثِیْرًا مَّا یُقَبِّلُ عُرْفَ فَاطِمَةَ (اورده السیوطی عن عائشة بسند ابن عساکر)

ترجمہ جناب رسول کریمؐ بہت کثرت سے حضرت فاطمہؑ کے اگلے سر کے بالوں کو چومتے تھے (امام سیوطیؒ نے ابن عساکر سے اور انھوں نے حضرت عائشہؓ سے یہ حدیث روایت کی ہے)۔

(۸) اِبْنَتِیْ فَاطِمَةُ حَوْرَاءُ اٰدَمِیَّةٌ لَمْ تَحِضْ وَلَمْ تَطْمِثْ وَاِنَّمَا سَمَّاهَا فَاطِمَةَ لِاَنَّ اللّٰهَ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فَطَمَهَا وَمُحِبِّيهَا مِنَ النَّارِ (رَوَاهُ الْخَطِيبُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا قَالَ الشَّوْكَانِيُّ فِي إِسْنَادِهِ أَحْمَدُ بْنُ الْجُمْهُورِ الْغَسَّانِيُّ قُلْتُ إِنَّهُ شَيْخٌ مُتَّهَمٌ بِالْكِذْبِ رَوَى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْهَرَوِيُّ فَالْحَدِيثُ مَتْرُوكٌ وَهُوَ يُعْتَبَرُ فِي الْفَضَائِلِ فَلَا يَضُرُّنَا تَدَبَّرْ)

ترجمہ فرمایا جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری بیٹی فاطمہ آدمیون مین کی حورا ہے (جسکو ہندی مین اور فارسی مین حور کہتے ہین اور حور عربی مین حوراء کی جمع ہے اور حوراء بفتح حاء سکون واو وفتح را اُس عورت کو کہتے ہین جو گوری ہو اور جسکی آنکھون مین سپیدی وسیاہی کمال درجہ ہو) نہ اُسے حیض آیا اور نہ نفاس آیا اور فاطمہ اُسکا نام فقط اسلیے رکھا گیا کہ اللہ نے اُسکو اور اُس سے محبت کرنے والون (یہان دینداری کی محبت مراد ہے) کو دوزخ سے باز رکھا ہے (اِس حدیث کو محدث خطیب نے روایت کیا ہے اور فاطمہ کے معنی باز رکھنے والی عورت کے ہین مگر یہ اسم فاعل بمعنی اسم مفعول کے ہے پس مفطومہ یعنی باز رکھی گئی مراد ہوا حق تعالی نے آپ کو حیض ونفاس کی نجاست سے محفوظ رکھا تھا یہ آپ کی کرامت حسی تھی اور اسمین بشارت ہے اُسکو جو آپسے اللہ کے لیے دینداری کی محبت رکھے اور آپکے طریق پر چلے انشاء اللہ تعالی ضرور وہ نار جہنم سے محفوظ رہیگا نیز حدیث مذکور سے حضرت سیدہؑ کا دوزخ سے آزاد ہونا معلوم ہوا اور واضح ہو کہ فضائل کی جگہ سوائے فضیلت نفس ایمان کے اور موقوفون پر دخول جنت سے کامل طور پر داخل ہونا مراد ہوتا ہے جو ابتدا ہی سے ہو بغیر عذاب کے ورنہ عذاب کے بعد تو فقط کلمہ گو بھی جنت سوائے اقرار توحید ورسالت کے اور کوئی نیک عمل باوجود قدرت کے نہ کیا ہو وبال اعمال بھگت کر جنت مین داخل ہو جائے گا پھر اور اعمال کی کیا فضیلت ہوئی پس معنے وہی ہین جو احقر نے مراد لیے ہین والحمد للہ علی ذلک اِس حدیث کا مضمون مجھے محفوظ نہ رہا تھا پھر نظر سے گذری اسیوجہ سے لفظ فاطمہؑ کی وجہ تسمیہ کے بارہ مین اوّل کتاب مین اپنی راے سے کام لیا اور اصلی وجہ تسمیہ یہی ہے جو جناب رسول مقبولؐ نے ارشاد فرمائی اور مین نے پہلے مضمون کو خارج کرنا اسلیے نامناسب سمجھا کہ احتمال ہے وہ بھی وجہ ملحوظ رکھی گئی ہو اور وجہ معقول ہے اور اجتماع وجوہات تسمیہ مذموم نہین بلکہ محمود ہے۔ واضح ہو کہ بخاری کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صحیح حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جمیع بنات آدم پر حیض مسلط کیا گیا ہے جسکے عموم مین حضرت فاطمہؑ بھی داخل ہین اور حیض و نفاس باہم متلازم ہین جیسا کہ اہل تجربہ و اہل طب پر مخفی نہین اور جو حدیث بیان ذکر کی گئی وہ ضعیف ہے پس بخاری کی حدیث مقدم کیجاوے گی لیکن اگر حدیث مذکور بسند حسن ثابت ہوجاوے تو مخصص حدیث بخاری ہوجاوے گی پس علماء سعی فرماوین شاید کوئی سند مجتمع بہل جاوے اسی خیال سے یہ درج کر دی گئی ہے ۔

(۹) اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ نَادٰی مُنَادٍ مِّنْ وَّرَآءِ الْحِجَابِ یَآ اَھْلَ الْجَمْعِ غُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ حَتّٰی تَمُرَّ (رواہ الحاکم مرفوعا وصححہ) ۔
چشم فرو خوابانیدن ۱۲
از نصر ۱۲

ترجمہ فرمایا جناب رسول مقبولؐ نے جب قیامت کا دن ہوگا ایک آواز دینے والا پردے کے پیچھے سے پکارے گا کہ اے مجمع کے لوگو اپنی آنکھین بند کرلو حضرت فاطمہؑ کی وجہ سے یہانتک کہ وہ گذر جائین (اسکو حاکم نے صحیح سند سے روایت کیا ہے غرض یہ ہے کہ یہ خصوصیت پردہ کرانے کی آپ کو میسر ہوگی کہ آپ کے واسطے پردہ کرایا جاوے گا دنیا مین آپ کے اندر بوجہ آپ کے کامل الایمان ہونے کے اعلیٰ درجہ کی شرم و حیا تھی چنانچہ شروع کتاب مین کسیقدر اسکے متعلق بیان ہوچکا ہے پس حق تعالیٰ قیامت مین بھی اس حیاء کا خیال فرماوینگے شریعت نے جس مصلحت سے دنیا مین پردہ مشروع اور واجب کیا ہے اُس خاص وقت بلکہ ہمیشہ جنت مین وہ مصلحت نہ ہوگی مگر اعلیٰ درجہ کی حیا مقتضی ہے کہ پردہ وہان بھی کیا جاوے اور بظاہر یون معلوم ہوتا ہے کہ یہ خصوصیت حضرت فاطمہؑ کو اُسوقت حاصل ہوگی جبکہ اہل جنت جنت مین داخل نہ ہوئے ہونگے کیونکہ وہان تو باقتضاء غیرت سب عورتون کا پردہ ہوگا اجنبیون سے سبحان اللہ جو ذات مقدسہ دنیا مین بھی اعلیٰ درجہ کی حیا سے رہی اور محشر اور جنت مین بھی اس دولت سے مالا مال ہو اُسکی کیا مدح کیجائے۔ **فائدہ** اس قصہ سے ضمناً یہ بھی معلوم ہوا کہ حق تعالے شانہٗ کا برتاؤ بندہ سے اُسکی نیت اور حالت کے اختیار سے دین و دنیا مین ہوتا ہے پس چاہیے کہ اعلیٰ درجہ کے کمالات دینیہ کا طالب ہے اور اسی پر عمل درآمد کرے اور تابمقدور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خوب سعی کرے اللہ تعالیٰ پناہ دیگا ہمتِ مرداں مددِ خدا مثل مشہور ہے خوب سمجھ لو غرض اس سوانح عمری
لکھنے سے یہی ہے کہ لوگ نصیحت حاصل کریں اور اشارۃً اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام عورتوں سے
حضرت فاطمہؓ افضل ہیں اسلیے کہ اعلیٰ درجہ کی غیرت اعلیٰ درجہ کے ایمان کا ثمرہ ہے پس آپ کا ایمان
اعلیٰ ہوا جسکی وجہ سے یہ خصوصیت میسر ہوئی اور اس فضیلت کو فضل جزئی لکھکر بغیر کسی قرینہ کے تاویل کرنا غیر مناسب ہے
(۱۰) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ
دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ
اَللّٰهُمَّ هٰٓؤُلَآءِ اَهْلُ بَيْتِيْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)۔
ترجمہ امام مسلم نے حضرت سعد بنؓ ابی وقاص سے روایت کیا ہے کہ جب آیت ندع ابناءنا
وابناءکم الآیۃ نازل ہوئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ
اور حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلایا پھر فرمایا کہ اے اللہ یہ لوگ میرے
گھر والے ہیں پورا قصہ یوں ہے کہ عرب میں قاعدہ تھا کہ جب کوئی قوم اپنے درمیان اختلاف کرتی کسی بات
میں اور ایک دوسرے کو جھٹلاتے اور ظلم کرتے تو باہر شہر کے آتے تھے اور ایک دوسرے پر لعنت کرتے
تھے اور کہتے تھے جھوٹے پر اور ظالم پر خدا کی لعنت (لعنت کے معنی خدا کی رحمت سے دور ہونا) پس عرب میں
عیسائیوں کا بھی ایک قبیلہ تھا بنی نجران اور اُن کو حضور سرورِ عالم نے نامہ لکھا تھا اور مسلمان ہونے کا حکم
فرمایا تھا اُنھوں نے چودہ آدمی اپنی قوم میں سے چھانٹ کر آپ کی خدمت میں بھیجے پہلے دن ریشمیں کپڑے
اور انگوٹھیاں سونے کی پہن کر جناب رسول مقبولؐ کی خدمت میں حاضر ہوے آپنے اُنکے سلام اور کلام کا
کچھ جواب نہ دیا وہ حیران ہوے دوسرے دن وہ لوگ بمشورہ عثمانؓ اور حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف
(ان دونوں حضرات سے اور اُن لوگوں سے پہلے سے جان پہچان تھی) اور موافق راے حضرت علیؓ کے
کہ اُسوقت اُن دونوں حضرات کے پاس تشریف فرما تھے وہ لباس و انگوٹھی اُتار کر سادے لباس سے
خدمت نبوی میں حاضر ہوے آپ نے اُنکے سلام کا جواب دیا اور اُنسے گفتگو فرمائی اور مسلمان ہونے کو
فرمایا اُنھوں نے قبول نہ کیا اور بہت بیجا مباحثہ کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حال پوچھا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آپ نے فرمایا کہ ٹھیرو اس شہر مین تمھین جواب ملے گا اللہ تعالیٰ نے چند آیتین نازل فرمائین جنکا ترجمہ یہ ہے ۔ حال عیسیٰ کا نزدیک اللہ کے مثل آدم کے ہے پیدا کیا اُن کو اللہ نے مٹی سے اور کہا موجود ہو وہ پیدا ہو گئے حق تیرے رب کی طرف سے ہے اسمین کچھ شبہہ مت کر (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شک کیسے ہوسکتا تھا پس مراد یہ ہے کہ آپ کی اُمت کو کسی طرح کا شبہہ نہ ہو) پھر جو کوئی جھگڑے تجھ سے اس بات مین تو کہدے کہ آؤ ہم بُلا دین اپنے بیٹے اور اپنی عورتون کو اور تم بُلاؤ اپنے بیٹون اور اپنی عورتون کو اور خود ہم بھی آوین اور تم بھی آؤ اور پھر کرین لعنت اللہ کی جھوٹون پر ۔ حضورؐ نے یہ آیتین سُنادین اُنھون نے مضمون آیتون کا اقرار نہ کیا اور مباہلہ کے بارہ مین کہا کہ کل اس بارہ مین ہم آکر گفتگو کرینگے اپنے مکانپر جاکر اپنے سردار سے جسکا نام عاقب تھا پوچھا کہ تیری کیا رائے ہے اُس نے جواب دیا کہ اے گروہ نصاریٰ تم خوب جانتے ہو کہ محمدؐ پیغمبر برحق ہین اور جو پیغمبر سے مباہلہ کرتا ہے بیشک تباہ ہو جاتا ہے مباہلہ مت کرو ۔ مباہلہ اسے کہتے ہین کہ لوگ جو آپسمین کسی بات پر جھگڑتے ہون یکجا ہو کر بہت اچھی طرح مبالغہ سے اللہ سے دعا کرین کہ جو باطل پر ہو اُسپر خدائے تعالیٰ کی لعنت اُترے اور وہ تباہ ہو جاوے اور مباہلہ مین زیادہ مبالغہ کی صورت یہ ہے کہ دونون طرف کے لوگ اپنی اولاد اور عورتون کو مباہلہ کی جگہ حاضر کرین اللہ نے ایسا ہی مباہلہ کا حکم دیا تھا ۔ دوسرے دن نصاریٰ آپ کی خدمت مین حاضر ہوئے آنحضرتؐ مع حضرت علیؓ وجناب سیدۃ النساء فاطمہؓ وحضرت حسنینؓ کے تشریف لائے اور ان سے فرمایا کہ میری دعا کے ساتھ آمین کہنا عیسائی ان پنجتن پاک کی مبارک اور منور صورت دیکھکر گھبرائے اور ابو الحارث بن علقمہ نے کہا کہ یہ لوگ ایسے نظر پڑتے ہین کہ اگر خدائے تعالیٰ سے پہاڑ کے ٹل جانے کی دعا کرین تو پہاڑ ٹل جاوے ہرگز انسے مباہلہ نہ کرو پس نصاریٰ نے مباہلہ کیا اور نہ اسلام لائے اور اسلام کی ماتحتی اختیار کی اور جزیہ[2] دینا قبول کیا ۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ مباہلہ کرتے تو سب بندر اور سُوَر ہو جاتے اور یہ جنگل ان پر آگ برساتا اور ایک سال مین پرندہ زمین[1] پر

---

[1] وہی تجوز الآن کما فی الدر المختار ورد المحتار لکنہا فی الامور الیقینیۃ لا الظنیۃ اما ظہور اثرہ فبیانہ مفصل فی ابانۃ البیان ۱۲ منہ

[2] یہ ایک محصول ہے جو کفار ماتحت سلطنت اسلام سے اسلامی عملداری مین لیا جاتا ہے ۱۲ منہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

انکا نام و نشان نہ رہتا سب تباہ ہوجاتے اور اشعۃ اللمعات مین ہے کہ آپ نے فرمایا کہ پرندے بھی درختون پر جلجاتے (یعنی انکے وبال سے اس مقام مین اسقدر عذاب آتا) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو لوگ آیت مین مراد تھے اُن کو ہمراہ لیا تھا جیسے کہ آپ کو بہت محبت تھی ایسے موقع پر اپنے پیارون کو لیجانا بڑے سچے اور قوی محبت والے کا کام ہے یہ بڑا عظیم الشان حضور کا معجزہ ہے کہ نہ ہتھیار رہین نہ روپیہ خرچ ہوتا ہے فقط زبان ہلتی ہے لیکن بوجہ رعب خداوندی جو اللہ والون کے نورانی چہرون سے نمایان تھا ایسا غالب ہوا کہ ان حضرات کے اہل حق ہونیکا اقرار کرلیا اور دعا کے لیے زبان ہلانے کی جرأت نہ ہوئی لیکن بدنصیبی کی وجہ سے ایمان سے محروم رہے بیان سے بزرگی ان حضرات کی ملاحظہ کرنا چاہیے جنمین حضرت فاطمہؓ بھی ہین کہ کافر دشمنون نے بھی انکی بزرگی کا اقرار کرلیا اور حضور کا معجزہ ان حضرات کے ذریعہ سے صادر ہوا نیز ان حضرات کا محبوب عندالرسول ہونا کسدرجہ ثابت ہوا کہ ایسے موقع پر جہان بڑے محبوب حضرات کی ضرورت تھی آپ اُن کو ہمراہ لے گئے بیان سے بہت بڑی فضیلت حضرت فاطمہؓ کی ثابت ہوتی ہے جو مطلوب مقام ہے اور احکام شرعیہ اور تقوی کی بجا آوری کا نتیجہ ہے۔

(۱۱) عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَاَدْخَلَهٗ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهٗ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ[1] وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ٥ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)۔

[1] ای یا اہل البیت ۱۲

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم باہر تشریف لائے صبح کے وقت اس حالت مین

ف قال فی الکمالین اختلف فی المراد باہل البیت فی ہذا الامر فروی ابن ابی حاتم عن ابن عباسؓ انہا نزلت فی نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم و روی ابن جریر عن عکرمۃ انہ کان ینادی فی السوق انہا نزلت فیہن و ذہب ابوسعیدؓ الخدری و مجاہد و قتادۃ الی انہم علی و فاطمۃ والحسنین و استدل علیہ بتذکیر ضمیر علیکم و یطہرکم والصواب انہا فیہن و فاطمۃ و علی و ابنیہا اما شمولہا لہن فان سیاق الکلام معہن و فیما قبلہ وکذا فیما بعدہ الخطاب معہن (و بہ یحصل التوفیق بین الروایتین فی شان نزول الآیۃ) واما لہم فلما فی مسلم ان علیاً و فاطمۃ و حسنا و حسینا جاء و فادخلہم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی کساء من شعر اسود کان علیہ ثم قرأ انما یرید اللہ الخ (ثم ذکر روایات اخری وقد ذکرتہا ایضاً اھ) ۱۲ منہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ آپ پھولدار کملی بالون کا اوڑھے تھے پس آئے حضرت امام حسنؓ بن علیؓ تو آپ نے اُن کو اُس کملی مین داخل کیا پھر حضرت امام حسینؓ آئے اُن کو بھی حضرت امام حسنؓ کے ہمراہ کرلیا پھر حضرت فاطمہؓ آئین اُنکو بھی داخل فرمایا پھر حضرت علیؓ آئے پس اُن کو بھی داخل فرمایا پھر یہ آیت پڑھی اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ؕ یعنے سوائے اسکے نہین ہے کہ اللہ چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے پلیدی گناہون کی اے اہل بیت نبوت اور تمکو خوب پاک کرے (اسکو مسلم نے روایت کیا ہے اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ام سلمہؓ سے روایت کیا ہے کہ کہا اُنھون نے کہ مین تھی پاس رسول اللہؐ کے کہ خادم نے آن کر خبر دی کہ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ چوکھٹ پر کھڑی ہین پس فرمایا آنحضرتؐ نے مجھسے کہ علیحدہ ہوجاؤ سو مین گھر کے اندر چلی گئی پھر آئے امام حسنؓ اور امام حسینؓ پس آپ نے دونون صاحبزادون کو گود مبارک مین لے لیا اور حضرت علیؓ کو ایک ہاتھ سے پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے حضرت فاطمہؓ کو تھاما اور اپنے بدن سے چپٹا لیا اور سیاہ کملی جو آپ اوڑھے تھے اُن سب پر لپیٹ لیا اور فرمایا اے اللہ میرے اہل بیت ہین جو تیری طرف آئے ہین نہ آگ (عذاب) کی طرف (یعنی اُنپر اور مجھپر رحمت فرما اور عذاب سے بچا) مین اور میرے اہل بیت آخر نیز اشعۃ اللمعات ور روضۃ الاحباب اور ترمذی مین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گذرتے تھے حضرت فاطمہؓ کے گھر پر جب فجر کی نماز کو مسجد مین تشریف لاتے تھے اور فرماتے تھے اَلصَّلٰوۃَ یَآ اَھْلَ الْبَیْتِ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ الاٰیۃ یعنی نماز پڑھو اے اہل بیت نبوت اور پھر وہی آیت پڑھتے جو مع ترجمہ گذر چکی اور اسمین اہل بیت کی بزرگی کا بیان ہے اور چھ ماہ تک ایسا ہی برتاؤ حضورؐ نے رکھا (اور منجملہ حکمتون کے ایک یہ بھی اسمین حکمت تھی کہ طہارت اہل بیت خوب لوگون کے ذہن مین جانشین ہوجائے اور تفسیر اتقان مین ہے اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ وَغَیْرُہٗ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ وَابْنُ جَرِیْرٍ وَغَیْرُہٗ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرات پنجتن [illegible]

سلہ وروی احمد عن واثلۃ بن الاسقع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بعد تلاوۃ ھذہ الآیۃ اللھم ھؤلاء اھل بیتی وخاصتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا ۱۲ منہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

دعا فاطمۃ وعلیا وحسنا وحسینا لما نزلت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس
الایۃ فجللھم بکساء وقال اللھم ھؤلاء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس
وطھرھم تطھیرا یعنی امام ترمذی وغیرہ نے عمر بن ابی سلمۃ اور امام ابن جریر وغیرہ نے حضرت ام سلمۃ رضی سے
روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلایا حضرت فاطمہ رضی اور حضرت علی رضی وحضرت امام حسن رضی
وحضرت امام حسین رضی کو جبوقت کہ آیت تطہیر (جو مع ترجمہ گذر چکی) نازل ہوئی پس اُڑھایا اُن کو کمل
اور کہا اے اللہ یہ لوگ میرے اہل بیت (گھر والے) ہیں تو دور کر دے ان سے پلیدی (گناہ) اور اِن کو
خوب پاک کر دے اور تفسیر ابن جریر طبری پارہ بائیس میں حدیث ہے حدثنا ابن حمید قال ثنا
عبد اللہ ابن عبد القدوس عن الاعمش عن حکیم بن سعد قال ذکرنا علی بن ابیطالب
رضی اللہ عنہ عند ام سلمۃ قالت فیہ نزلت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس
اھل البیت ویطھرکم تطھیرا قالت ام سلمۃ جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی بیتی
فقال لا تاذن لاحد فجاءت فاطمۃ فلم استطع ان احجبھا عن ابیھا ثم جاء الحسن
فلم استطع ان امنعہ ان یدخل علی جدہ وامہ وجاء الحسین فلم استطع ان
احجبہ فاجتمعوا حول النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی بساط فجللھم نبی اللہ بکساء
کان علیہ ثم قال ھؤلاء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا فنزلت
ھذہ الایۃ حین اجتمعوا علی البساط قالت فقلت یا رسول اللہ وانا قالت فواللہ
ما انعم وقال انک الی خیر انتھی ترجمہ اسکا یہ ہے کہ حکیم سعد کے بیٹے فرماتے ہیں کہ ہمنے حضرت
علی رضی کا ذکر حضرت ام سلمہ رضی کے سامنے کیا اُنھوں نے فرمایا اُنکی (یعنی حضرت علی رضی کی) شان میں یہ آیت
(مذکورہ) نازل ہوئی ہے اور فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم میرے مکان میں رونق افروز ہوئے
پھر فرمایا کہ کسی کو (یہاں آنے کی) اجازت نہ دینا (مگر یہ حکم ضروری نہ تھا) اسکے بعد فاطمہ رضی آئیں
سو میں اس بات پہ قادر نہ ہوئی کہ اُن کو روکوں اُنکے باپ کے پاس جانے سے پھر امام حسن رضی آئے
سو میں قادر نہ ہوئی کہ اُن کو روکوں اپنے نانا اور اپنی ماں کے پاس جانے سے اور امام حسین رضی آئے سو میں قادر نہ ہوئی

Presented by: Rana Jabir Abbas

اُنکے رو کنے پر پس جمع ہوئے وہ سب گرد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک بچھونے پر پھر آپ نے (یعنی رسول اللہؐ نے) اُن کو ایک کمل اُڑھایا جسکو آپ اوڑھے تھے پھر کہا یہ میرے اہل بیت ہیں سو دور کر دے (اے اللہ تعالیٰ) اِن سے نجاست اور ان کو خوب پاک کر دے پس یہ آیت (تطہیر جو اوپر گذری) نازل ہوئی جبکہ وہ سب جمع ہوئے بچھونے پر کہا حضرت ام سلمہؓ نے پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ اور میں (یعنی آپ مجھے بھی اس دعا میں شامل فرمایئے) سو خدا کی قسم آپ نے نعم (یعنی ہاں) نہیں فرمایا اور کہا تم بھلائی پر ہو (یعنی تمکو بھی مجھسے خاص تعلق ہے مگر یہ معاملہ خاص ان ہی حضرات کے ساتھ ہے بحکم خدائے عزّ وجل) حدیث تمام ہوئی اُس کمل میں حضرت علیؓ کا شامل ہونا حضرت ام سلمہؓ نے اور حضرات کے ساتھ ذکر نہیں کیا لیکن پہلے فرما چکی ہیں کہ انکی شان میں یہ آیت نازل ہوئی اسلیے اب دوبارہ ذکر نہیں کیا یا روایت کرنے والے سے اُنکا بیان رہگیا اس سے معلوم ہوا کہ حق تعالےٰ نے جناب رسول اللہؐ کی دعا قبول فرمائی اور وہ حضرات حفاظت کے پروانہ سے مشرف ہوئے اور روایت مذکورہ کی تائید آئندہ حدیث مرفوع سے ہوتی ہے جسمیں آپ نے فرمایا ہے کہ یہ آیت تطہیر میرے اور چاروں حضرات مخصوصین کے حق میں نازل ہوئی ہے تمہید ابو الشکور سلمی میں امکان عصمت غیر انبیاء کو ثابت کیا ہے اور حضرت ابوسفیانؓ کا وقت اسلام سے کوئی گناہ نہ کرنا خود اُن ہی سے احیاء العلوم میں اور حضرت عکرمہ بن ابی جہل کا یہی حال قرۃ العیون میں منقول ہے[له] اور ظاہر یہ ہے کہ آیت کریمہ اول حضرات ازواج مطہرات کے باب میں نازل ہوئی جیسا کہ سیاق آیت بھی اسکا مؤید ہے پھر دعا کے بعد ان حضرات یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و حضرت فاطمہؓ و غیرہم کے باب میں نازل ہوئی۔

(۱۲) عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ وَّفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)۔

بفتح الحاء ۱۲ بکسر السین ۱۲

[له] وفی العزیزی عن علیؓ مرفوعاً بسند صحیح بروایۃ الترمذی الا اعلمک (یا علی) کلمات اذا قلتھن غفر اللہ لک (الذنوب الصغائر) وان کنت مغفوراً لک (قال المناوی الذنوب الکبائر) قل لا الٰہ الا اللہ العلی العظیم لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم لا الٰہ الا اللہ سبحان اللہ رب السموات السبع ورب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین (جلد ۲ صفحہ ۹۳ مصری) قلت ہذا کقولہ تعالیٰ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر واللہ تعالےٰ اعلم ۱۲ منہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ترجمہ حضرت زیدؓ بن ارقم سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ اور حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ کے بارہ مین کہ میری اُس شخص سے لڑائی ہی جو انسے لڑے اور اُس شخص سے صلح ہے جو انسے صلح رکھے (اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے) کوئی یہ وہم نہ کرے کہ محض طرفداری کی وجہ سے آپ نے یہ الفاظ فرما دیے اگرچہ یہ حضرات ناحق پر ہون جب بھی رسول مقبولؐ انکے طرفدار رہی ہون گے تو بہ توبہ حق کے مقابل تو جناب رسول مقبولؐ کسی کی بھی رعایت نہین فرما سکتے چنانچہ اگلی حدیثون مین اسکا بخوبی حال معلوم ہوگا مطلب یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے ان کو ناحق امور سے محفوظ رکھا ہے لہذا وہ حضرات ناحق کسی سے ناراض نہین ہو سکتے اور حق کی طرفداری واجب ہے پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمودہ مین کچھ اشکال نہ رہا

(۱۳) عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا کَانَ اَشْبَہَ سَمْتًا وَّ دَلًّا وَّ ھَدْیًا (مَعَانِیْہَا مُتَقَارِبَۃٌ) بِرَسُوْلِ اللّٰہِ مِنْ فَاطِمَۃَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہَا کَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَیْہِ قَامَ اِلَیْھَا فَاَخَذَ بِیَدِھَا فَقَبَّلَھَا وَاَجْلَسَھَا فِیْ مَجْلِسِہٖ وَکَانَ اِذَا دَخَلَ عَلَیْھَا قَامَتْ اِلَیْہِ فَاَخَذَتْ بِیَدِہٖ فَقَبَّلَتْہُ وَاَجْلَسَتْہُ فِیْ مَجْلِسِھَا (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗد)۔

ترجمہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہین مین نے کسی کو نہین دیکھا کہ وہ عادات واخلاق مین زیادہ مشابہ ہو رسول اللہؐ سے بجز حضرت فاطمہؑ کے خدائے تعالیٰ اُنکا چہرہ بزرگ کرے (قیامت کے دن یعنی اُن کو عزت عطا فرما دے) جبکہ وہ حضور سرورِ عالم کی خدمت مین حاضر ہوتی تھین تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اُنکی محبت کی وجہ سے) کھڑے ہوجاتے تھے (یہ قیام محبت تھا) پھر انکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے لیتے تھے (محبت کی وجہ سے) اسکے بعد اُن کو بوسہ دیتے تھے اور اپنی جگہ بٹھلاتے تھے اور جب جناب رسول اللہؐ حضرت فاطمہؑ کے پاس تشریف لیجاتے تھے ایسا ہی برتاؤ فرماتی تھین (اس حدیث کو ابوداوُد نے روایت کیا ہے)۔

(۱۴) عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ اَنِّیْ لَمْ اَرَ دَمَ حَیْضِ فَاطِمَۃَ وَلَا دَمَ نِفَاسِھَا فَقُلْتُ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْنَتِیْ طَاھِرَۃٌ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مُطَهَّرَةٌ اَوْ كَمَا جَاءَ فِي الرِّوَايَةِ (رَوَاهُ الْاِمَامُ عَلِيُّ بْنُ مُوْسَى الرِّضَا لٰكِنْ قَالَ بَعْضُ عُلَمَاءِ الْحَدِيْثِ فِي تَشْرِيْفِ الْبَشَرِ الْمُؤَلَّفِ بِلِسَانِ الْهِنْدِ فَتَرْجَمْتُ بِهَا بِالْعَرَبِيَّةِ وَسَيَاْتِيْ فِي التَّرْجَمَةِ عُنْوَانُ تَالِيْفِهَا-

ترجمہ اسماء بنت عمیسؓ کہتی ہین مین نے (حضرت) فاطمہؓ کا خون حیض و نفاس کا نہین دیکھا سو حضرت (رسول مقبولؐ) سے مین نے یہ بات عرض کی آپ نے فرمایا کہ میری بیٹی طاہرہ (پاک) مطہرہ (پاک کی گئی) ہے (تاکید کے لیے دو لفظ فرمائے یعنی بہت پاکیزہ ہے) اسکو تشریف البشر مین حضرت امام علی بن موسی الرضا سے روایت کیا ہے لیکن سند اس حدیث کی مذکور نہین اگر ثابت ہو تو اس سے یہ خاص فضیلت حضرت فاطمہؓ کی ثابت ہوگی اور اسکے متعلق مفصل مضمون پہلے گذر چکا ہے —

(۱۵) حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَللّٰهُمَّ اَحِبَّ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ[۱] مِنَ الْاَسْبَاطِ (رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ)-

ترجمہ فرمایا جناب رسول مقبولؐ نے حسین مجھسے ہے اور مین حسین سے اے اللہ پیار کرے اسکو جو محبت کرے حسین سے حسین ایک جماعت فرزندی ہے جماعتون مین سے (یعنی یہ میرا بیٹا ایک جماعت ہے بیٹون کی جماعت مین سے) اور یہان سے بزرگی حضرت امام حسین شہید کربلا کی کسقدر ثابت ہوتی ہے کہ اُنکے ساتھ محبت کرنے سے اللہ کا پیارا بنجاتا ہے اور یہ دعا حضورؐ کی ہے جسکا قبول ہونا لازم ہے اور آپ نے اُن کو شدت محبت سے بیٹا فرمایا اور آپ اپنے نواسون کے ساتھ بیٹون ہی جیسا برتاؤ فرماتے تھے اور یہان سے اولاد کے ساتھ محبت کرنا سنت ثابت ہوا۔ اس حدیث کو حاکم نے صحیح سند سے روایت کیا ہے۔ حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما کا بڑا درجہ ہے یہان فقط مختصر طور پر کچھ مضمون یہ امر بتلانے کو کہ حضرت فاطمہؓ کی اولاد کی کسقدر فضیلت ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی بیٹی کی پاکیزہ اولاد سے کیا دینی نفع ہوا لکھا جاتا ہے۔ حضرت مولٰنا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی

[۱] یکے فرزند و طائفہ از فرزندان یعقوب علیہ السلام و قال فی مجمع البحرین فی الخبر الحسین سبط من الاسباط ای امۃ من الامم فی الخیر (کما اطلق ہذا اللفظ علی ابراہیم فی القرآن ای لفظ الامۃ) ویحتمل ان یراد بالسبط القبیلۃ ای یتشعب منہا نسلہ السبط شجرۃ لہا اغصان کثیرۃ و اصلہا واحد انتہی قلت لا یبعد اجتماع ہذین الوجہین و فی کلام النبوۃ حکم کثیر ۱۲ منہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

قدس سرہ نے تحریر فرمایا ہے کہ کمال شہادت بذات خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل نہین ہوا اس واسطے کہ اگر شہادت ظاہری ہوتی تو اسلام مین بڑا فتور واقع ہوتا (یعنی مخالفین اسلام کو بڑا طعن کرنے کا موقع حاصل ہوتا کہ اشرف الانبیاؑ کو شہید کرلیا نیز خود اہل اسلام کو بڑا رنج ہوتا اور گو یہ دونون باتین بذات خود دینی اعتبار سے کچھ بُری نہین ہین بلکہ مقصود ہین کہ انکی بدولت رتبہ مین ترقی ہوتی ہے لیکن حق تعالیٰ کو اتنا بھی گوارا نہین ہوا کہ باعتبار دنیا کے ظاہری طور پر بھی آپ کی نسبت کفّار کو ایسی بات کہنے کا موقع ملے نیز مسلمانون پر رحم کیا کہ اس عظیم الشان صدمہ سے بچایا ۔ اور یہ تمام ہماری سمجھ کا ثمرہ ہے اصلی حال خدائے تعالیٰ کو معلوم ہے ۔ اور جو رتبہ اللہ کو دینا ہو وہ بہت طریقون سے حاصل ہو جاتا ہے لیکن عادت آلہیہ اسی طرح جاری ہے کہ ہر مسبب کا کوئی سبب ہوتا ہے اور اگر شہادت خفیہ ہوتی (خواہ وہ اسباب شہادت مین سے کسی طرح ہوتی) تو وہ کامل شہادت نہ ہوتی اسلیے کہ کمال شہادت یہ ہے کہ آدمی مسافرت مین قتل کیا جاوے اور اُسکے گھوڑے کی کونچین کاٹی جاوین اور اور مصیبت کی باتین لکھی ہین پھر فرمایا ہے کہ اللہ جلّ جلالہٗ نے ذات حسنین رضی اللہ عنہما کو بجائے ذات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرار دیکر دونون طرح کی شہادتون کا کمال اُنکے ذریعہ سے جناب رسول مقبولؐ کو عنایت فرمایا اور واضح رہے کہ امام جلال الدین سیوطی وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے تحریر فرمایا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات بطریق شہادت زہر سے ہوئی یعنی خفیہ شہادت زہر سے آپ کو حاصل ہوئی (زہر کا قصہ یہ کہ مشکوٰۃ مین ہے کہ آپ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ وہ لقمہ جو مین نے خیبر مین کھایا (تھا) اُسکی سختی مین ہمیشہ پاتا ہون یہان تک کہ اب میری رگ جان بسبب زہر کے کٹ گئی مراد اُس لقمہ سے گوشت زہر کا بھرا ہوا ہے کہ ایک یہودی عورت نے بکری کے ہاتھ کا گوشت زہر آلود کرکے آپ کے کھانے کو بھیجا تھا اور آپ نے اُسمین سے ایک لقمہ مُنھ مین لے لیا تھا پس حاصل یہ ہوا کہ اگرچہ نفس شہادت خفیہ آپ کو میسر آئی لیکن کمال شہادت یہی ہے کہ بغیر تاخیر وفات وشہادت ہو جاے یعنی بعد زخمی ہونے کے تاخیر کرکے کچھ دوا غذا کھا کر نہ مرے اور اگر ایسا ہو تو کمال شہادت نہین شمار کیا جاتا اور آپ نے کئی برس کے بعد واقعہ زہر سے وفات پائی پس کمال شہادت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سترّیہ وخفیہ بذریعۂ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہوا اس طرح کہ حضرت امام حسنؓ صدمۂ زہر سے اُسی طریق کمال سے شہید ہوئے۔ پس جناب رسول مقبولؐ کو دونون طرح کی شہادت کا کمال اپنے دونون نواسون وصاحبزادون کے ذریعہ سے حاصل ہوا شہادت خفیہ کا کمال بذریعۂ حضرت امام حسنؓ کے اور شہادت ظاہری کا کمال بذریعۂ حضرت امام حسینؓ کے۔ اگر کوئی کہے کہ شہادت خفیہ مین تو کوئی فتور نہ تھا پس اگر وہ کامل طریق پر آپ کو بذات خود حاصل ہو جاتی اور شہادت ظاہری بذریعۂ امام حسینؓ میسر ہوتی تو کیا مضائقہ تھا جواب یہ ہے کہ دونون صاحبزادے مقبول نظر نبویؐ تھے اسلیے حضرت امام حسنؓ کا اس رحمت سے خالی رکھنا منظور حق جل شانہ نہ ہوا۔ ان دونون صاحبزادون کی شہادت کا مفصل حال کتاب سر الشہادتین مؤلفہ حضرت مولٰنا شاہ عبدالعزیز صاحب محدّث دہلوی مندرج ہے جو چاہے وہان دیکھ لے)۔

(۱۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ قَتَلْتُ بِیَحْیَی بْنِ زَکَرِیَّا سَبْعِیْنَ اَلْفًا وَاِنِّیْ قَاتِلٌ بِابْنِ بِنْتِکَ سَبْعِیْنَ اَلْفًا وَسَبْعِیْنَ اَلْفًا (اَخْرَجَہُ الْحَاکِمُ وَصَحَّحَہٗ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے طرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ بیشک مین نے یحییٰ بن زکریاؑ (یہ پیغمبر تھے اور ظالمون نے انکو قتل کیا تھا) کے بدلے ستر ہزار کو قتل کیا اور مین قتل کرونگا بدلے آپ کے نواسے (حضرت شہید کربلا) کے ستر ہزار اور ستر ہزار کو (اسکو حاکم نے بسند صحیح روایت کیا ہے اور یہ وعدہ اللہ تعالیٰ کا یعنی قتل ایک لاکھ چالیس ہزار کا مختار ثقفی اور سفاح عباسی کے ہاتھون سے ظاہر ہوا اور اس سے عظمت اور وجاہت حضرت سید المرسلینؐ کی اور شدّت عذاب اُخروی (اسلیے کہ عذاب دنیاوی بمقابلۂ اُخروی کم ہوتا ہے) قاتلین حسین علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی معلوم کیا چاہیے کذا فی تحریر الشہادتین فی شرح سر الشہادتین لمولٰنا سلامت اللہ الکانفوری قدّس سرہ التلمیذ لمولٰنا

بالکسر شاگرد ۱۲

سلہ من مات بالطاعون کانت شہادتہ وشہادۃ مجاہد الکفار سواء کما جاء فی الحدیث نقلہ الشیخ ابن حجر فی فتح الباری فاغتنم ہذہ الفائدۃ یعنی کافرون سے لڑکر شہید ہونا اور طاعون سے شہید ہونا برابر درجہ کا ہے ۱۲ منہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عبدالعزیز الدہلوی المؤلف لسر الشہادتین۔ یہان سے معلوم ہوا کہ بزرگون کی اولاد اور تابعدارون اور دوستون کو ضرور ہے کہ اعلیٰ درجہ کی دینداری کا تمغہ اور فخر حاصل کرین اور جان و مال کی دین کے مقابلہ مین کچھ وقعت نہ کرین ہر امر مین دین کو مقدم اور زہد کو اپنا شعار بنا دین فقط اولاد ہونا فخر کے قابل نہین کمال جب ہی ہے کہ بزرگون کی اولاد بھی ہوا ور اپنے نیک بزرگون کے جیسے کام بھی کرے اگر کوئی کہے کہ یہان سے حضرت امام حسینؓ کی فضیلت نبی پر معلوم ہوئی حالانکہ آپ نبی نہ تھے اور ادنیٰ درجہ کا نبی اعلیٰ درجہ کے ولی سے افضل ہے۔ اِسکے دو جواب ہین (۱) اصل مین یہ فضیلت حضور سرور عالم کی ہے جو تمام انبیا سے افضل ہین جیسا کہ پہلے معلوم ہوچکا کہ دونون صاحبزادون کے وسیلہ سے حضور سرور عالم کی شہادت ظاہری و خفیہ کا کمال مقصود تھا گو ان صاحبزادون کو بھی اعلیٰ رتبہ شہادت اور اسکا ثواب ملیگا پس جب یہ فضیلت حضور سرور عالم کی ہوئی تو اعتراض نہ رہا (۲) یہ فضیلت جزئی ہے فضل کلی نہین ہے بعض اعتبار سے افضل ہونا فضل کلی کے منافی نہین اور میرے نزدیک تقریر مذکور کے اعتبار سے وجہ اول قوی اور بے تکلف ہے اور دوسری وجہ بھی معقول ہے جسکو اہل علم اچھی طرح سے سمجھ سکتے ہین

(۱۷) عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ بَنِیْ اُنْثیٰ فَاِنَّ عَصَبَتَہُمْ لِاَبِیْہِمْ مَا خَلَا وُلْدَ فَاطِمَۃَ فَاِنِّیْ اَنَا عَصَبَتُہُمْ وَاَنَا اَبُوْہُمْ (اَخْرَجَہُ الطَّبْرَانِیُّ)

بالضم و الفتحتین فرزند مفرد و جمع آمدہ کذا فی المنتخب المراد ہہنا الثانی فافہم

ترجمہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر عورت کے بیٹے کا عصبہ اُنکا باپ ہوتا ہے سوائے اولاد فاطمہؓ کے کہ مین اُنکا عصبہ ہون اور اُنکا باپ ہون (اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے) معنے یہ ہین کہ ہر عورت کی اولاد نسبت کیجاتی ہے اپنے باپ کی طرف مگر اولاد فاطمہ میری طرف منسوب ہے اور مین اُنکا عصبہ اور باپ ہون یعنی قاعدہ یہ ہے کہ ہر عورت کی اولاد اپنے باپ اور باپ کی طرف کے رشتہ دارون مثل دادا وغیرہ کی طرف نسبت کیجاتی ہے مگر اولاد فاطمہ میری طرف منسوب ہے گویا وہ میری اولاد ہے اور مین اُنکا باپ ہون پس وہ اولاد آپ کی طرف اسی وجہ سے نسبت کیجاتی ہے اور آپ کی وجہ سے حضرت فاطمہؓ کی اولاد کو کہی جاتی ہے

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اگرچہ فی الحقیقت اُنکے باپ حضرت علیؑ ہی ہین بیان سے خصوصیت اور بزرگی اولاد حضرت فاطمہ رض کی جو شامل ہے حضرت فاطمہؑ کی بزرگی کو کس درجہ ثابت ہوتی ہے کہ اُن کو حضورؐ نے خلاف قاعدہ اپنی طرف نسبت کر کے اسقدر شرف مرحمت فرمایا جسکی کوئی قیمت نہین ہوسکتی اور یہ خصوصیت ہے حضرت فاطمہؑ کی کہ انکی اولاد اپنی مان کی طرف نسبت کیجاتی ہے نہ کہ اپنے باپ کی طرف اور تقریر ذیل جو نہایت مفید ہے اور جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عموماً اولاد باپ کی طرف منسوب ہوتی ہے اور شریعت کا بھی یہی حکم ہے حتیٰ کہ اگر باپ شریف قوم کا ہو اور مان رذیل قوم کی تو اولاد شرفا مین شمار ہوتی ہے الّا اولاد المملوک فانہ تابع لامہ لدلیل آخر۔ اور اس تقریر سے وجہ خصوصیت نسبت اولاد حضرت فاطمہؑ بجانب والدہ ماجدہ خود بخوبی ظاہر ہوگی غور سے ملاحظہ فرمائیے۔

جاننا چاہیے کہ اولاد والدین کا جز ہے اور مان اور باپ دونون کو پیدایش اولاد مین دخل ظاہر ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَآ اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی یعنی اے لوگو ہمنے تم کو نر اور مادہ سے پیدا کیا ہے اور مشاہدہ بھی اسپر دلیل قوی ہے اور ظاہر اولاد کی پیدایش مین مان کو زیادہ دخل ہے بہ نسبت باپ کے اسلیے کہ مرد سے فقط چند قطرے منی کے جُدا ہوتے ہین جنکا پیدایش مین کو دخل ہے اور باقی جو کچھ شکم مادر سے نکلتا ہے وہ سب مان سے نکلتا ہے پس ضرور ہوا کہ اعضائے منویہ اور اعضائے دمویہ مان کے خون اور اُسکی منی سے پیدا ہوتے ہین اور عورت کی منی کا دخل پیدایش مین ہونا معتبر حدیث مین مصرح ہے لیکن فطرت البشریہ اور شریعت الٰہیہ دلالت کرتی ہے اسبات پر کہ خصوصیت اولاد کی باپ کے ساتھ زیادہ ہے بہ نسبت مان کے تقریر اسکی یہ ہے اوّلاً یہ کہ تمام لوگ ہر ولایت کے عربی اور عجمی اور مشرقی اور مغربی اور اہل اسلام اور کفار وغیرہم اولاد کو باپ کی طرف نسبت کرتے ہین نہ مان کی جانب ثانیاً یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا یعنی اور ٹھیرا دیے تمھارے کنبے اور قبیلے تاکہ ایک دوسرے کو پہچانو اور ظاہر ہے کہ پہچان خاندان اور ضبط قوم باپ کی طرف سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوتا ہے نہ کہ ماں کی طرف سے ثالثاً یہ کہ حق تعالیٰ نے توریت میں نسب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام تک ذکر کیا ہے اور سوائے باپ دادوں کے ماں کی طرف نسبت نہیں کی نیز جناب رسول مقبول صلعم نے بھی اپنا نسب شریف حضرت عدنان رضی اللہ عنہ تک پہونچایا اور سوای باپ دادوں کے ماؤں کا ذکر نہ فرمایا رابعاً یہ کہ اگر نسبت اولاد کی ماں کی طرف صحیح ہوتی مثل نسبت باپ دادوں کے تو اولاد حضرت اسمعیل کی طرف قبطیہ کے اور اولاد حضرت امام زین العابدینؑ کی نسبت طرف ساسانیہ کے اور نسل حضرت موسیٰ کاظمؑ کی جانب حبشی کے درست ہوتی حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ خامساً یہ کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ یعنی ماؤں کا روٹی کپڑا اوپر واجب ہے جنکے لیے وہ بچہ پیدا کیا گیا ہے یعنی باپ۔ امام رازی نے المولود کی تفسیر والد سے کی ہے وقال صاحب الکشاف اِنَّ السَّبَبَ فِيهِ اَنْ يُعْلَمَ اَنَّ الْوَالِدَاتِ اِنَّمَا وَلَدْنَ الْاَوْلَادَ لِلْآبَاءِ وَلِذَا الملك يُنْسَبُونَ اِلَيْهِمْ لَا اِلَى الْاُمَّهَاتِ یعنی مؤلف تفسیر کشاف نے فرمایا ہے کہ باپ کی طرف نسبت کرنے کی وجہ یہ ہے کہ معلوم ہو جاوے یہ بات کہ عورتوں نے اولاد کو اُنکے باپوں کے لیے جنا ہے اور اسی وجہ سے اولاد اُنکی طرف منسوب ہوتی ہے۔ سادساً یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کی اولاد کو اُنکی پشت میں رکھا نہ حضرت حوّاؑ کے پیٹ میں اسکے بعد ہر مرد کی پشت میں اُسکی اولاد رکھی یہاں تک کہ وہ پیدا ہوا اُس سے اور وہ ذریت عورتوں کے پیٹ میں نہیں رکھی بلکہ عورتوں کو امانت کی جگہ قرار دیا وقت ڈالنے منی کے اُنکے رحم میں اور مروی ہے کہ بنی آدم کی روحوں نے حضرت ابراہیمؑ کی آواز حج کرنیکے لیے تھی اسکا جواب باپوں کی پشت سے دیا اور یہ روایت مشہور ہے (یہ قصہ جب ہوا تھا کہ اللہ پاک نے حضرت ابراہیمؑ کو حکم فرمایا تھا کہ اعلان دو لوگ خانہ کعبہ کے حج کے لیے آویں بس جو لوگ پیدا نہوئے تھے اُنھوں نے اس حکم کو قبول کیا اپنے باپوں کی پشتوں میں اور ظاہر ہے کہ اسکا

سلہ والشید المامون بن الرشید شر وانما امھات الناس اوعیۃ مستودعات وللآباء ابناء ۱۲ منہ سلہ فی تفسیر الجلالین فنادی علی جبل ابی قبیس یا ایہا الناس ان ربکم بنی بیتا واوجب علیکم الحج الیہ فاجیبوا ربکم والتفت بوجہہ یمیناً وشمالاً وشرقاً وغرباً فاجابہ کل من کتب لہ ان یحج من اصلاب الرجال وارحام الامہات لبیک اللہم لبیک انتہی واللہ اعلم ۱۲

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قبول کرنا ارواح کو اسیطرح تھا۔ جیسا کہ عالم ارواح مین سب لوگ مسلمان و ولی فاسق اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے کا اقرار کر چکے ہین گو دنیا مین آکر بعض اُسپر عمل نہین کرتے۔ ان تمام امور مذکورہ سے یہ امر بخوبی ثابت ہوگیا کہ عموماً خاندان کی نسبت باپ و دادا کی طرف ہوتی ہے شرعاً و عرفاً پس جو لوگ سید و نکی لڑکیون کی اولاد کو سید کہتے ہین جبکہ اُن لڑکیون کے خاوند سید نہ ہون سخت غلطی پر ہین اور اسی وجہ سے مولٰنا شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ مین اپنی ذات اور اپنی اولاد کو سید نہین کہتا حالانکہ ہمارے چھ باپ و دادا سادات کی لڑکیون سے پیدا ہین اور علامہ بحر الرائق زین الدین بن نجیم مصری نے اپنے فتاوی مین اِس سوال کا کہ شریف عورت کا لڑکا جبکہ باپ شریف نہو شریف شمار ہوگا یا نہین یہ جواب لکھا ہے کہ اگر اُسکا باپ شریف نہین ہے تو وہ شریف شمار نہ ہوگا اپنی مان کے اعتبار سے اور واضح ہو کہ سیادت اولاد فاطمہؓ اور انکی نسبت حضرت فاطمہؓ کی طرف اسوجہ سے ہے کہ حدیث مین اس امر کی تصریح ہے اور وہ حدیث یہ ہے اِنَّ اَوْلَادَ الْاُمِّ یَنْتَمُوْنَ اِلٰی عَصَبَتِہِمْ اِلَّا الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ فَاِنَّہُمَا اَبْنَایَ وَابْنَا ابْنَتِیْ یعنے اولاد مان کی منسوب ہوتی ہے اپنے باپ کے رشتہ دارون کی طرف مگر امام حسنؓ اور امام حسینؓ (کہ وہ میری طرف باوجود نانا ہونیکے اور مان کی قرابت جو باپ کی طرف سے ہے اُسکی طرف منسوب ہے) اِسلیے کہ وہ دونون میرے بیٹے اور میرے نواسہ ہین۔ یعنی حقیقۃً نواسے اور حکماً بیٹے ہین اور آپکا برتاؤ اُن صاحبزادون سے بیٹون کا سا تھا اور اس تخصیص کے اسباب مندرجۂ ذیل ہین (۱) چونکہ جناب رسالتمآبؐ کی اولاد نرینہ نہ تھی پس اولاد دختری اُسکے قائم مقام ہوئی۔ یہ ظاہر وجہ ہے (۲) (الف) اِن دونون صاحبزادون مین راز کمالی نے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ایسا اثر کیا کہ جو میراث لڑکون کو باپ سے ملتی ہے اُنپر وہ راز غالب آگیا پس اس اعتبار سے یہ نسبت حضورؐ کی طرف صحیح ہوئی اور میراث سے مراد کمال پیدایشی ہے جو مادہ ہے خوش اخلاقی اور معاملات شرعیہ کا چنانچہ یہ تعلق خاص آیت تطہیر اور دوسری مذکورہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

روایتون سے بھی بخوبی ظاہر ہوچکا ہے اور آیت مباہلہ پیشتر گذر چکی ہے (ب) دونون حضرات مذکورین نے یہ سرداری بتوجہ وتعلیم جناب رسول مقبولؐ حاصل کی جو شل فطرت کاملہ کے ہوگئی یہ معنے بھی نسبت مذکورہ کے لیے کافی ہین اور وجہ (۲) سبب باطنی ہے اگر سواے حضرت فاطمہؓ کے اور لڑکیون سے بالفرض جناب رسول مقبولؐ کا نسب باقی رہتا تو یہ حکم اُن کو شامل نہین ہوسکتا تھا کیونکہ حضرت فاطمہؓ کے نام کی تصریح مع سیاق کلام اسپر واضح دلیل ہے اگرچہ بذات خود تمام اولاد آپ کی معظم ہے مگر کوئی خصوصیت جسکی نسبت ثابت ہوگی وہ اسی پر مقصور رہے گی جسکے لیے ثابت ہے عام طور پر بغیر دلیل سب اولاد کو اسمین شرکت محال اور غیر ممکن ہے۔

اور واضح ہو کہ حضرت سادات کی لڑکیون کی اولاد کی بھی بڑی فضیلت ہے جو اور قومون کو حاصل نہین اسلیے کہ وہ اولاد ہین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گو خصوصیت مذکورہ مین شریک نہین اور مان کا بڑا حق ہے اور اولاد اسکی بھی ہے باپ کی طرف منسوب ہونے سے یہ خیال نہ ہو کہ مان برائے نام ہے وجہ یہ ہے کہ معتبر حدیث سے دو چند حق مان کا معلوم ہوتا ہے بہ نسبت باپ کے اور اسکی علت یہ ہے کہ مان بہت خدمت اور شفقت کرتی ہے اور طرح طرح کی مصیبتین گوارا کرتی ہے۔ اس شفقت کی وجہ سے اسکا حق بڑھگیا جیسے کہ حضرت فاطمہؓ کا نسب شریف نہایت اعلیٰ اور پاکیزہ ہے مگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ثواب مین حضرت فاطمہؓ سے بڑھ گئے گو اس خاص خوبی مین وہ حضرت فاطمہؓ سے کم ہین لیکن اپنے اعمال صالحہ کے کمال سے ثواب اُنکا زیادہ ہوگا اور بعد تمام انبیاؑ کے سب مرد و عورتون سے افضل ہین اور حضرت فاطمہؓ تمام عورتون سے بھی افضل ہین خوب سمجھ لو اور جان لو کہ کسی کو نسب یا کسی اور برائی پر بعض طعن کرنا روا نہین کیا خبر ہے خداے تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص افضل ہو جسکو حقیر شمار کرتے ہو بلکہ جسقدر نعمتین حاصل ہون اُسپر شکر کرو اور تواضع اور عاجزی اختیار کرو سب خدا کے بندے ہین اگر وہ تمکو حقیر و ذلیل اور حقیر کو باعزت کر دیتا تو تمھین کب گوارا ہوتا کہ تمکو کوئی

۱؎ رواہ ابن منیع کما فی کنوز الحقائق ۱۲ منہ ۲؎ ہان بُرا کام چھوڑانے کی غرض سے جھڑکنا اور شرم دلانا ضرورت کے وقت بُرا نہین اور خاندان کی بُرائی بھلائی تو اولاد کے اختیار سے باہر ہے اُسمین طعن کیسا ۱۲

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بُرا کہے اسی طرح دوسرون کو سمجھو۔ اور اس فضیلت نسبت مین حضور کی طرف تمام اولاد حضرت فاطمہؓ کی شریک ہے جو قیامت تک ہوگی جیسا کہ اصل حدیث مین لفظ عام ہے گو شرح کی حدیث مین حضرت امام حسنؓ و حضرت امام حسینؓ کا خاص نام مبارک مذکور ہے اور قاعدہ عُرفیہ بھی عموم کا مقتضی ہے خوب سمجھ لو۔

(۱۸) عَنْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِيْ اُمٍّ يَنْتَمُوْنَ اِلٰى عَصَبَةٍ اِلَّا وُلْدَ فَاطِمَةَ فَاَنَا وَلِيُّهُمْ وَاَنَا عَصَبَتُهُمْ (اَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ بِسَنَدٍ حَسَنٍ)۔

الانتما الانتساب اے نسبت واشتن کچھے و لامہ یا رو فی بعض اللغات ۱۲

ترجمہ حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر مان کی اولاد نسبت کیجاتی ہے اپنے باپ کے رشتہ دارون کی طرف یعنی باپ و دادا و پردادا وغیرہ کی طرف مگر اولاد فاطمہؓ اسلیے کہ مین اُنکا ولی ہون اور اُنکا عصبہ ہون۔ لفظ عصبہ کے معنے حدیث گذشتہ کی شرح مین گذر چکے ہین وہی یہان مراد ہین اور ولی و عصبہ یہان متحد المعنے ہین پس مطلب یہ ہوا کہ جب مین عصبہ ہون تو وہ اولاد میری طرف منسوب ہے اس حدیث کو طبرانی نے بسند حسن روایت کیا ہے حضرت فاطمہؓ سے اٹھارہ حدیثین کتابون مین مروی ہین کما فی روضۃ الاحباب للسید المحدث اور غالبًا وجہ روایت کی کمی کی یہ ہے کہ سلسلہ روایت حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اہتمام کے ساتھ شروع ہوا اور آپ حضورؐ کے بعد فقط چھ ماہ زندہ رہین چنانچہ حضورؐ کے بعد تھوڑے دنون زندہ رہنے کے باعث حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے بھی روایت حدیث کی کم ہوئی آپکا حقیقی علم اعلیٰ درجہ کا تھا جو معرفت الٰہی ہے آپ کے رتبہ کے موافق معتبر حدیث[1] مین ہے کہ ایک وقت جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جماعت صحابہؓ مین فرمایا کہ بتلاؤ عورتون کے لیے کیا چیز بہتر ہے کسی کی سمجھ مین کچھ جواب نہ آیا حضرت علیؓ اپنے گھر تشریف لائے اور جو کچھ مجلس نبوی مین گذرا تھا حضرت فاطمہؓ سے بیان کر دیا حضرت سردار زنان جنت نے

اور یہ مرویات از حضرت سیدہ فاطمہ ... ازالۃ الخفا ۱۲

[1] اوردہ فی روضۃ الاحباب وکنز العمال ۱۲ منہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

ارشاد فرمایا کہ آپ نے یہ جواب کیون نہ دیا کہ عورتون کے لیے یہ بہتر ہے کہ مرد ان کو نہ دیکھین اور وہ اُن کو نہ دیکھین پس حضرت علیؑ مجلس نبوی مین واپس تشریف لائے اور یہ جواب بیان کیا جناب رسول مقبول سے حضور سرورِ عالمؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ جواب تمنے کس سے سیکھا تو آپ مین حضرت علی مرتضیٰؑ نے عرض کیا کہ فاطمہ سے حضورؐ نے فرمایا کہ فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے (یعنے جسطرح حق تعالیٰ نے مجھے علوم کاملہ سے سرفراز فرمایا ہے فاطمہ بھی میرا جز ہونے کی وجہ سے صاحب فہم صائب اور ذی عقل سلیم ہے) اس معرفت اور پھر اُسپر عمل سے یہ درجہ حاصل کیا کہ بعض حدیثون مین آیا ہے کہ حق تعالیٰ غصہ ہوتا ہے بسبب غصہ فاطمہؑ کے اور راضی ہوتا ہے بسبب رضا کے فاطمہؑ کے یعنی حضرت جسپر غضبناک ہوتی ہین اُسپر اللہ تعالیٰ کا بھی غصہ ہوتا ہے اور جس سے وہ راضی ہوتی ہین اُس سے خداے تعالیٰ بھی راضی ہوتا ہے اور حضرت امام حسنؑ سے روایت ہے کہ مین نے دیکھا اپنی والدہ ماجدہ کو کہ شب جمعہ مین گھر کی مسجد مین نماز پڑھتی تھین جس وقت کہ صبح ہوئی مین نے سُنا کہ مسلمان مرد اور مسلمان عورتون کے لیے بہت دعاے خیر کی اور اپنے لیے کچھ دعا نہ فرمائی مین نے عرض کیا کہ اے مادرِ مہربان کیا وجہ ہے کہ آپ نے اپنی ذات کے لیے کچھ دعا نہ فرمائی فرمایا اے پیارے بیٹے ابتدا پڑوسی سے ہونا چاہیے پھر اپنے مکان سے یعنی دوسرونکا خیال اوّل چاہیے پھر اپنا یہ شان ایثار کی کہ دوسرے کا خیال اپنے سے پہلے ہو حق تعالیٰ نے آپ کو مرحمت فرمائی تھی اور یہ بڑا کمال ہے قرآن مجید کی آیت وَیُؤْثِرُونَ عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ وَلَوْ کَانَ بِہِمْ خَصَاصَۃٌ (اور مقدم کرتے ہین (دوسرون کو) اپنی جانون پر اگرچہ اُن کو خود بھی حاجت ہو) اس ایثار کی طرح فرما رہی ہے اور پاکیزہ عادتون کا خزانہ تھین اور نہایت سچی جس سے ہر شخص کے دل مین انکی جگہ تھی حضرت عائشہؓ فرماتی ہین کہ بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مین نے فاطمہؓ سے زیادہ کسی کو سچا نہین پایا۔ ایکبار حضرت سیدۃ النساءؑ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ مین کچھ رنجش ہو گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دریافت فرمانے لگے تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ جو فاطمہ کہتی ہین وہی درست ہے وہ کبھی جھوٹ نہین بولتین اشعۃ اللمعات مین صحیح سند سے مروی ہے کہ آپ جمعہ کے روز اپنی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خادمہ[۱] کو حکم دیتی تھیں کہ جب آفتاب غروب ہونے کے قریب ہو مجھے اطلاع دینا کہ مین اُسوقت (خاص طور پر) ذکر و دعا مین مشغول ہون (جمعہ کے روز جو گھڑی قبولیت دعا کی ہے اسمین بہت قول ہین ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ وقت اخیر دن مین ہے) اور واضح ہو کہ دعا مین اپنی ذات کو بھی شریک کرنا چاہیے اور اپنے نفس کی طرف سے بے پروا نہ ہو مگر قصۂ مذکورہ مین شفقت امت محمدیہ کی وجہ سے غالبًا ایسا غلبہ ہوا کہ اپنا خیال نہ رہا اور حدیثون مین دعا کا طریق یہ بھی آیا ہے کہ پہلے اپنی ذات کے لیے دعا کرے پھر دوسرے کے لیے نیز تنہا بھی دوسرے کے لیے دعا کرنا ثابت ہے اور اپنے لیے بھی تنہا دعا کرنا ثابت ہے غرض یہ کہ حضرت سیدۃ النساءؑ اعلیٰ درجہ کے کمالات سے متصف تھین اور جاننا چاہیے کہ انسان کے متعلق دو قسم کے حقوق ہین جنپر اُسکی فلاح اور نجات موقوف ہے اوّل وہ معاملہ جو بندہ کے اور اللہ کے درمیان ہے دوسرے وہ معاملہ جو اپنی ذات اور دوسرے بندون کے درمیان ہے سو عبادات کا شوق بطریق مذکور یہ اول مرتبہ کا کمال ہوا اور اخلاق و عادات کا اچھا ہونا مخلوق پر شفقت ہونا یہ دوسرے قسم کا کمال ہے اور دونون قسم کے کمال کی حکایات مذکورہ سے آپکا کمال اچھی طرح واضح ہو گیا اور قرآن و حدیث آپکی فضیلت کا اعلیٰ درجہ کا گواہ ہے۔

فائدہ حضرت عائشہ رضی سے علمی فیض بہت کچھ جاری ہوا اسلیے کہ آپ کی عمر زیادہ ہوئی اور دو ہزار دو سو دس حدیثین اُنسے مختلف کتابون مین مروی ہین اور عبادت کا موقع بھی بوجہ زیادتی عمر خصوصًا بحالت خلوت بعد وفات نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خوب ہاتھ آیا اسلیے کہ حضورؐ کی خدمت جو اعلیٰ عبادت تھی اُس سے اسقدر فراغت نہ تھی کہ محض توجہ الی اللہ مین مشغول ہوتین گو وہ خدمت بھی اعلیٰ درجہ کی عبادت تھی ۔ مگر باوجود ان تمام امور کے حضرت فاطمہؑ کا درجہ بڑھا رہا وجہ یہ ہے کہ تقرب الٰہی اور ثواب جنت کچھ کثرت کام پر موقوف نہین بلکہ رحمت خداوندی اور مراتب ایمان پر موقوف ہے بعضے خاصان خدا تھوڑی عبادت مین بوجہ اپنی قوت ایمان و یقین و زہد وغیرہ

[۱] خادمہ کے معنی لونڈی اور نوکرنی دونون آتے ہین نیز بلا اُجرت خدمت کرنے والی عورت کو بھی کہتے ہین اور یہان بھی ہر معنی کا احتمال ہے ۱۲ منہ عفی عنہ کمافی روضۃ الاحباب ۱۲ منہ

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ درجہ حاصل کر لیتے ہین جو دوسرون کو باوجود کثرت خدمت علمی و عملی میسر نہین ہوتا کیونکہ کثرت عبادت وکثرت علم کے لیے یہ ضرور نہین کہ جس درجہ کی عبادت ہے یا جس درجہ کا ظاہری علم ہے اُسی درجہ کا ایمان بھی قوی ہو اور تعلق دنیا بھی نہ ہو اور زہد و سخاوت وغیرہ بھی اُسی درجہ کا ہو پس نظر اللہ تعالیٰ کی قلب و نیت پر ہے مثلاً کوئی شاگرد اپنے اُستاد کی جانی مالی خدمت خوب کرتا ہے لیکن محبت اور توجہ کچھ زیادہ نہین اور ایک دوسرا شاگرد ہے جو بوجہ عدم موجودگی مال یا کسی اور مانع کے پوری خدمت نہین کرسکتا لیکن محبت اور تعلق اُسکو بہت زیادہ ہے اور ہر وقت قدرت کسی طرح اُسکو جان نثاری سے عذر نہین ظاہر ہے کہ اُستاد دوسرے شاگرد کی تھوڑی خدمت کو بڑا خیال کریگا اور اُسی سے محبت بھی زیادہ کرے گا۔ یہی برتاؤ بندون کے ساتھ خداے تعالیٰ کا ہے لیکن مقتضاے محبت و بجا آوری ارشاد خداوندی یہ ضرور ہے کہ کسی درجۂ طاعت مین حتی المقدور کوتاہی نہ کرے خوب سمجھ لو حق تعالیٰ فرماتا ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ (یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے) خدا ہی کے اختیار ہے جسے جو چاہے مرحمت فرما دے۔ حضرت اویس قرنی[1] رضی اللہ عنہ تمام تابعین سے ثواب مین بڑھکر ہین جیسا کہ اشعۃ اللمعات اور جامع صغیر (بضم ہمزہ و فتح واو و سکون یا ۱۲) مین اس باب مین حدیث نقل کی ہے جسکا یہی حاصل ہے اصلی مقصود بعثت انبیا سے یہ ہے کہ دنیا سے بندہ منھ موڑے اور خدا کا عاشق بنے انھون نے کسقدر اس مرحلہ کو طے فرمایا تھا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ اور حضرت سعید بن المسیب رح کو علوم ظاہری مین اُنسے بڑھکر اور تمام تابعین سے بڑھکر لکھا ہے اور وہ بھی تابعین مین سے تھے لیکن ثواب اور تقرب الٰہی مین حضرت اویس رح کے برابر نہ تھے۔ انسان کو چاہیے کہ حتی المقدور علوم ظاہری و باطنی تمام مین کمال حاصل کرے اور تعلیم مخلوق مین کسی درجہ اور اُنکی شفقت مین کچھ کمی نہ کرے اور اخلاق حمیدہ اور کمالات مطلوب سے متصف ہو کر محبوبان الٰہی مین داخل ہو بزرگان دین کے قصّے بیان کرنے سے عمل کی ترغیب دلانا مطلوب ہے نہ کہ محض کہانی بیان کرنا۔

[1] بفتحتین پدر قبیلہ ایست از یمن ۱۲ م سلہ کما فی الکتب المعتبرۃ ۱۲

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

(۱۹) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَدَنِیْ رَبِّیْ فِیْ اَھْلِ بَیْتِیْ مَنْ اَقَرَّ مِنْھُمْ بِالتَّوْحِیْدِ وَلِیْ بِالْبَلَاغِ اَنْ لَّا یُعَذِّبَھُمْ (اَخْرَجَہُ الْحَاکِمُ وَ صَحَّحَہُ السُّیُوْطِیُّ)۔
ای التبلیغ ۱۲

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھ سے میرے پروردگار نے وعدہ کرلیا ہے میرے اہل بیت میں سے اُن لوگوں کے لیے جو توحید خداوندی اور میری رسالت کا اقرار کریں یہ وعدہ کہ اُن کو عذاب نہ دے گا (اس روایت کو حاکم نے نقل کیا ہے اور سیوطیؒ نے صحیح کہا ہے مطلب یہ ہے کہ حضرتؐ کے اہل بیت میں سے جو شخص اللہ تعالیٰ کو ہر امر میں یکتا جانتا ہوگا اور جناب رسول مقبول کو پیغمبر برحق سمجھتا ہوگا (یعنی تمام احکام شرعیہ کا اقرار کرنے والا ہو) وہ بخشا جاوے گا اگرچہ کسی درجہ کا گنہگار ہوگا اور یہ بات ظاہر ہے کہ ہر مسلمان جو کہ اسلام پر مرے اگرچہ وہ کسی درجہ کا گنہگار ہو رحمت خداوندی سے بغیر سزا (بذریعہ رحمت الٰہی جسیر بھی ہو جاوے کسی کا قرض نہیں ہے) یا بعد سزاے جہنم جنت میں ضرور داخل ہوگا پس اسجگہ کوئی خصوصیت مراد ہے جب تو آپ نے اپنے اہل بیت کی خصوصیت ارشاد فرمائی ورنہ جس حکم میں عام مسلمان شریک ہیں اسمیں اہل بیت کا خاص طریق پر ذکر کرنا کیا ضرور ہے وہ تو عام مسلمانوں میں خود ہی داخل ہیں پس تیج فصیح بلیغ پیغمبر کا کلام چونکہ لغویات سے پاکیزہ ہونا ضرور ہے تو اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کسی خاص طور پر مغفرت اور بخشش ہوگی جو اور مسلمانوں سے زیادہ ہوگی اور اس خاص طریق میں چند احتمال ہیں اولاً یہ کہ ابتدا ہی سے عذاب نہ ہو ثانیاً یہ کہ حساب بالکل نہ ہو یا اُسمیں تخفیف ہو یا نفس عذاب میں تخفیف ہو ثالثاً یہ کہ ثواب میں بعد مغفرت زیادتی ہو اور یہ امر رحمت خداوندی سے کچھ بعید نہیں جو تعلق اللہ جل جلالہ کا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے وہ ظاہر ہے کہ کس درجہ کا ہے اور اسکی وجہ سے اگر اہل بیت کو یہ نعمت میسر ہو تو کیا جائے تعجب ہے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جیسا کہ حدیث میں ہے اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ (میں نزدیک گمان اپنے بندہ کے ہوں وہ گمان جو مجھ سے رکھتا ہے) یعنی اگر مجھ سے اچھا گمان اور نیک امید رکھے گا

وعدۂ حق تعالیٰ دربارۂ اہل بیت

تو ویسا ہی برتاؤ کرونگا اور اگر نا امیدی اور بدگمانی رکھے گا تو ویسا ہی برتاؤ کیا جاویگا) لیکن واضح رہے
کہ اسکا یہ مطلب نہین کہ یہ حضرات بالکل مواخذہ سے بری ہین بلکہ گناہ کی سزا خاص لوگون کو زیادہ دیجاتی ہے پس مراد یہ ہے
کہ جو شخص باقتضاے قرابت نبوی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم ہر وقت اطاعت الٰہی مین مصروف ہوگا اور اتفاقاً کچھ کوتاہی
اور کوئی گناہ بھی ہوجاویگا تو اُسکا مواخذہ نہ ہوگا اور ببرکت قرابت نبوی وہ مغفور ہوگا اگرچہ وہ گناہ کیسا ہی بڑا ہو غرض
اہل بیت نبوی کی مغفرت خاص طور پر ہوگی جو اہل بیت مین سے پارسا اور زاہد ہین اُنکے اعلیٰ درجہ پر پہونچنے کی بشارت ہے یعنی اُنکے
درجے بلند ہون گے اور جو سخت گنہگار ہون گے اہل بیت مین سے وہ بہ نسبت اور لوگون کے
عذاب کے زیادہ مستحق ہون گے بوجہ خصوصیت قرابت نبوی کے اور مغفرت کے وقت خصوصیت
مغفرت سے بھی مشرف ہون گے بڑی بے حیائی اور ناشکری ہے کہ اولاد نبوی مین ہوکر خداے تعالیٰ
کی نافرمانی کرے بلکہ لازم ہے کہ اس نعمت کو غنیمت کبریٰ سمجھکر ایسا شکر کرے کہ کوئی وقت
طاعت باری سے خالی نہ جاوے اور اہل بیت مین آپ کے تمام اہل قرابت داخل ہین
لیکن یہ ضرور ہے کہ جس درجہ کی قرابت قریبہ ہوگی اُسی درجہ کی فضیلت بھی زیادہ ہوگی یعنی
مثلاً جو حضور کے حقیقی چچا ہون وہ دور کے رشتہ کے چچا سے کم ہون گے اور اولاد مین سب کا
ایک حکم ہوتا ہے یعنی نواسہ - بیٹی - بیٹا اور اُنکی اولاد اِن سب کی قرابت قریبہ ہی شمار ہے
اگرچہ بظاہر کچھ تھوڑا سا فرق ہے لیکن عُرف مین یہ قرابت بعیدہ شمار نہین ہوتی ہان جن
فضائل کے ساتھ بعض مخصوص ہون وہ دوسرون کو نہین میسر ہوسکتے مثلاً حضرت امام حسین رضہ
بوجہ صحابیت وغیرہ فضائل مین مخصوص ہین وہ فضائل آج کل کے سادات کو جو اُن حضرات کی
اولاد مین ہین میسر نہین ہوسکتے اور واضح رہے کہ فضائل اہل بیت سادات کرام کو اس امر کا اطمینان
دلانے والے نہین ہین کہ وہ عمل چھوڑ دین اور محض قرابت نبوی پر تکیہ کرکے بیٹھ رہین اور
احادیث جن مین حضرت فاطمہ رضہ کے اعمال صالحہ اور جناب نبی کریم کا اُن کو تعلیم کرنا آیندہ مذکور ہوگا

لہ قرآن مجید مین یہ حکم صاف مذکور ہے ۱۲ منہ ۲ے اور شرعاً فروع و اصول سے نکاح حرام ہوتا اس قول کا
اور اس عرف کا صحیح ہے اور فرائض مین فرق ہونا وہ امر دیگر ہے اسمین دنیاوی ضرورتین ملحوظ رکھی گئی ہین ۱۲ منہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

اسپر دلالت کرتی ہین کہ سادات کو یہ نسبت اور حضرات کے اعمال و علوم مین زیادہ مشغلہ اور سعی ضرور ہے اور اس نعمت یعنی قرابت نبوی کا شکر اُنکے ذمہ واجب الادا ہے اور اسکی پوری تفصیل آیندہ بیان کرونگا۔ واضح رہے کہ قیامت تک حضرت فاطمہؓ کی اولاد بواسطہ حضرت سیدۃ النساءؓ داخل اہل بیت رسولؐ ہے اور اسی طرح دیگر اہل قرابت نبویؐ کی اولاد بھی قیامت تک اپنے درجہ کے مطابق داخل قرابت نبویؐ ہے اور یہ بات عرفاً بالکل ظاہر ہے کہ اولاد کی اولاد اپنی اولاد ہوتی ہے لیکن تقویت شرعیہ اور اطمینان کے لیے عبارت ذیل نقل کیجاتی ہے جسکا حاصل وہی ہے جو مذکور ہوا اسی خیال سے ترجمہ نہین کیا جاتا۔ و جمال اللیل در ذخیرۃ الخیر زیادہ بر یکصد حدیث میان صحاح و حسان و ضعاف در مناقب ایشان و محبان ایشان و وعید مبغضان ایشان ایراد کردہ بعدہٗ گفتہ ہر کہ نسبت وے بسوے رسول خدا امروز صحیح گشتہ و تناول صدقہ بروے حرام گردیدہ وے داخل ست در لفظ اہل بیت و ذریت و عترت و آل و قرابت اگرچہ وسائط متعددہ درمیان باشند انتہی و سمہودی در اوائل ذکر خامس از کتاب جواہر العقدین گفتہ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنْهُ كَمَا فِي الصَّحِيْحِ وَاَوْلَادُهَا بَضْعَةٌ مِّنْ تِلْكَ الْبَضْعَةِ فَيَكُوْنُوْنَ بَضْعَةً مِّنْهُ بِالْوَاسِطَةِ وَكَذَا اَبْنَاءُ بَنِيْهِمْ وَهَلُمَّ جَرًّا فَكُلُّ مَنْ يُّوْجَدُ مِنْهُمْ فِيْ كُلِّ زَمَانٍ بَضْعَةٌ مِّنْهُ بِالْوَاسِطَةِ اور اثنائے ذکر حادی عشر نزد کلام بر حدیث بضعۃ و بنا سبہا ذکر کردہ فَكُلُّ مَنْ يُّشَاهَدُ الْيَوْمَ مِنْ وُّلْدِهَا بَضْعَةٌ مِّنْ تِلْكَ الْبَضْعَةِ وَاِنْ تَعَدَّدَتِ الْوَسَائِطُ انتہی گویم دلالت میکند بر صحیح عنوان این معنی قول آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم در بارہ حسینؓ کہ ایشان سبطی از اسباط اند چہ سبط بودن ایشان دلیل کثرت اولاد و اخلاف ایشان ست و چون ایشان پارہ گوشتے از رسول خدا باشند لامحالہ ابنائے ایشان پارۂ ایشان خواہند بود و آل پار ہا بوسائط پارۂ او رسولؐ بودند و شاہد اوست آیت کریمہ وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا چہ مفسران گفتہ اند میان غلامین و این اب صالح ہفت پشت بود وَاسْتَدَلَّ بِذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمُ الْاِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ نِ الصَّادِقُ وَالْحَافِظُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَالْحَافِظُ الزَّرَنْدِيُّ وَغَيْرُهُمْ هٰذَا كُلُّهٗ مِنْ رِسَالَةِ بَعْضِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ اور واضح ہوا کہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ جو اہلبیت نبوی ﷺ سے پابند شرع ہو اُسکی اعلیٰ درجہ کی خاطر و مدارات اور تعظیم ظاہری و باطنی لازم ہے اور جو اہلبیت نبوی ﷺ سے فاسق معلن ہو اُسکے اعمال کو بُرا سمجھے اور عمدہ طریق سے اُس کو نصیحت کرے اور اس اعتبار سے جب تک وہ اپنی حالت سے توبہ نہ کرے اُسکو بُرا سمجھے لیکن باعتبار قرابت نبوی ﷺ اُسکو اچھا سمجھے اور اُسکی تعظیم اور بجا آوری حقوق مین کوتاہی نہ کرے اور یہ بات بعید نہین کہ ایک اعتبار سے ایک شئے عمدہ سمجھی جاوے اور دوسرے اعتبار سے خراب شمار ہو۔ چنانچہ والدین اگرچہ فاسق بلکہ کافر ہون تب بھی اُنکی خدمت اور عظمت اور بجا آوری حقوق شریعت مین لازم ہے اور یہ قاعدہ مذکورہ کلیہ ہے کہ جہان ایسے دو سبب پائے جاوینگے جو مذکور ہوے وہان حکم مذکور جاری ہوگا چنانچہ ہدایہ کے حاشیہ مولفہ مولانا عبد الغفور رحمۃ اللہ علیہ مین لکھا ہے کہ عالم فاسق[۱] کی تعظیم کرے بوجہ علم کے مطلب یہ ہے کہ باعتبار فضیلت علم کے اُسکی تعظیم کرے اور حقوق بجا لاوے اور باعتبار گناہون کے بُرا سمجھے مگر گستاخی نہ کرے اور بعض علما نے لکھا ہے لیکن تمسک امت باہل بیت و متابعت ایشان کہ در احادیث آمدہ مراد بدان علماے عاملین عترت اند نہ مخلطین و جاہلین و بہ قال سلف الامۃ و ائمتہا و احادیث تعظیم و احسان و تجاوز از مسیئین ایشان عام ست در حق کسیکہ تناول صدقہ بروے حرام باشد زیرا کہ وے من جملہ آل نبوت است علی المعتمد اور ایک سید کو دوسرے سید کی تعظیم باعتبار سیادت ضرور نہین گو اولیٰ ہو اسلیے کہ ان دونون مین مساوات ہے اور تعظیم مین ایک کا معظم ہونا ضرور ہے یہی قاعدہ کلیہ ہے جو بہت جگہ کام دیگا ہان اگر باعتبار محبت نبوی ﷺ ایک دوسرے سے عمدہ برتاؤ کرین اور تعظیم سے پیش آوین تو غایت محبت نبوی ﷺ شمار ہوگی اور ثواب ہوگا۔ اور جس شخص کی عظمت لازم ہے اگر وہ کافر ہو اور اُسمین کوئی اچھی بات پائی جاوے تو اُسکی مدح نہ کرنا چاہیے اگر کوئی ضرورت ہی واقع ہو اُسکے اچھے کامون کے اظہار کی تو بطریق انصاف بیان کردے اور بطور مدح نہ بیان کرے مدح مین عظمت ممدوح کی پائی جاتی ہے ظاہراً و باطناً بخلاف انصاف کے کہ وہان فقط

فضیلت اتقیاے اہلبیت نبوی ﷺ

تفصیل تعظیم سادات

[۱] یعنی جبکہ وہ عالم اپنا اُستاد ہو ورنہ اُسکی تعظیم دین کی ہتک کرنا ہے ۱۲ منہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ایک واقعی امر کا بیان ہوتا ہے کسی کی وقعت و عزّت مقصود نہین ہوتی اور اگر وہ شخص جسکی تعظیم کسی اعتبار سے ضروری ہے فاسق ہوا ور اُسمین کوئی اچھی بات ہوا ور اُسکے اظہار کی حاجت ہو تو اس اعتبار سے اُسکی مدح کرنا مذموم نہین لیکن ساتھ ہی اُسکا فسق بھی ظاہر کردے تاکہ مدح مطلقاً نہ ہوا ور نیز دوسرے لوگ دھوکے مین نہ پڑین اور بندہ کے نزدیک یہ دو سبب ہین جن کی وجہ سے فاسق کی مدح کرنا ممنوع ہے اور حدیث اس باب مین آئی ہے اور کافر یہ فاسق کا قیاس بعید ہے کیونکہ کافر کے پاس تو کوئی نیکی مقبول نہین بخلاف مسلمان کے کہ اُسکا ایمان بڑی نیکی ہے جو عذاب ہمیشگی سے بعد سزاے معاصی یقیناً نجات دیگا اور وہ ہمیشہ دوزخ مین نہ رہے گا واللہ تعالےٰ اعلم اور واضح ہو کہ اگر عالم اور سید کافر ہون تو ہرگز اُنکی سیادت اور علم کی وجہ سے تعظیم نہ کرے کیونکہ وجہ تعظیم جاتی رہی گو نسب نبوی اور علم اب بھی باقی ہے لیکن وہ بحیثیت اسلام معتبر ہے اور وہ اعتبار جاتا رہا اور اگر باپ چچا وغیرہ کافر ہون تو اُنکی تعظیم بقاعدہ شریعت کرے اسلیے کہ یہان وجہ تعظیم محض حق پرورش و جزئیت ہے اور وہ عام ہے مسلمان اور غیر مسلمان مین خوب سمجھ لو بہر حال تعظیم و محبت اہل بیت واجب ہے اور اسکا صلہ وہ ہے جسکو سواے خداوندکریم کوئی نہین دے سکتا اور جسکے مقابلہ مین ہفت اقلیم کی سلطنت ہیچ ہے امام احمد اور ترمذی نے روایت کی مَنْ اَحَبَّنِیْ وَاَحَبَّ ھٰذَیْنِ وَاَبَاھُمَا وَاُمَّھُمَا کَانَ مَعِیَ فِیْ دَرَجَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یعنی فرمایا جناب رسول مقبول صلعم نے جو مجھسے محبت کرے اور ان دونون یعنی حضرات حسنین رضؓ سے محبت کرے اور ان دونون کے باپ سے یعنی حضرت علی رضؓ سے اور ان دونون کی مان سے یعنی حضرت سیدۃ النساء سے وہ میرے ساتھ ہوگا میرے درجہ مین دن قیامت کے۔

فائدہ۔ ساتھ ہونیسے برابری لازم نہین آتی ہان قرب نبوی صلعم اعلیٰ درجہ کا نصیب ہوگا جیسے نوکر اور آقا دونون کی کوئی ضیافت کرے ظاہر ہے کہ وہ دونون ہمراہ جانے اور ایک مکان مین کھانا کھانے سے برابر نہین ہوگئے مگر ہمراہی نبوی صلعم اور ثواب کثیر کسقدر بڑی دولت ہے امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ الباری نے فرمایا ہے کہ اہل بیت رسالت پانچ چیزون مین برابر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت نبوت کے ہین (یعنی شریک ہین یہ نہین کہ بالکل برابر ہین) ایک[1] درود بھیجنے مین حضرت پر التحیات مین دوسرے دوم سلام مین تیسرے طہارت مین (آیت تطہیر کا مضمون گذر چکا اور وہان ازواج مطہرات اور حضرت سیدۃ النساء اور امام حسنین رضی اور حضرت علی مراد ہین) پانچویں تیسرے صدقہ حرام ہونے مین پنجم وجوب محبت مین۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل بیت سے محبت واجب ہے اور بغض انکا بتحریم غلیظ حرام ہے امام بیہقی اور بغوی نے اسکی تصریح کی ہے اور امام شافعی نے اسپر تفصیص فرمائی ہے ؎

یا اهل بیت رسول الله حبکم	فرض من الله فی القرآن انزله
کفاکم من عظیم الفخر انکم	من لم یصل علیکم لا صلاة له

حضرت خاتم المحققین عارف ربانی اعلم العلماء مولنا وسیدنا شاہ عبد الوہاب المالکی الشعرانی قدس سرہ فرماتے ہین ہین کبریٰ مین ومما من الله به علی محبتی للشرفاء واهل البیت ولو من قبل الام فقط ولو کانوا علی غیر قدم الاستقامة لانهم یحبون الله ورسوله ومن احب الله ورسوله لا یجوز بغضه ولا سبه الی قوله ولا یلزم من اقامة الحد علی الشرفاء انا نبغضهم بل اقامتنا الحد علیهم انما هو محبة فیهم وتطهیر لهم ابن عربی نے فرمایا ہے مین یہ کہتا ہون کہ معاصی اہل بیت (مراد ازواج مطہرات اور حضرت امام حسین رض اور حضرت فاطمہ رض اور حضرت علی رض ہین اس خاص مقام پر) صورت مین ذنوب اور گناہ ہین نہ حقیقت مین اس لیے کہ اللہ نے بسابقہ عنایت انکے ذنوب معاف کر دیے ہین بدلیل آیت تطہیر (جسکا مفصل بیان گذر چکا) اور کوئی رجس (مذکور در آیت تطہیر) گناہون سے بڑھکر نہین ہے۔ انسے اگر ہمکو کچھ ایذا ہوپہنچے تو باعتبار ادب کے ہمپر یہ واجب ہے کہ ہم اسکو بشبیہ مقادیر آسمانی مثل امراض وغیرہ کے سمجھکر راضی رہین اور صبر کرین اور اگر وہ ہمارا مال چھین لین اور ہمکو نہ دین تو ہمکو نہ چاہیے کہ ہم ان کو قید کرین یا انکے مقدمہ کو

[1] ای لا تصح صلوٰۃ عند الشافعی ولا تکمل عند غیرہ وعند بعضہ مشہور شاذ مخالف للاجماع ۱۲ منہ ص مراد یہ ہے کہ گناہوں سے حفاظت مرحمت فرمائی گئی ۱۲

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حاکم تک پہونچائین اِسلیے کہ یہ بضعہ (ٹکڑا) رسولؐ ہین۔

حکایت۔ ایک بار عبداللہ بن حسنؓ حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ (جو خلیفہ وقت زاہد باپیا تابعین مین سے تھے) کے پاس آئے کسی کام کے لیے اُنھون نے کہا آپ کو جب کچھ کام ہوا کرے تو آدمی بھیجکر مجھے بُلوالیا کرین مین حاضر ہونگا یا مجھکو رقعہ لکھ بھیجا کرین مجھے اللہ سے شرم آتی ہے کہ وہ تمکو میرے دروازے پر دیکھے۔

حکایت۔ ایک بار دختر اُسامہ بن زید (حضرت زید حضورؐ کے آزاد شدہ غلام تھے پس یہ لڑکی اُنکی پوتی تھین) حضرت عمرؓ بن عبدالعزیزؓ کے پاس گئین خلیفہ عمر بن عبدالعزیزؓ نے اُن کو اپنی جگہ بٹھایا اور آپ سامنے اُنکے بیٹھے اور اُنکا ہر کام پورا کر دیا۔ ذرا غور کرو کہ جب جناب رسول مقبولؐ کے غلام کی پوتی سے یہ برتاؤ تھا تو تیرا کیا گمان ہے کہ وہ آپ کی اولاد سے کیسا برتاؤ کرتے ہون گے۔

حکایت۔ حضرت معاویہؓ کو یہ بات پہونچی کہ حابس[له] بن ربیعہ مشابہ آنحضرتؐ ہین تب سے جب کبھی وہ آتے تو حضرت امیر معاویہؓ اُنکے لیے اپنے تخت سے اُٹھکر پیشوائی کرتے اور دونون آنکھون کے بیچ بوسہ دیتے۔

حکایت۔ حضرت علی خواصؒ (مرشد حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانی) کہتے تھے کہ چاہیے شریف پر (جو اہل بیت سے ہو) ہم اپنی جان فدا و قربان کر دین کیونکہ گوشت اور خون رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسمین اثر کرنے والا اور جاری ہے اور وہ ایک پارہ گوشت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا۔

بعض اہل علم نے کہا ہے حقوق شرفاء (اہل بیت) کے ہم پر یہ ہین اگرچہ وہ خاندانین دور ہون کہ ہم اُنکی رضا کو اپنی خواہش پر ترجیح دین اور اُنکی تعظیم و توقیر بجا لائین اور جب وہ زمین پر

له اور انکو حابس بن سعد بھی کہتے ہین نیز ابن ربیعہ بھی کہتے ہین یہ جنگ صفین مین حضرت امیر معاویہؓ کے ساتھ تھے اور وہین مقتول ہوے اور انھون نے حضور سرور عالمؐ کا زمانہ پایا تھا ۱۲ منہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بیٹھے ہون ہم تخت پر نہ بیٹھین امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین جو کوئی جھوٹا دعوی شرف (خاندان نبوی اور اولاد نبوی) کا کرے اسکو سخت مارنا اور مدت تک قید مین رکھنا چاہیے یہانتک کہ توبہ کرے اسلیے کہ اسمین حضرت کا استخفاف ہوتا ہے (کہ نا اہل اہل بیت نبوت مین داخل ہوتا ہے) اور جس سید کے نسب مین طعن کیا جاتا وہ اسکی تعظیم کرتے اور کہتے کہ شاید حقیقت مین وہ سید ہو اور شریف ہو پہلا حکم یقین کی صورت مین ہے اور دوسرا شک کی صورت مین شیخ عبدالوہاب شعرانی فرماتے ہین کہ ایک ادب یہ ہے کہ کوئی ہم مین کا کسی شریفہ (اہل بیت سید کی لڑکی) سے نکاح نکرے مگر جبکہ اپنے نفس سے اس بات کو معلوم کرلے کہ مین اُسکے زیر حکم رہونگا[1] اور اُسکے اشارے پر کام کرونگا اور اُسکی جوتیان سیدھی کرونگا اور جب وہ آوے تو اُسکے لیے کھڑا ہوجاوے اور اُسپر دوسری عورت نہ لاوے اور اُسپر رزق کی تنگی نہ کرے اور اگر شریفہ سے اجنبی ہو تو اُسکی طرف آنکھ اُٹھاکر نہ دیکھے (اگرچہ کسی اجنبی عورت کو نہ دیکھنا چاہیے مگر شریفہ خاص طور پر احتیاط کرے وہ معظمہ محترمہ ہے)—

(۴۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى قَالَ مِنْ رِضَى مُحَمَّدٍ اَنْ لَّا يَدْخُلَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهِ النَّارَ (رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ فِي تَفْسِيْرِهٖ)

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَاطِمَةَ وَهِيَ تَطْحَنُ بِالرَّحٰى وَعَلَيْهَا كِسَاءٌ مِّنْ حُمْلَةِ الْاِبِلِ فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهَا بَكٰى وَقَالَ يَا فَاطِمَةُ تَجَرَّعِي مَرَارَةَ الدُّنْيَا لِنَعِيْمِ الْاَبَدِ فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنِ لَالٍ وَعَسْكَرِيٌّ وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ وَابْنُ النَّجَّارِ

ترجمہ ابن عباس رض سے تفسیر آیت وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ام اور البتہ قریب دیگا تجھکو

[1] یہ قول بطریق مبالغہ کے ہے یہ مطلب نہین ہے کہ عورت خاوند ہو کر رہے اور مرد عورت ہوکر بلکہ مراد یہ ہے کہ اُسکی اچھی طرح خاطر کرے ۱۲ منہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

(قیامت کے دن) تیرا پروردگار جس سے تو راضی ہوگا۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے) مین مروی ہے کہ آپ کی رضامندی سے یہ بھی ہے کہ آپ کے اہل بیت مین سے کوئی دوزخ مین داخل نہ ہو۔ یعنی آپکا مقصود جب پورا ہوگا اور وعدہ الٰہی جب صادق آویگا جبکہ اہل بیت جہنم سے بچین اور پوری شرح اس معنی کی گذر چکی۔ اسکو امام ابن جریر طبری نے روایت کیا ہے اور حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہؐ حضرت فاطمہؓ کے پاس تشریف لائے اس حال مین کہ وہ ناج پیس رہی تھین چکی سے اور ایک کمل اونٹ کے بالون سے بنا ہوا اوڑھے تھین (ایسے فقر کے حال مین) جب آپ نے انکو دیکھا تو آپ روئے اور فرمایا اے فاطمہ دنیا کی تلخی کو گھونٹ گھونٹ کرکے پی ہمیشہ کی نعمت[1] کے واسطے پس یہ آیت نازل ہوئی (ولا یاتی ف تعدد النزول کما فی الاتقان) اسکو ابوبکر بن لال وعسکری اور ابن مردویہ اور ابن النجار نے روایت کیا ہے

(۲۱) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فَاطِمَةَ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَحَرَّمَ اللّٰهُ ذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ اَخْرَجَهُ الْبَزَّارُ وَاَبُوْ يَعْلٰى وَالْعُقَيْلِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ شَاهِيْنَ فِي السُّنَّةِ وَالْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ

ترجمہ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبولؐ نے بیشک فاطمہ نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی پس اللہ نے اُسکی اولاد کو دوزخ پر حرام کردیا (اسکو محدثین بزار اور ابو یعلیٰ اور عقیلی اور طبرانی نے اور ابن شاہین نے سنت مین اور حاکم نے مستدرک مین روایت کیا ہے)

(۲۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ اِنَّ اللّٰهَ غَيْرُ مُعَذِّبِكِ وَلَا وَلَدِكِ (اَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ)

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول مقبولؐ نے فاطمہؓ سے بیشک اللہ عذاب دیگا (بقیہ التتمۃ ۱۲)

---

[1] شود وام شراب الم درکشند + وگر تلخ بینند دم درکشند ۱۲ منہ سے مرمعناہ ولاکن ان یقال بحفاظتہ اولادہا بشاہدۃ المعاصی منہم ۱۲ منہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

تجھکو اور نہ تیرے دونون بیٹون کو (اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے)۔

(۲۳) عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ شَيْءٍ اَسَاسٌ وَاَسَاسُ الْاِسْلَامِ حُبُّ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُبُّ اَهْلِ بَيْتِهٖ (اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَارِيْخِهٖ)۔

ترجمہ۔ حضرت حسن بن علیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبولؐ نے ہر شئے کی ایک بنیاد ہے اور بنیاد اسلام کی محبت اصحاب رسول مقبولؐ اور محبت آپ کے اہل بیت کی ہے (اس کو بخاری نے تاریخ مین روایت کیا ہے وجہ یہ ہے کہ دین اُن ہی حضرات سے ہمکو پہونچا ہے وہ ہمارے محسن ہین پس اُنکی محبت مین خلل ہونا بنیاد کا ضعیف کرنا اور ناشکری ہے پھر بنیاد ضعیف یعنی اور اعمال کیسے درست ہو سکتے ہین نیز یہ کہ اُن کو حضورؐ سے خاص تعلق ہے اُنکی محبت گویا بعینہ آپ کی محبت ہے اور ظاہر ہے کہ آپ کی محبت بنیاد ایمان ہے پس بنیاد اُسیقدر کمزور ہوگی کہ جس درجہ کی محبت کم ہوگی خوب سمجھ لو)۔

(۲۴) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ[1] اَهْلَ بَيْتِيْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهٗ)۔

ترجمہ۔ حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے لوگو مین چھوڑتا ہون تم مین وہ چیز کہ اگر تم اُسکو پکڑ لوگے تو ہرگز نہ بھٹکوگے اور وہ خدا کی کتاب اور میرے اہل بیت ہین (اسکو ترمذی نے بسند حسن روایت کیا ہے ظاہر ہے کہ دین کا قیام ان ہی دو چیزون پر ہے قرآن تو ظاہر ہے کہ رہنما ہے اور اہل بیت اسوجہ سے کہ اُن کو بوجہ ہمسائگی و قرب

(بدل الکل من عترتی ۱۲)

[1] عن ابن الاعرابی حکاہ عنہ تغلب العترۃ ولد الرجل و ذریتہ من صلبہ و لذلک سمیت ذریۃ محمد من علی و فاطمۃ عترۃ محمد کذا فی مجمع البحرین و فی اہل بیت النبی او آل لکن الظاہر ہم المذکورون فی قول ابن الاعرابی و یحتمل العموم ایضًا و قس علی ہذا قول رسول اللہ اللہم اجعل رزق آل محمد قوتًا و قولہ فی الحدیث آل محمد کل تقی محمول علی المجاز کما لا یخفی و ستقف علی بنا المراد فی آیۃ التطہیر ۱۲ منہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نبوی کی کثرت سے مسائل معلوم ہوئے خصوصاً ازواج مطہراتؓ سے خاص خاص قسم کے مسائل حاصل ہوئے اور پھر اُنسے بکثرت اور لوگوں کو معلوم ہوے پس اہل بیت مثل قرآن مجید کے رہنما ہیں)

(۲۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَنْ اَشْفَعُ لَہٗ مِنْ (بفتح الفاء) اُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَھْلُ بَیْتِیْ (اَخْرَجَہُ الطَّبَرَانِیُّ)۔

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے وہ لوگ جنکی مین شفاعت کرونگا اپنی امت مین سے قیامت کے دن وہ میرے اہل بیت ہون گے (طبرانیؒ[۱] نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور اس حدیث مین یہ الفاظ اور بھی ہین ثم الاقرب فالاقرب من قریش ثم الانصار ثم من آمن بی واتبعنی من الیمن ثم من سائر العرب ثم الاعاجم ومن اشفع لہ اولا افضل)۔

(۲۶) عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْجُحْفَۃِ فَقَالَ اَلَسْتُ اَوْلٰی بِکُمْ مِنْ اَنْفُسِکُمْ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَاِنِّیْ سَائِلُکُمْ عَنِ اثْنَیْنِ عَنِ الْقُرْاٰنِ وَعَنْ عِتْرَتِیْ (اَخْرَجَہُ الطَّبَرَانِیُّ)۔

ترجمہ مطلب بن عبداللہ بن حنطب سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ اُنھون نے کہا خطبہ سُنایا ہمکو حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جحفہ مین (یہ ایک مقام ہے مکہ و مدینہ کے درمیان) پس فرمایا کیا مین تمپر تمھاری جانون سے زیادہ حقدار نہین ہون (یعنی کیا تمپر میرا حق زیادہ نہین ہے اُس حق سے جو تمھاری جانون کا تمپر ہے) صحابہؓ نے عرض کیا کیون نہین یا رسول اللہؐ پھر فرمایا آپ نے بیشک مین تمسے پوچھونگا (قیامت مین بابت تمھارے برتاؤ کے قرآن اور اپنی اولاد کے یعنی تم نے ان دونون سے کیسا برتاؤ کیا) دو چیزون سے اور وہ قرآن اور میری اولاد ہے (طبرانی)۔

[۱] اور طبرانی کی ایک اور صحیح حدیث مین یہ اولیت اہل مدینہ اور اہل مکہ اور اہل طائف کے لیے وارد ہوئی ہے سو اگر حدیث مذکور فی الکتاب صحیح یا حسن ثابت ہووے تو تطبیق یون ہو سکتی ہے کہ اولیت اہل بیت سے ابتداء حقیقی مراد ہو اور دوسری حدیث مین ابتداء اضافی مراد ہو اور اگر وہ حدیث حسن نہ ہو جیسا کہ جامع صغیر مین اسکی تضعیف کی ہے تو صحیح حدیث معمول بہ اور دوسری متروک ہوگی ۱۲ منہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۲۷) اَخْرَجَ الدَّیْلَمِیُّ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَوَّلُ مَنْ یَّرِدُ عَلَی الْحَوْضِ اَھْلُ بَیْتِیْ ۔

ترجمہ دیلمی نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوّل حوض کوثر بالفتح ۱۲ پر میرے پاس میرے اہل بیت آوینگے ۔

(۲۸) اَخْرَجَ الدَّیْلَمِیُّ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَثْبَتُکُمْ عَلَی الصِّرَاطِ اَشَدُّکُمْ حُبًّا لِاَھْلِ بَیْتِیْ وَاَصْحَابِیْ ۔

ترجمہ ۔ دیلمی نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم میں زیادہ ثابت قدم رہنے والا پل صراط پر وہ شخص ہوگا جو میرے اہل بیت اور میرے صحابہؓ سے بہت زیادہ محبت رکھتا ہوگا ۔

(۲۹) اَخْرَجَ الدَّیْلَمِیُّ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَۃٌ اَنَا لَھُمْ شَفِیْعٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَلْمُکْرِمُ لِذُرِّیَّتِیْ وَالْقَاضِیْ لَھُمْ حَوَائِجَھُمْ (جمع حاجۃ ۱۲ ص) وَالسَّاعِیْ لَھُمْ فِیْ اُمُوْرِھِمْ عِنْدَ مَا اضْطُرُّوْا اِلَیْہِ وَالْمُحِبُّ لَھُمْ بِقَلْبِہٖ وَلِسَانِہٖ ۔[1]

ترجمہ دیلمی نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار شخص ہیں کہ میں (خاص طور پر) قیامت کے دن انکی سفارش کرونگا اوّل وہ شخص جو میری اولاد کی تعظیم کرنے والا ہو دوسرا وہ جو انکی حاجتیں پوری کرتا ہو تیسرا وہ جو انکے کاموں میں کوشش کرتا ہو جس وقت کہ وہ لوگ اس شخص کی طرف مضطر ہوں چوتھا وہ کہ انسے محبت رکھنے والا ہو اپنے دل اور اپنی زبان سے ف یہ چاروں شخص حضور سرورِ عالمؐ کی اولاد سے حسن برتاؤ کرنے والے ہیں جو اس نعمتِ عظمیٰ شفاعت خاصّہ سے مشرف ہوں گے پس عاشقانِ رسول اور محبانِ اولاد بتولؑ کو لازم ہے کہ حضرات اہل بیت کرام سے جان و مال سے دریغ نہ کریں گو عام طور پر سب کے ساتھ شریعت نے احسان و سلوک کی ترغیب دلائی ہے اور اسپر

[1] وعزاہ السیوطی الی ابن عدی ایضا ثم ضعفہ والضعاف تقبل فی الفضائل ۱۲ منہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بے حد ثواب کا وعدہ ہے مگر اہل بیت اطہار بوجہ قرابت نبوی اس امر کے زیادہ مستحق ہین اور
اُنکی جو کچھ خدمت کیجاوے بڑی تعظیم سے کرنا چاہیے اور اپنے کو یون سمجھے کہ مین انکی خدمت کے
لائق نہین اسلیے کہ وہ واسطہ جو اُن کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل ہے اُس اعتبار
سے تو اُنکی خدمت ممکن ہی نہین جسکے لیے تمام مخلوق پیدا ہوئی اگر تمام دنیا اور اہل دنیا اُس
ذات مقدسہ اور اُسکی اولاد طاہرہ پر نثار ہو جائین تو کچھ بعید نہین جسکی خاطر اور دلداری
خدا ے تعالیٰ فرماوے بندہ کی کیا مجال ہے کہ اُس مقدس ذات کی خاطر و دلداری کا حق ادا
کر سکے خوب غور سے سمجھ لو۔

(۳۰) اَخْرَجَ الدَّیْلَمِیُّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰہِ عَلٰی مَنْ اٰذَانِیْ فِیْ عِتْرَتِیْ۔

ترجمہ دیلمی نے حضرت ابی سعیدؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول مقبولؐ نے سخت ہوا
غضب اللہ کا اُسپر جو مجھے رنج دے میری اولاد اور اہل بیت کے بارے مین۔ یعنی میری اولاد
و اہل بیت کو رنج دے اور پھر اسوجہ سے مجھے رنج ہو ہی گا تو ایسے شخص پر خدا کا سخت
عذاب اور غصہ نازل ہوگا اور ترجمہ یون بھی ہوسکتا ہے کہ یہ جملہ بد دعا کے لیے ہو پس معنی یہ
ہون کہ سخت ہووے خدا کا غصہ اُسپر جو مجھے میری اولاد اور اہل بیت کے بارہ مین رنج
پہونچاوے۔ بہرحال معاملہ سخت اور عذاب دردناک ہے موذیان اہل بیت نبویؐ کے لیے
خواہ کلام مذکور جملۂ خبریہ ہو یا جملۂ دعائیہ ہو۔

(۳۱) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَھْلُ بَیْتِیْ وَالْاَنْصَارُ
کَرِشِیْ وَعَیْبَتِیْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِھِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِیْئِھِمْ (اَخْرَجَہُ الدَّیْلَمِیُّ)

ترجمہ دیلمی نے حضرت ابوسعیدؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
میرے اہل بیت اور انصار (انصار وہ لوگ ہین جنھون نے مدینہ مین جناب رسول مقبولؐ کا ساتھ
دیا اور ہر طرح مدد کی اور نیز مسلمانون کی بھی دلداری اور مدد کی) خالص دوست و محل اعتبار

Presented by: Rana Jabir Abbas

وموضع راز ہین پس قبول کرو (نیک کام) اُنمین سے اُن لوگون کا جو نیک بخت ہین اور درگذر کرو اور معاف کرو بُرے کام کو اُن لوگون کے جو اُنمین سے بدکار ہین اور گنہگار ہین
ف اِسکے متعلق مفصّل مضمون پہلے بیان ہو چکا ہے یہان سے بڑی عزّت اور ہدایت برائے دلداری حضرات اہل بیت وانصار ثابت ہوئی کہ اگرچہ وہ بدکار اور گنہگار ہون لیکن تم لوگ بوجہ میری قرابت کے اُنسے حُسن سلوک سے پیش آؤ یہ غرض نہین کہ احکام شرعیہ مین بھی اُنسے درگذر کرو اور دار و گیر نہ کرو بلکہ احکام شرعیہ مین گرفت کرنا تو عین شفقت ہے اسمین کوتاہی تو اُنکے حق مین مضر اور ممنوع ہے اور باقی تفصیل اسکی پہلے بیان ہو چکی ہے

(۳۲) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَنَعَ إِلَى أَحَدٍ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي يَدًا كَافَيْتُهُ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (أَخْرَجَهُ ابْنُ عَسَاكِرَ)

ترجمہ ابن عساکر نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص نیکی کرے کسی شخص کے ساتھ میرے اہل بیت مین سے تو مین اُس نیکی کرنے والے کو بدلہ دونگا قیامت کے دن۔ سبحان اللہ حضور جس شخص کے احسان وسلوک کا بدلہ دینگے تو کیا کچھ دینگے اور وہ شخص کیسا خوش نصیب ہوگا۔

(۳۳) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَنَعَ صَنِيعَةً إِلَى أَحَدٍ مِّنْ خَلَفِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِي الدُّنْيَا فَعَلَيَّ مُكَافَاتُهُ إِذَا لَقِيَنِي (أَخْرَجَهُ الْخَطِيبُ)

ترجمہ حضرت عثمان ذی النورین بن عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خطیب نے روایت کی کہ فرمایا جناب رسول مقبولؐ نے جو شخص نیکی کرے کوئی نیکی طرف کسی کے اولاد عبدالمطلب سے دنیا مین تو مجھپر اُسکا بدلہ ہے جب وہ مجھسے ملیگا (یعنی قیامت کو مین بدلہ پورا کرونگا)۔

ف ضعفہ السیوطی ۱۲ منہ ۵۲ فرزند وہو بالتحریک حسن وبالسکون سیئ یقال ہو خلف سوء بالتسکین من ابیہ وخلف صدق بالتحریک ۱۲ صراح وسیاق حکم بذین عنقریب ۱۲ منہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabirabbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۳۴) عن جمیع بن عمیر قال دخلت مع عمتی علی عائشۃ فسألت ای الناس کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت فاطمۃ فقیل من الرجال قالت زوجہا (ترمذی)۔

ترجمہ جمیع بن عمیر سے روایت ہے کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے پوچھا کہ لوگوں میں کون زیادہ محبوب تھا حضور سرور عالمؐ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ فاطمہؓ پھر کہا گیا کہ مردوں میں سے کون زیادہ محبوب تھا حضورؐ کو فرمایا کہ اُنکے (یعنی فاطمہؓ کے) خاوند (اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے)۔

(۳۵) عن عبد اللہ بن جعفر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یا بنی ہاشم انی قد سألت اللہ لکم ان یجعلکم نجداء رحماء و سألتہ ان یہدی ضالکم ویؤمن خائفکم ویشبع جائعکم والذی نفسی بیدہ لا یؤمن احد حتی یحبکم بحبی أترجون ان تدخلوا الجنۃ بشفاعتی ولا یرجوہا بنو عبد المطلب (اخرجہ الطبرانی)۔

ترجمہ طبرانی نے عبد اللہ بن جعفر سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں میں نے سنا رسول مقبولؐ سے کہ آپ فرماتے تھے اے بنی ہاشم بیشک میں نے اللہ سے تمھارے لیے طلب کیا ہے کہ وہ تمکو بنا دے دلیر اور رحم کرنے والا اور اللہ سے تمھارے لیے مانگا ہے کہ تم میں سے جو بھٹکا ہوا ہو اُسے اللہ ہدایت فرماوے اور جو خوف کرتا ہو اُسے امن اور چین دیوے اور جو بھوکا ہو اُسے سیر کرے قسم اُس ذات کی کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے نہ مومن ہوگا کوئی اُن میں کا (یعنی جو لوگ تمھارے سوا ہیں) یہاں تک کہ تمسے محبت رکھے بوجہ میرے (تعلق) محبت کے یعنی آدمی مسلمان کامل نہیں ہوسکتا اور اُسکا ایمان ادھورا اور خراب رہتا ہے جب تک حضرات اہل بیت سے محبت نہ رکھے) کیا امید رکھتے ہو تم (اے لوگو اہل بیت کے سوا اور لوگوں سے خطاب ہے) کہ تم جنت میں داخل ہوجاؤ گے میری سفارش سے اور نہ امید رکھیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شفاعت کی اولاد عبدالمطلب (یعنی یہ کیسطرح ممکن ہے کہ تم امید شفاعت رکھو اور بنی عبدالمطلب امید نہ رکھیں بلکہ وہ تو بطریق اولی اس امر کے مستحق ہیں غرض یہاں پر اُنکا حق ظاہر کرنا اور اُنکے غیر پر ترجیح بیان کرنا مقصود ہے)۔

(۳۶) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَعْرِفْ حَقَّ عِتْرَتِيْ وَالْاَنْصَارِ فَهُوَ لِاَحَدِ ثَلَاثٍ اِمَّا مُنَافِقٌ اَوْ لِزَنْيَةٍ[لہ] وَ اِمَّا لِغَيْرِ طُهُوْرٍ يَعْنِيْ حَمَلَتْهُ اُمُّهُ عَلٰى غَيْرِ طُهْرٍ (اَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَ ابْنُ عَدِيٍّ)۔

ہو فی الاصل المرۃ من الزنا ۱۲ — بالفتح پاکی کی ضد ہی ۱۲ — یعنی حالت ناپاکی از حیض و جز آن ۱۲ م

ترجمہ بیہقی اور ابن عدی نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص نہ پہچانے حق میرے اہل بیت اور انصار کا سو وہ تین باتوں میں سے کسی ایک بات کی وجہ سے ایسا کرتا ہے اور وہ باتیں یہ ہیں یا تو وہ منافق ہے (ظاہر میں مسلمان اور باطن میں کافر) یا زنا کی پیدایش ہے (یعنی حرامی ہے بطریق اشارہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زنا کو بچے کے اخلاق خراب کر دینے میں اور معاصی کے ارتکاب میں دخل ہے ہاں اگر ایسا شخص علم و عمل سے اپنی اصلاح کرے تو بہت کچھ اصلاح ممکن ہے لیکن بدگوئی اور طعنہ زنی کسی کو نہ کرنا چاہیے) اور یا حیض کی حالت میں اُسکی ماں کو حمل رہا ہے یعنی وہ حیض کی پیدایش ہے (حیض میں صحبت کرنا حرام ہے پس ایسی پیدایش میں اخلاق کامل نہیں ہوتے)۔

(۳۷) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُبْغِضُنَا اَهْلَ الْبَيْتِ رَجُلٌ اِلَّا اَدْخَلَهُ النَّارَ (اَخْرَجَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِمُ وَكُلُّ مَا فِيْ صَحِيْحِ ابْنِ حِبَّانَ صَحِيْحٌ كَمَا قَالَهُ السُّيُوْطِيُّ)

من الافعال ۱۲

ترجمہ ابن حبان اور حاکم نے حضرت ابو سعید سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم اُس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی شخص ہم سے یعنی ہم گھر والوں سے (مراد اہل بیت ہیں) بغض نہ رکھے گا مگر یہ بات ہے کہ اللہ تعالی اُسکو جہنم میں داخل کریگا

لہ یقال للولد من الزنا ہو لزنیۃ وقیل الفتح فی الزنیۃ والرشدۃ افصح دولد الرشدۃ اذا کان من نکاح صحیح ۱۲ مجمع البحرین

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یعنی جو اہل بیت سے بغض رکھے گا جہنم میں داخل ہوگا یہاں سے اہل بیت کا محبوب رکھنا اور اُنسے بغض نہ رکھنا ضروری ثابت ہوا اور اِسکے خلاف کرنے والے کو اسقدر سخت عذاب کے استحقاق کی خبر معلوم ہوئی۔

(۳۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُغْضُ بَنِيْ هَاشِمٍ وَالْاَنْصَارِ كُفْرٌ وَّبُغْضُ الْعَرَبِ نِفَاقٌ (اَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ)۔

ترجمہ طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بنی ہاشم اور انصار کا بغض کفر ہے (یعنی قریب کفر کے ہے[1] اور اتنا بڑا گناہ کبیرہ ہے کہ کفر کے قریب ہے نیز عام اولیاء اللہ کی گستاخی اور عداوت سے بھی ایمان نکل جانے اور کافر ہونے کا سخت اندیشہ ہے جو خدا کے ولی سے عداوت رکھے اللہ میاں اُس سے لڑائی کا اعلان دیتے ہیں جیسا کہ صحیح حدیث قدسی میں ہے) اور بغض عرب کا (عموماً) نفاق ہے (یعنی مسلمان اہل عرب کا بغض عموماً نفاق ہے اور اسکا بھی بڑا گناہ ہے کہ نفاق کے قریب پہنچ گیا مگر پہلے سے کم ہے)

(۳۹) عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ (اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)۔

ترجمہ مسلم اور ترمذی و نسائی نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور سرورِ عالم نے فرمایا میں تمکو اللہ یاد دلاتا ہوں اپنے اہل بیت کے بارہ میں (یعنی خدا کا خوف کرو اور میرے اہل بیت سے بدسلوکی نہ کرو تاکہ اللہ عذاب سے محفوظ رکھے ورنہ بدسلوکی سے دارین میں تباہ ہوجاؤ گے)

(۴۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا

[1] لا یخفی وجہ تاویلہ علی اہل العلم والحدیث القدسی الصحیح لفظہ من عادلی لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب ۱۲ منہ عفی عنہ

[2] قال فی الجلالین استثنا منقطع ای لکن اسئلکم ان تودوا قرابتی التی ہی قرابتکم ایضا فان لہ فی کل بطن من قریش قرابۃ وقال فی الکمالین ای لکن اسئلکم ان تودوا قرابتی التی ہی قرابتکم ایضا ولا تؤذوہم والقرابۃ ہہنا اسم جمع لقریب کالصحابۃ او مصدر وعلی ہذا فلا بد من تقدیر المضاف ای اہل قرابتی او ذوی قرابتی والظرف حال متعلقۃ بالمحذوف کتقدیرہ او المودۃ ثابتۃ فی القربی مکنۃ فیہا ای فی اہل القربی جعلوا مکانا للمودۃ ومقرا لہا انتہی فلا یرد ان مودۃ القربی عوض التبلیغ فافہم ۱۲ منہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ قَرَابَتُكَ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ قَالَ عَلِيٌّ وَّفَاطِمَةُ وَوَلَدُهَا (رَوَاهُ ابْنُ الْمُنْذِرِ وَابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ فِيْ تَفَاسِيْرِهِمْ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ)۔

ترجمہ ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے اپنی تفسیروں میں اور طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى یعنی کہدیجیے اے رسولؐ اللہ میں تمسے اجرت نہیں مانگتا احکام خداوندی پہونچانے کی مگر دوستی اہل قرابت کی چاہتا ہوں یعنی میرے اہل قرابت سے محبت رکھو جس سے مجھے تکلیف اور رنج نہ ہو اور دینی خدمت تو میں اللہ کے واسطے کرتا ہوں کچھ مزدوری اُسپر نہیں چاہتا اور دوستی اہل قرابت کی مزدوری میں داخل نہیں بلکہ یہ خود ایک حکم مستقل ہے احکام خداوندی میں سے اور وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ عقلاء کے نزدیک مسلّم ہے کہ اپنے محسن کے احسان کا لحاظ چاہیے اور احسان کا بدلہ پورا کرنا چاہیے موافق طاقت کے پس ضرر اور رنج سے محسن کو خواہ وہ معلّم ہو یا مرشد یا اور کسی طرح کا سلوک کرنے والا ہو بچانا ضرور ہے حد شرعی کے اندر پھر چونکہ جناب رسول مقبولؐ اعلیٰ درجے کے خیرخواہ اور محسن ہیں لہذا آپکو ہر طرح سے منظور نظر اور خوش رکھنا اور رنج سے بچانا واجب ہے پس اس آیت کے نازل ہونے پیچھے لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ آپ کے وہ رشتہ دار کون ہیں جنکی محبت ہمپر لازم ہوئی ہے حضورؐ نے جواب میں فرمایا وہ رشتہ دار علی اور فاطمہ اور فاطمہ کی اولاد (یعنی حضرات حسنینؑ جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے جو شان نزول آیت تطہیر میں وارد ہے)۔

(۱۴) اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا اَرَادَ اَنْ يُّزَوِّجَ عَلِيًّا فَاطِمَةَ اَمَرَ مَلَكًا اَنْ يَّهُزَّ شَجَرَةَ طُوْبٰى فَهَزَّهَا فَنَثَرَتْ رِقَاقًا فَانْشَأَ اللّٰهُ مَلٰٓئِكَةً فَالْتَقَطُوْهَا فَاِذَا كَانَتِ الْقِيٰمَةُ ثَارَتْ مَلٰٓئِكَةٌ فِي الْخَلْقِ فَلَا يَرَوْنَ مُحِبًّا لَّنَا اَهْلَ الْبَيْتِ مَحْضًا اِلَّا دَفَعُوْا اِلَيْهِ مِنْهَا كِتَابًا بَرَآءَةً لَّهٗ مِنَ النَّارِ (رَوَاهُ الْخَطِيْبُ عَنْ بِلَالٍ

بضم الطاء وفتح الباء وفی آخرہ الف مقصورۃ — جمع ملک بفتح صاد وتشدید کاف معرب چک

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مَرْفُوْعًا وَقَالَ رِجَالُهٗ كُلُّهُمْ مَجْهُوْلُوْنَ كَذَا قَالَ السَّيُوْطِيُّ قُلْتُ لَا يَضُرُّنَا فَاِنَّ الضِّعَافَ تُعْتَبَرُ فِيْ فَضَائِلِ الْاَعْمَالِ فَضْلًا عَنْ فَضَائِلِ الرِّجَالِ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ لَيْسَ مَقْطُوْعًا بِضُعْفِهٖ بَلْ يَحْتَمِلُهٗ وَيَحْتَمِلُ غَيْرَهٗ فَاعْتِبَارُهٗ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ اَوْلٰى تَدَبَّرْ)۔

ترجمہ جب حق تعالیٰ نے قصد فرمایا نکاح کرنے حضرت علیؓ کا حضرت فاطمہؓ سے تو حکم فرمایا ایک فرشتہ کو کہ وہ درخت طوبیٰ (طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے) کو ہلاوے پس اُس فرشتے نے اُس درخت کو حرکت دی سو گرائیں اُس درخت نے چکیں (یعنی تاجے اور سندیں) اور پیدا کیا اللہ نے ملائکہ کو تو انھوں نے اُن چکوں کو چن لیا اور اُٹھا لیا پس جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ فرشتے مخلوق میں پھرینگے تو نہ دیکھینگے وہ کسی ہم اہل بیت کے دوست خالص کو لیکن اُن چکوں اور سندوں میں سے ایک سند اُسکو دینگے جو جہنم سے براءۃ اور نجات کا ذریعہ ہوگی (اسکو خطیب نے روایت کیا ہے)۔

(۳۴) مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْاَوْفٰى اِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ)

مصدر رکلت الطعام کیلا او کیلا ۱۲ منہ

ترجمہ فرمایا رسول مقبولؐ نے جسے یہ بات اچھی معلوم ہو کہ پورے پیمانہ سے ناپے (یعنی عمدہ اور پورا بدلہ درود شریف کا قیامت میں لیوے) جبکہ ہم اہل بیت پر درود بھیجے تو اُسے چاہیے کہ یہ درود پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ یعنی اے اللہ درود بھیج محمدؐ پر جو نبی ہیں اور اُنکی بیبیوں پر جو مسلمانوں کی (روحی) مائیں ہیں اور اُنکی اولاد پر اور اُنکے گھر والوں پر جیسا کہ تونے درود بھیجا ابراہیم پر بیشک تو تعریف کیا گیا اور بزرگ ہے (اسکو ابوداؤد اور عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔ سبحان اللہ کیا شانِ مقدس ہے حضرات اہل بیت کی کہ درود جیسی معظم عبادت میں وہ حضرات رسول مقبولؐ کے شریک ہیں جنمیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی شامل ہیں اور درود شریف میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آل محمدؐ سے مراد باعتبار عموم الفاظ کے تمام سادات جو قیامت تک ہونگے داخل ہین اور اِسکے خلاف مراد لینا دعویٰ بلا دلیل ہے اور اسی طرح حدیث اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا مین بھی عموم مراد ہے اور اِس حدیث مین آل سے اُمّت مراد لینا دعویٰ بلا دلیل ہے خوب سمجھ لو)۔

(۴۳) مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً لَمْ یُصَلِّ فِیْھَا عَلٰی اَھْلِ بَیْتِیْ لَمْ تُقْبَلْ مِنْہُ (اَخْرَجَہُ الْبَیْھَقِیُّ وَالدَّارَقُطْنِیُّ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِنِ الْاَنْصَارِیِّ رَفْعًا وَّ وَقْفًا)

ترجمہ فرمایا رسول مقبولؐ نے جو شخص درود بھیجے کوئی درود جسمین میرے اہل بیت کو شامل نہ کرے (فقط محمدؐ پر درود بھیجے) تو وہ درود قبول نہ ہوگا اُس شخص سے (اللہ تعالیٰ کے دربار مین) اور پورا ثواب نہ ملے گا اور ایسا کرنا مکروہ ہوگا اسکو بیہقی اور دارقطنی نے روایت کیا ہے) اور جان لو کہ کوئی درود ایسا نہین کہ مسلمان اُسکو بقاعدۂ عبادت بجا لاوے اور اُسکا ثواب نہ ملے ہان ثواب مین کمی و بیشی ہو سکتی ہے درود شریف کا مقبول ہونا ضروری ہے پس اگر اچھی طرح بشرائط شرعیہ درود بھیجے تو ثواب کامل ہوگا ورنہ ناقص باجی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جب تو خدا سے دعا مانگے تو اُسمین درود نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شامل کر لے اِسلیے کہ درود نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مقبول ہے اور اللہ بڑا کریم ہے تو یہ نہین ہو سکتا کہ وہ بعض دعا (جو کسی مقصود کے لیے کی گئی ہے) رد کردے اور بعض (درود) قبول کرلے اور پھر اسی کے مثل حضرت سیدنا شیخ ابو طالب مکّی اور مولٰنا محبوبنا امام محمد غزالی رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے حضرت زین الدین عراقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ قول حدیث مرفوع مجھے ثابت نہین ہوا بلکہ موقوف ہے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ پر مین کہتا ہون کہ یہ قول مرفوع کے حکم مین ہے اسلیے کہ یہ حکم رائے سے ثابت نہین ہو سکتا پس ہر درود کا مقبول ہونا لازم ہو جیساکہ اوپر حضرت ابو درداء اور حضرت ابن عباس اور حضرت ابو طالب مکّی اور حضرت حجۃ الاسلام امام غزالی رضی اللہ عنہم کے قول سے ثابت ہوا اور کوئی شبہہ نہ کرے اُس حدیث سے جو اصبہانی نے روایت کی ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ جو مجھپر ایک بار درود بھیجے اور وہ قبول ہو جاوے تو اُسکے اسّی برس کے گناہ
بخشدیئے جاوینگے اسطور کہ اُسمین قبولیت کی قید ہے تو معلوم ہوا کہ بعضا درود قبول
نہین بھی ہوتا ہے یہ اسلیے کہ تمام احادیث مین مطابقت کرنی حتی المقدور ضرور ہے
پس مراد اس سے وہی ہے جو پہلے مذکور ہوا یعنی جسکو پورا ثواب اور پوری قبولیت
ایک دفعہ درود پڑھنے کی میسر ہو تو اُسی سال کے گناہ معاف ہو جائینگے اور جسکو
مقدار معین سے کم ثواب ہو کسی نقصان کی وجہ سے اُسکو یہ فضیلت میسر نہ ہوگی گو کسیقدر
ثواب ہوگا اور اہل علم پر یہ محاورات شرعیہ مخفی نہین ہین اس مقام کو خواص و عوام بغور
ملاحظہ فرمائین کہ محض فضل الٰہی سے قلب پر وارد ہوا ہے اور اسکی نفاست اہل علم بنظر
انصاف معلوم کر لینگے۔ اور بعض اکابر علمانے جو احادیث مذکورہ مین یہ تاویل کی ہے
کہ قبولیت سے مراد یہ ہے کہ رحمت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہو جاتی ہے اور
جو چیز سائل نے درود مین طلب کی تھی وہ بھیجے ہے رہی یہ بات کہ سائل کو ثواب ملے یہ ضرور
نہین کبھی ملتا ہے جبکہ شرائط معتبرہ بجالائے جاوین اور اگر شرائط نہ ادا ہون تو ثواب
نہین ملتا یعنی رد درود کے ہین سو یہ تاویل نہایت بعید ہے اور اس سے لازم آتا ہے
کہ جب قبولیت کو ایسا ضروری قرار دیا جاوے تو کافر کے درود کا مقبول ہونا بھی لازم ہے
اور اسکا کوئی قائل نہین اسلیے کہ کافر کسی مُردہ کو (خواہ اُسکی موت محض ظاہری ہو جیسے
کہ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کہ وہ حضرات فی الحقیقت اعلیٰ حیات کے ساتھ بعد ظاہری
موت کے موصوف ہین یا دوسرے قسم کے مردہ ہون) اپنی دعا سے نفع نہین پہونچا سکتا۔
پس تاویل وہی قوی اور صحیح ہے جو بندہ نے محض موہبت الٰہیہ سے بیان کی نیز قبولیت کے معنی مذکور جو اُن علمانے
بیان کیے ہین علاوہ وجہ مذکور کے دوسری وجہ سے بھی بعید ہین اسلیے کہ شئے کا وجود مع اپنے لوازمات کے ہوا کرتا ہے
اور قبولیت دعا کے لوازم سے ثواب ورضای الٰہی ہے پس قبولیت کا ثواب سے خالی ہونا غیر معقول ہے اور کافر و دیکھے
جو مقاصد دُنیوی بر آتے ہین وہ اِس اعتبار سے نہین کہ خدائے تعالیٰ اُنکی دعا قبول کرتا ہے بلکہ اس حیثیت سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہ تقدیر الٰہی مین وہ چیز اُن کو ملنے والی ہوتی ہے اُن کا طلب کرنا اُس تقدیر کے موافق ہوجاتا ہے پس مقصود حاصل ہوجاتا ہے اور کافر بوجہ نافرمانی خالق کے اس امر کے اہل نہین کہ اُن کو باعتبار قبولیت کوئی چیز دیجاوے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ (اور نہین ہے دعا کافرون کی مگر گمراہی مین یعنی اُسکا کچھ اثر نہین) اور تقریر اس تقریر سے عمدہ ہے جو بعض علما نے بیان کی ہے کہ کُفّار کی دعا دنیا کے بارہ مین مقبول اور آخرت کے بارہ مین مردود ہے۔ اور جاننا چاہیے کہ کُفّار کو آخرت مین بطریق مذکور کچھ ثواب وغیرہ نہین مل سکتا اس لیے کہ حق تعالےٰ نے خبر دیدی ہے کہ وہ ضروری اور ابدی طور پر جنت کی نعمتون سے محروم رہین گے بخلاف دنیا کی نعمتون کے کہ اُسکے بارے مین یہ حکم صادر نہین ہوا خوب سمجھ لو حتی المقدور مین نے تقریر سہل کی ہے لیکن چونکہ باوجود اس لحاظ کے بھی اس مضمون کے سمجھنے مین علوم کی حاجت ہے اس لیے پورے طور پر اہل علم اس سے منتفع ہون گے اور بقدر ضرورت غور سے دیکھنے کے بعد عوام بھی محروم نہ رہین گے۔

اور بعضی معتبر حدیثون مین فقط حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بھی بغیر شمول حضرات اہل بیت درود شریف وارد ہوا ہے سوا ایسے موقعون پر اس احقر کے نزدیک وہی طریق اولے ہے جو اُس موقع پر ثابت ہے اور اگر اہل بیت کو ایسی جگہ بھی شامل کرے تو بھی جائز ہے اور باقی مقامون پر بلا کسی صحیح عذر اور بغیر کسی مجبوری کے اہل بیت کا ذکر نہ کرنا درود شریف مین مکروہ اور کمی ثواب کا سبب ہے اور درود شریف کے الفاظ وہ پڑھنے زیادہ بہتر ہین جو حدیثون مین وارد ہوے ہین۔

(۴۴) لَا تُصَلُّوْا عَلَيَّ الصَّلٰوةَ الْبَتْرَاءَ قَالُوْا وَمَا الصَّلٰوةُ الْبَتْرَاءُ قَالَ تَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّتُمْسِكُوْنَ بَلْ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ (اَخْرَجَهُ ابْنُ سَعْدٍ فِيْ شَرَفِ الْمُصْطَفٰى)

[حاشیہ: بفتح البا دُم بریدہ ۱۲ — ای ان تقولوا ۱۲ — ہو محدث جلیل ۱۲]

ترجمہ فرمایا رسول مقبول نے مجھپر درود دُم بریدہ اور بے برکت مت پڑھو صحابہ نے عرض کیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

دُم بُریدہ اور بے برکت درود سے کیا مُراد ہے فرمایا یہ کہ تم کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ (اے اللہ درود بھیج محمد پر) اور رُک جاؤ (یعنی فقط بھیج درود بھیجو اور اہل بیت کو شامل نہ کرو ایسا درود دُم بُریدہ اور بے برکت اور ناقص ہے ایسا نہ کرو) بلکہ یون کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ (اے اللہ درود بھیج محمد پر اور آلِ محمد پر) واضح ہو کہ اہل بیت مین اولاد نبوی اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہم داخل ہین اور اس حدیث کو ابن سعد نے شرف المصطفٰے مین روایت کیا ہے (فائدہ جلیلہ) محدثین اور اکابر علما کے کلام مین فقط درود شریف ذات مقدس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پایا جاتا ہے بہت جگہ اہل بیت کا ذکر نہین معقول وجہ یہ ہے کہ اُن حضرات کو کثرت سے تحریر درود اور قراءت درود کا کام پڑتا ہے جسمین طوالت کی وجہ سے طبیعت پریشان ہونے اور دینی کاروبار بیکار رہ جانے کا اندیشہ ہے اور عبادت خوشی اور دلچسپی سے اچھی ہوتی ہے اور شریعت مین نفاست دیکھی جاتی ہے محض کثرت تعداد معتبر نہین ہے مگر یہ حکم ہر جگہ نہین ہے بعض بعض جگہ ہے لیکن تفصیل کا یہ موقع نہین ہے۔ اور اسوجہ سے وہ کراہیت جسکا بیان ہوا جاتی رہتی ہے خوب سمجھ لو اور ایک جواب بغیر دلیل قوی بعض علما نے یہ بیان کیا ہے کہ بعض اہل حکومت مخالفین اہل بیت کے خوف سے اکابر علماے اسلام نے تحریر لفظ اہل بیت درود مین چھوڑ دی تھی سو اسکا ضعف ظاہر ہے اسلیے کہ بلا عذر قوی اور بغیر نقل معتبر اکابر علما کی نسبت یہ ثابت کرنا حسن ظن کے خلاف ہے نیز یہ جواب ایک خاص صورت مین ہے ہم بعض اکابر علما کو دیکھتے ہین کہ وہ ایسے موقع پر جہان اس عذر کا احتمال بھی نہین اختصار کرتے ہین پس وہان تو یہ جواب بالکل ہی باطل ہوگا خوب سمجھ لو۔

(۴۵) عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللہِ مَنْ قَرَابَتُکَ ھٰؤُلَاۗءِ الَّذِیْنَ وَجَبَتْ عَلَیْنَا مَوَدَّتُھُمْ قَالَ عَلِیٌّ وَ فَاطِمَۃُ وَ ابْنَاھُمَا (رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ وَ اَحْمَدُ وَ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَ الْحَاکِمُ وَ الْوَاحِدِیُّ

Presented by: Rana Jabir Abbas

ترجمہ سعید بن جبیرؓ نے عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی قُل لَّا اَسْـَٔلُکُمْ الخ تو صحابہؓ نے عرض کیا آپکے اہل قرابت جنکی دوستی ہمپر واجب ہے کون ہین فرمایا علیؓ اور فاطمہؓ اور دونون کے دونون بیٹے (امام حسنینؓ) اسکو طبرانی اور احمد اور ابن ابی حاتم اور حاکم اور واحدی نے روایت کیا ہے اور اسکا تفصیل بیان پہلے گذر چکا ہے تاکیداً مختلف روایات سے یہ حدیث یہان نقل کی گئی)۔

(٤٦) اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَ تَمْرَۃً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَۃِ مِنْ فَمِ الْحَسَنِ اَوِ الْحُسَیْنِ وَقَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ لَا یَاْکُلُوْنَ الصَّدَقَۃَ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) وَفِیْ لَفْظِ مُسْلِمٍ اِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَۃُ۔

ترجمہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نکالا ایک چھوہارا صدقے کے چھوہارون مین سے حضرت امام حسنؓ یا حضرت امام حسینؓ کے منہ مبارک سے اور فرمایا کیا تجھے معلوم نہین کہ آل محمد صدقہ نہین کھاتے (یعنی اُن کو صدقہ کھانا حرام ہے) اسکو بخاری نے روایت کیا ہے اور مسلم کے لفظ یہ ہین کہ ہمکو صدقہ حلال نہین اور بخاری کی روایت یہ بھی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم اہل بیت کو صدقہ حلال نہین کذا فی فتح القدیر اور حدیث ۵۵ جو اس مضمون کے متعلق ہے اور آگے آوے گی اُسکا ترجمہ یہ ہے کہ فرمایا رسول مقبولؐ نے بے شبہ یہ صدقہ سوائے اسکے نہین کہ میل کچیل لوگون کا ہے اور بے شبہ وہ (صدقہ) حلال نہین محمدؐ کو اور نہ آل محمدؐ کو یہ مسلم کی روایت ہے اور میل کچیل ہونا بھی علت ہے حرمت کی چنانچہ یہ روایت مسلم کی تصریح کرتی ہے اور جن لوگون پر صدقہ حرام ہے وہ لوگ اولاد بنی ہاشم ہین سوائے اولاد ابولہب کے چنانچہ کتب فقہ مین تفصیل مذکور ہے۔ جاننا چاہیے کہ اہل بیت نبوت کو حق تعالی نے ایک بزرگی یہ بھی عطا فرمائی ہے کہ صدقہ جو لوگون کا میل کچیل ہے اُنپر حرام فرمادیا تاکہ وہ پاک صاف رہین اور اس میل کچیل کے خراب اثر سے محفوظ رہین اور اُنکی لطافت وطہارت مین

؎ کیونکہ اسکی وجہ سے طہارت باطنی اور گناہون سے پاکی میسر ہوتی ہے پس یہ مثل وضو کیے ہوئے پانی کے ہے ۱۲ منہ عفی عنہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نقصان نہ آوے اور اہل بیت مین بڑی خصوصیت کے ساتھ حضرت فاطمہؓ کا داخل ہونا ظاہر ہے اور جن حضرات پر صدقہ حرام ہے اُنکے غلام بھی اِس بزرگی مین شریک ہین چنانچہ صحیح حدیث مین وارد ہے یعنی اُنکے غلامون کو بھی صدقہ کھانا حرام اور منع ہے اور جان لو کہ اعمال کی خرابی اور درستی مین کھانے پہننے کو بڑا دخل ہے جس درجہ کا مال حلال انسان استعمال کرے گا اُسی درجہ کی نورانیت پیدا ہوگی دعا قبول ہوگی ایک صحابی نے قبولیت دعا کی آرزو کی تھی تو حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ حلال مال کھایا کرو پس معلوم ہوا کہ حلال مال کے استعمال سے دعا قبول ہوتی ہے یہ روایت احیاء العلوم مین ہے اور مستند ہے اور اُسی مین ہے کہ مشتبہ ایک لقمہ کھانے سے چالیس روز تک اعضا عقل کی نافرمانی کرتے ہین یعنی عقل طاعت کو کہتی ہے اور عمدہ باتون کا حکم کرتی ہے وہ قابو مین نہین آتے اور مشتبہ مال وہ ہے جسکے حلال یا حرام ہونیکا یقین نہ ہوا اور دونون جانب کا احتمال ہو نہ یہ معلوم ہو کہ اسمین کسقدر حلال ہے اور نہ یہ خبر ہو کہ کسقدر حرام ہے اور اگر اکثر مال حلال اور کچھ حرام ہو اسکو بھی مشتبہ کہتے ہین لیکن ایسے مال کے کمانے والے کو اکثر حلال کی صورت مین بھی کھانا حرام ہے اور دوسرے لوگون کو مشتبہ مال کھانا مکروہ ہے اور اسکا بُرا اثر پڑتا ہے لیکن اہل صفا اور نورانی قلب کے حضرات اِس قسم کے اثر کو معلوم کرتے ہین جنکے قلوب پر گناہون کی ظلمت چھا رہی ہے حُبِ دنیا کا غلبہ ہے اُن کو تو اسمین بڑا مزہ آتا ہے واقعی حق نظر نہین آتا اسکو جسکے قلب کی بینائی گناہون کے اندھیرے سے جاتی رہے لہذا مناسب ہے کہ انسان حتی المقدور اعلیٰ درجہ کا حلال مال کھاوے اور اگر بڑا بیت ہمت ہو تو حرام سے تو ضرور ہی پرہیز کرے کہ اِس سے بچنا ہر شخص پر فرض ہے۔

اَب یہ بھی معلوم کرنا ضرور ہے کہ حضرات مذکورین پر صدقہ فرض وواجب مثل زکوٰۃ طعام کفارہ وغیرہ بالاتفاق حرام ہے لیکن بعض علما نے اِسکے خلاف کہا ہے اور دلیل اُنکی ضعیف ہے قابلِ التفات نہین ہان نفل صدقہ مین اختلاف معتدبہ ہے بعض نے جائز کہا ہے لیکن اہل تحقیق اسکے بھی خلاف ہین محققین حنفیہ کے نزدیک (اور یہی قول میرے نزدیک معتمد علیہ اور قابلِ فتویٰ ہے) صدقہ فرض واجب ۔ نفل سب حرام

سلہ افادہ مرشدی ۔ ظلہ العالی ۱۲ منہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وممنوع ہے ہان حضرات مذکورین کی خدمت بطریق ہبہ تواضع اور محبت سے بلحاظ قرابت رسول مقبولؐ اچھی طرح کرنا چاہیے اور خود اُن حضرات کو حرص وطمع دنیاوی سے بچکر محض خدا کے بھروسہ پر زندگی بسر کرنا مناسب ہے بلکہ واجب ہے اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر محبوب ومقبول کے تعلق دارون کو ضائع نہ کریگا اُسکی رحمت دنیاوی تو ایسی عام ہے کہ کافر وودھی محروم نہین پھر مسلمان ذی قرابت نبویؐ کی نسبت کیا گمان ہے شعر دوستان را کجا کنی محروم ٭ تو کہ با دشمنان نظر داری ٭ اور مضمون مذکور کی تفصیل فتح القدیر اور فتاویٰ اشرفیہ مین دیکھنی چاہیے —

تھوڑی سی عبارت فتح القدیر کی نقل کرتا ہون فِي شَرْحِ الْكَنْزِ لَا فَرْقَ بَيْنَ الصَّدَقَةِ الْوَاجِبَةِ وَالتَّطَوُّعِ ثُمَّ قَالَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَحِلُّ لَهُمُ التَّطَوُّعُ اِنْتَهٰى فَقَدْ اَثْبَتَ الْخِلَافَ عَلٰى وَجْهٍ يُشْعِرُ بِتَرْجِيْحِ حُرْمَةِ النَّافِلَةِ وَهُوَ الْمُوَافِقُ لِلْعُمُوْمَاتِ فَوَجَبَ اِعْتِبَارُهُ فَلَا يُدْفَعُ اِلَيْهِمُ النَّافِلَةُ اِلَّا عَلٰى وَجْهِ الْهِبَةِ مَعَ الْاَدَبِ وَخَفْضِ الْجَنَاحِ تَكْرِمَةً لِاَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَقْرَبُ الْاَشْيَاءِ اِلَيْكَ حَدِيْثُ لَحْمِ بَرِيْرَةَ الَّذِيْ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَيْهَا لَمْ يَاْكُلْهُ حَتّٰى يُقَرِّبَ هَدِيَّةً مِنْهَا فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا مِنْهَا هَدِيَّةٌ وَالظَّاهِرُ اَنَّهَا كَانَتْ صَدَقَةً نَافِلَةً وَاَيْضًا لَا تَخْصِيْصَ لِلْعُمُوْمَاتِ الْاٰبِدَلِيْلٍ اِنْتَهٰى كَلَامُ الْمُحَقِّقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاَرْضَاهُ صاحبِ فتح القدیر بڑے درجے کے امام اور مصنف اور حنفیہ مین مجتہد مقید اور درویش ہین نیز امام زیلعیؒ شارح کنز بھی بڑے نامی مستند امام ہین جن حضرات کا یہ فتویٰ ہے اور امام طحاویؒ نے حضرت امام ابو یوسفؒ وامام محمدؒ کا بھی یہی مذہب نقل کیا ہے جو تحقیق صاحبِ فتح القدیر کی ہے اور حضرت امام اعظمؒ سے بھی ایک روایت اسی مضمون کی نقل کی ہے جسکا جی چاہے شرح آثار مؤلفہ امام طحاویؒ ملاحظہ کرے۔ اور عقلی دلیل سے بھی اسی قول کو ترجیح دی ہے پس اُن لوگون کو چاہیے کہ صدقات واجبہ ونافلہ وطعام میت سے بچین اور خدائے تعالیٰ کی عطا کردہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

بزرگی کی ناقدری نہ کریں اور دوسرے لوگ بروقت حاجت حضرات سادات اور اہلِ قرابت نبوی کی خاص طور پر تواضع اور محبت سے خدمت کریں اور جان و مال اہل بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نثار کریں کہ اس سے بڑھکر اور کونسی بزرگی ہوگی نتیجہ یہ ہوگا کہ دارین مین عافیت اور رضاے خدا و رسول میسر آوے گی جسکے مقابلے مین ہفت اقلیم کوئی چیز نہین۔

(**شکایت و ہدایت**) افسوس صد افسوس کہ آج کل بعضے سادات نے اپنی بزرگی کو نیست و نابود کر دیا۔ جہالت۔ رذالت۔ طمع۔ اخلاق مذمومہ۔ مال حرام کھانا۔ ایمان فروشی۔ کفران نعمت الٰہی وغیرہ اپنا شیوہ مقرر کر لیا اور قناعت و توکل اخلاق حمیدہ علم دین وغیرہ سے کنارہ کشی کی جسکی بدولت دنیا مین بھی بے چین و ذلیل ہین اور آخرت مین سخت ندامت اور رسوائی و عذاب سے مقابلہ ہوگا اور بعضے مسلمانون کی یہ حالت ہے کہ ایسے حضرات کی جو سادات اور قرابت نبوی مین صاحب حاجت ہین خدمت نہین کرتے نہ اُنکا حق ادا کرین نہ تعظیم بجالاوین کیا مُنھ دکھاوینگے خدا اور رسول کو ان دونون گروہ سے دونون وقت صبح و شام جناب رسول مقبول کو جبکہ نامۂ اعمال پیش ہوتے ہین ایذا ہوتی ہے اور اللہ تعالےٰ نے حضور کی ایذا دینے والے کو خاص طور پر عذاب دینے کا وعدہ فرمایا ہے لہذا دونون فریق پر فرض ہے کہ اپنی اصلاح کرین اس طریق سے جو اوپر بیان ہو چکا۔

(۴۷) قَالَ بَعْضُ الشُّيُوخِ الْكِبَارِ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ وَهُوَ يُحَدِّثُنِي بِفَضَائِلِ الْفُقَرَاءِ وَشَرَفِ الْفَقِيرِ عَلَى الْغَنِيِّ فَحَفِظْتُ مِنْ قَوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِي حَسْبُكَ[اى كفاك فى فضل الفقر ۱۲] أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهَا بِخَمْسِمَائَةِ عَامٍ وَأَنَّ ابْنَتِي فَاطِمَةَ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَبْلَ عَائِشَةَ بِأَرْبَعِينَ سَنَةً[1] لِأَنَّهَا نَالَتْ مِنَ الدُّنْيَا أَقَلَّ مِنْ عَائِشَةَ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهَا (ذَكَرَهُ الْعَلَّامَةُ الْيَافِعِيُّ فِي رَوْضِ الرَّيَاحِينِ)۔

بالفتح جمع ریحان ۱۲ غ د م

[1] ہذا العرض عدوة وعشیا رواه ابن المبارک مرسلاً کما فی فتح الباری ۱۲ منہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(ترجمہ) بعض بڑے بزرگون نے فرمایا کہ مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا اِس حالت مین کہ آپ مجھسے فقراء کے فضائل بیان فرمارہے تھے اور دولت پر فقیر کی بزرگی بیان کرتے تھے پس آپکے کلام مین سے مین نے یہ یاد رکھا کہ آپنے فرمایا مجھسے کافی ہے (فضل فقر مین) تجھکو یہ بات کہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) جنت مین اپنے دولتمندون سے (یعنی اپنے ہم پلہ اعمال نیک مین جو لوگ ہونگے اُن سے) پانچسو برس پہلے داخل ہوگی اور میری بیٹی فاطمہ (رضوان اللہ علیہا) جنت مین داخل ہوگی چالیس برس قبل عائشہؓ کے اسلیے کہ اُسنے (یعنی فاطمہؓ نے) دنیا سے نفع بہت کم اٹھایا ہے بہ نسبت عائشہ کے (رضوان اللہ علیہا) یہ حدیث منامی ہے اور اسکو امام یافعی نے روض الریاحین مین روایت کیا ہے اور اِس باب کا مفصل مضمون جہل حدیث کی شرح مین بیان کرچکا ہون۔ یہان سے حضرت سیدۃ النساء کا دنیا سے بہت ہی بے تعلق رہنا اور اُس سے محض معمولی نفع اُٹھانا اور پھر اسکی بدولت جنت کا اعلیٰ مقام حاصل ہونا ثابت ہوا باوجودیکہ حضرت عائشہؓ بھی بڑی زاہدہ تھین لیکن تاہم اِس درجے کو نہ پہونچین اور اُنکی عمر بھی حضرت فاطمہؓ سے بہت زیادہ ہوئی یعنی پچاس سال سے زائد ہوئی اور حضرت فاطمہؓ کی بہت کم عمر ہوئی ایک باعث دنیا سے کم حصہ لینے کا یہ بھی تھا دوسرا سبب فقر تھا۔ فقیر شاکر غنی شاکر سے بدرجہا افضل ہے مولٰنا بحرالعلوم نے شرح مسلم الثبوت مین نقل کیا ہے کہ حضرت شیخ عارف عالم اجل صوفی زاہد اوحد طائفۂ صوفیہ قدس سرہٗ سے کسی نے پوچھا کہ جسکے پاس دو سو درہم ایک سال تک رہین تو وہ کسقدر زکوٰۃ ادا کرے فرمایا کہ اگر صوفی نے ایکسال تک اسقدر مال جمع رکھا تو دو سو پانچ درہم زکوٰۃ دے اور اگر کسی عام آدمی نے ایسا کیا تو پانچ درہم (جو کہ شرعی حکم ہے) ادا کرے واضح ہو کہ اصلی زکوٰۃ تو شرعًا ہر شخص کے ذمے اِس رقم کی فقط پانچ درہم ہین مگر صوفی پر حضرت موصوف نے تغلیظاً اسلیے سختی کی کہ طالب مولیٰ و محبّ حق کو جمع دنیا سے کیا علاقہ یہ اُسکی شان سے بالکل بعید ہے اِسلیے لازم ہے کہ دو سو درہم اصلی اور پانچ زائد بطور جرمانہ خیرات کرے واقعی صاحب نصاب ہونا درویشی اور محبت حق کے بالکل خلاف ہے اِس مضمون کو جہل حدیث کی شرح مین ضرور ملاحظہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

فرمائیے قابلِ دید ہے اور بعضے شبہات کا نفیس جواب بھی وہاں دیا گیا ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ بغیر اختیارِ زہد ایمان کامل اور رضائے الٰہی پورے طور پر اور نیز معرفت حق بھی حاصل نہیں ہوتی جس درجے کا قرب خداوندی ہوگا اُسی درجے کا زُہد اور دنیا سے بے رغبتی ہوگی خود حالت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اِن امور پر شاہد عدل ہے۔

(۴۸) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا فَاطِمَةُ تَدْرِيْنَ لِمَ سُمِّيْتِ فَاطِمَةَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِمَ سُمِّيَتْ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ فَطَمَهَا وَذُرِّيَّتَهَا عَنِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (اَخْرَجَهُ الْحَافِظُ الدِّمَشْقِيُّ كَذَا فِيْ عُمْدَةِ التَّحْقِيْقِ لِلْعَالِمِ الْفَاضِلِ اِبْرَاهِيْمَ الْعُبَيْدِيِّ الْمَالِكِيِّ قُدِّسَ سِرُّهُ)

(ای اتدرین بحذف الاستفهام)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت) فاطمہؓ سے فرمایا اے فاطمہ کیا تجھے معلوم ہے کہ کس وجہ تیرا نام فاطمہ رکھا گیا (حضرت) علیؓ نے عرض کیا کس واسطے یہ نام رکھا گیا فرمایا جناب رسول مقبولؐ نے بیشک اللہ غالب اور بزرگ ضرور باز رکھے گا اُسکو اور اُسکی اولاد کو دوزخ سے قیامت کے دن (اسکو حافظ دمشقی نے روایت کیا ہے اور اِسکے متعلق تفصیلی مضمون پہلے گذر چکا ہے)۔

(۴۹) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ فَطَمَ اِبْنَتِيْ فَاطِمَةَ وَوُلْدَهَا وَمَنْ اَحَبَّهُمْ مِنَ النَّارِ (رَوَاهُ الْاِمَامُ عَلِيُّ بْنُ مُوْسَى الرِّضَا فِيْ مُسْنَدِهٖ كَذَا فِيْ عُمْدَةِ التَّحْقِيْقِ)۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک اللہ نے باز رکھا میری بیٹی فاطمہ اور اُسکی اولاد کو جو اِن سب کو دوست رکھے جہنّم سے (اسکو امام علی بن موسی الرضاؑ نے اپنی مسند میں روایت کیا اور اِسکے متعلق مضمون گذر چکا ہے)۔

(۵۰) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلْ اِلَى الْاَرْضِ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ اَنْ يُّسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِيْ بِاَنَّ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃُ نِسَاءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَ اَنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَاعْلَمْ اَنَّ ھٰذَا الْحَدِیْثَ طَوِیْلٌ وَ اِنِّیْ نَقَلْتُ ذٰلِکَ الْقَدْرَ لِضَرُوْرَۃِ الْمَقَامِ)۔

ترجمہ حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ یہ فرشتہ کبھی نہیں اترا زمین پر قبل اس رات کے اسنے اجازت چاہی اپنے پروردگار سے اسبات کی کہ مجھپر سلام کرے اور مجھے خوشخبری دے کہ بیشک فاطمہؓ سردار اہل جنت کی عورتوں کی ہے اور حسنؓ اور حسینؓ سردار جوانوں اہل جنت کے ہیں (اسکو ترمذیؒ نے روایت کیا ہے اس کے پہلے اسکے متعلق تفصیلی مضمون گذر چکا ہے)۔

(۵۱) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُکَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ خَدِیْجَۃُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ وَ فَاطِمَۃُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَ اٰسِیَۃُ امْرَأَۃُ فِرْعَوْنَ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

بفتحتین ۱۲ — ای فی الفضل ۱۲ — عطف و ر ذ ہ فیلۃ ۱۲ بالضم وفتح الواؤ و سکون الیاء و کسر اللام ۱۲

ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کافی ہے تجھکو (بزرگی اور فضیلت میں) تمام جہانوں کی عورتوں میں سے مریمؑ بیٹی عمران کی (یعنی والدہ صاحبہ حضرت عیسٰیؑ کی) اور خدیجہؓ بنت خویلد (یعنی والدہ ماجدہ حضرت سیدۃ النساءؓ کی اور خویلد بضم خا وفتح واو و کسر لام ہے) اور فاطمہؓ صاحبزادی محمدؐ کی اور (حضرت) آسیہؑ زوجہ فرعون (یعنی یہ عورتیں بڑی بزرگ اور تمام عورتوں میں منتخب ہیں حضرت آسیہؑ بڑی کاملہ ہوئی تھیں باوجود خاوند کے کافر ہونے کے اپنا ایمان قائم رکھا انکا حال کتب تاریخ اور بہشتی زیور حصہ ہشتم میں ملاحظہ ہو اور بیان سے یہ وہم نہ ہو کہ یہ سب ایک درجے کی ہیں کیونکہ بیان فقط اظہار کمال مقصود ہے نہ کہ زیادتی کمی کا بیان اور حضرت فاطمہؓ سب سے افضل ہیں جیسا کہ یہ بات دلائل متقدمہ سے ثابت ہو چکی ہے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے)

(۵۲) اَیُّمَا امْرَاَۃٍ تُوُفِّیَ عَنْھَا زَوْجُھَا فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَہٗ فَھِیَ لِاٰخِرِ

مجہول ۱۲ — بازا کدۃ ۱۲

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

أَزْوَاجِهَا (رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَصَحَّحَهُ السُّيُوطِيُّ فِي الْجَامِعِ الصَّغِيرِ)

ترجمہ جو عورت کہ خاوند اُسکا مرجائے (اور وہ دوسرا نکاح کرلے) سو وہ (جنت مین) اخیر خاوند کو ملے گی (طبرانی نے حضرت ابو درداءؓ سے اسکو صحیح سند سے روایت کیا ہے)

(۵۳) اَلْمَرْأَةُ لِآخِرِ أَزْوَاجِهَا (رَوَاهُ الْخَطِيبُ عَنْ عَائِشَةَ وَضَعَّفَهُ السُّيُوطِيُّ)۔

ترجمہ عورت (جنت مین) اخیر خاوند کو ملے گی (یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے مروی ہے اور خطیب نے اسکو ضعیف سند سے روایت کیا ہے یہ حدیثین یہان اس غرض سے لائی گئین کہ حضرت فاطمہؓ پر اللہ نے یہ رحمت کی کہ پہلے ہی خاوند جناب سیدنا علیؓ کے نکاح مین وفات فرمائین اور یہ بڑا کمال (اگرچہ غیر اختیاری) ہے اسلیے کہ گو بیوہ کو نکاح کرنا بعض صورتون مین واجب اور بعض صورتونمین بہتر ہے مگر جو عورت اعلی درجے کی حیادار اور احکام شرعیہ کی پوری پابندی ہوتی ہے اسکو اس امر کا کہ دوسرے خاوند سے نکاح ہو بڑا رنج ہوتا ہے اور یہ امر طبعی اور ظاہر ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کا نکاح آپ کے بعد اورون کے ساتھ اسی وجہ سے حرام کر دیا گیا کہ جناب رسول مقبولؐ کو اس امر سے رنج ہوگا۔ پس اگر کوئی بیوہ عورت محض اس حیا اور پہلے خاوند کی محبت کی وجہ سے اور اُس سے جنت مین ملنے کے شوق مین بشرطیکہ کوئی شرعی مجبوری نہ ہو دوسرا نکاح نہ کرے تو مضائقہ نہین کہ کمال حیا و کمال ایمان کی دلیل ہے مگر دوسرے نکاح کو برا نہ سمجھے بعضی عورتین باوجود ضرورت شرعی کے اور حاجت مرد کے دوسرا نکاح نہین کرتین اور اُسکو برا سمجھتی ہین اور خلاف شرع کام کرتی ہین خاوند نہ ہونے کی وجہ سے سو ایسی عورتین بہت برا کرتی ہین اور بعضی صورتونمین اُنکے ایمان جاتے رہنے کا اندیشہ ہے اُنکو بوقت حاجت ضرور نکاح کرلینا چاہیے جناب رسول مقبولؐ کی ایک صاحبزادی کے اور حضرت اسماءؓ زوجۂ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے تین تین نکاح ہوئے اور احیاء العلوم کی کتاب الاخلاق مین ایک حدیث نقل کی ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ جس عورت کے دنیا مین چند نکاح ہوئے ہون وہ جنت مین اُس خاوند کو ملے گی جسکی عادتین

تقویت اس بات کی کہ جو [illegible] کسی خاوند کو ملے گی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اچھی ہوں گی سو حافظ عراقی نے اسکو ضعیف کہا ہے اور مضمون بالا کی حدیث صحیح ہیں ہی معتبر اور معمول ہے
و اللہ تعالیٰ اعلم ویؤیدہ ما فی تہذیب التہذیب (ج ۱۲ ص ۴۶۵ و ۴۶۶) قال ابو الزاہریۃ عن جبیر بن نفیر
عن ام الدرداء[له] انہا قالت لابی الدرداء انک خطبتنی الی ابوی فی الدنیا فانکحونی وانی اخطبک الی نفسک
فی الآخرۃ قال فلا تنکحی بعدی فخطبہا معاویۃ فاخبرتہ بالذی کان فقال علیک بالصیام کانت تقیم ستۃ اشہر
ببیت المقدس وستۃ اشہر بدمشق وکانت من العابدات اھ۔

(۴۵) اَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ وَابْنُ عَسَاکِرَ مِنْ طَرِیْقِ اَبِی الْمُنْذِرِ ہِشَامِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ
قَالَ اَضَاقَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ وَکَانَ عَطَاؤُہٗ فِیْ کُلِّ سَنَۃٍ مِائَۃَ اَلْفٍ فَحَبَسَہَا عَنْہُ مُعٰوِیَۃُ
فِیْ اِحْدَی السِّنِیْنَ فَاَضَاقَ اِضَاقَۃً شَدِیْدَۃً قَالَ فَدَعَوْتُ بِدَوَاۃٍ لِاَکْتُبَ اِلٰی
مُعٰوِیَۃَ لِاُذَکِّرَہٗ نَفْسِیْ ثُمَّ اَمْسَکْتُ فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فِی الْمَنَامِ فَقَالَ کَیْفَ اَنْتَ یَا حَسَنُ فَقُلْتُ بِخَیْرٍ یَا اَبَتِ وَشَکَوْتُ اِلَیْہِ تَاَخُّرَ الْمَالِ
عَنِّیْ فَقَالَ اَدَعَوْتَ بِدَوَاۃٍ لِتَکْتُبَ اِلٰی مَخْلُوْقٍ مِثْلِکَ تُذَکِّرُہٗ ذٰلِکَ فَقُلْتُ
نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَکَیْفَ اَصْنَعُ فَقَالَ قُلِ اللّٰہُمَّ اقْذِفْ فِیْ قَلْبِیْ رَجَاءَکَ وَاقْطَعْ
رَجَائِیْ عَمَّنْ سِوَاکَ حَتّٰی لَا اَرْجُوْ اَحَدًا غَیْرَکَ اَللّٰہُمَّ وَمَا ضَعُفَتْ عَنْہُ
قُوَّتِیْ وَقَصُرَ عَنْہُ عَمَلِیْ وَلَمْ تَنْتَہِ اِلَیْہِ رَغْبَتِیْ وَلَمْ تَبْلُغْہُ مَسْاَلَتِیْ وَلَمْ یَجْرِ عَلٰی
لِسَانِیْ مِمَّا اَعْطَیْتَ اَحَدًا مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ مِنَ الْیَقِیْنِ فَخُصَّنِیْ بِہٖ
یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ فَوَاللّٰہِ مَا اَلْحَحْتُ بِہٖ اُسْبُوْعًا حَتّٰی بَعَثَ اِلَیَّ مُعٰوِیَۃُ بِاَلْفِ اَلْفٍ
وَخَمْسِمِائَۃِ اَلْفٍ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا یَنْسٰی مَنْ ذَکَرَہٗ وَلَا یُخَیِّبُ مَنْ دَعَاہُ
فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ فَقَالَ یَا حَسَنُ کَیْفَ اَنْتَ فَقُلْتُ بِخَیْرٍ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَحَدَّثْتُہٗ بِحَدِیْثِیْ فَقَالَ یَا بُنَیَّ ہٰکَذَا مَنْ رَجَا الْخَالِقَ وَلَمْ یَرْجُ الْمَخْلُوْقَ کَذَا فِیْ تَارِیْخِ الْخُلَفَاءِ

[له] الصغری زوج ابی الدرداء اسمہا ہجیمۃ ویقال جہیمۃ بنت حی الاوصابیۃ الدمشقیۃ ذکرہا ابن سمیع فی الطبقۃ الثانیۃ من تابعی اہل الشام ۱۲ منہ [له] ای الفنا فی الف فو علی اصول العرب ۱۲

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ترجمہ بیہقیؒ اور ابن عساکر محدثین نے روایت کی ہے کہ حضرت حسنؓ بن علیؑ خرچ سے تنگ ہوئے اور اُنکا وظیفہ سالانہ ایک لاکھ (درہم یا دینار) تھا (یہ اُس زمانہ مین جبکہ اُنھون نے سلطنت مسلمانون کی خونریزی ہونے کی وجہ سے چھوڑ دی تھی اور یہ قصّہ طویل ہے نہ اسکی نقل کا یہ موقع ہے) سو حضرت امیر معاویہؓ نے ایک سال وظیفہ مذکورہ روک لیا اور نہ بھیجا بس خرچ کی سخت تکلیف ہوئی حضرت حسنؓ فرماتے ہین کہ مین نے دوات منگائی تاکہ (حضرت) امیر معاویہؓ کو لکھون اور یاد دلاؤن پھر مین رُک گیا (غالباً رُکنے کی وجہ کسی مخلوق سے رزق کی طلب مناسب سمجھا تھا جو ایک قسم کا شرک خفی ہے اہل طریقت اسکا بڑا اہتمام کرتے ہین اللہ کے سوا کسی سے حتی المقدور آرزو و فرمایش نہ کرے اور آپ بہت بڑے سخی تھے احیاء العلوم اور تاریخ الخلفاء مین مختلف حکایتین آپ کے کمال سخاوت کی منقول ہین مگر بعضے وقت تنگی مین انسان پریشان ہوجاتا ہے چنانچہ یہان بھی ایسا ہی ہوا تھا کہ قصد کیا مگر خدائے تعالیٰ نے بچالیا اور اپنے محبوب نواسۂ محبوب کی شان عالی سے یہ بات گوارا نہ کی بعض اوقات سخت مصائب اور تنگی کی وجہ سے بعضے انبیاءؑ سے بھی لغزشین جو اُنکے درجے کے خلاف تھین گو گناہ نہ تھین واقع ہوگئی ہین ایسی ہی لغزش یہ بھی ہے اگرچہ بیت المال مین آپکا حق بھی تھا لیکن تاہم اپنی جیسے مخلوق سے فرمایش نامناسب تھی پس مناسب یہ ہے کہ جو معاملہ یکبارطے ہوگیا وہ اگر برابر چلے چلنے دے زیادہ درپے نہ ہوا سلیے کہ اسمین خالق اکبر سے بیجز دوری مین نقصان معلوم ہوتا ہے اسباب کی طرف بقدر حاجت بہت کم توجہ ہونی چاہیے) پھر مین نے حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ اے حسن تمھارا کیا حال ہے مین نے عرض کیا اچھا حال ہے اے باباجان اور مین نے شکایت کی آپکے مال کے آنے مین دیر ہونے کی سو فرمایا کیا تمنے دوات منگائی تھی تاکہ اپنی مثل مخلوق کو اپنا حال لکھو اور اپنی ذات (کا حال) یاد دلاؤ مین نے عرض کیا جی ہان یا رسول اللہ (اور اب امر کی اسے مُبارک چونکہ نہین ہے تو) پھر مین اور کیا (تدبیر) کرون (یعنی تنگی سخت ہے کوئی رہائی کی صورت تعلیم کیجیے) آپ نے یہ دعا تعلیم فرمائی اور کہا کہ کہو (اس دعا پر لکیر کھینچ دی ہے جب پڑھے عربی مین پڑھے ترجمہ یہ ہے) اے اللہ ڈالدے میرے دل مین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اپنی امید اور قطع کردے میری امید اپنے غیر سے یہانتک کہ مین تیری غیر سے امید نہ رکھون اے اللہ اور وہ چیز کہ اُسکے حاصل کرنے سے ضعیف ہو میری قوت اور کوتاہی کرے اُس سے میرا عمل اور نہ پہونچے اُس تک میری رغبت اور نہ پہونچے اُسپر میرا سوال (تجھسے) اور نہ جاری ہو میری زبان پر اُس چیز سے کہ دیا تو نے کسی کو پہلون اور پچھلون سے (اور وہ) یقین (اے عطاے روزی وجمیع آرزؤنکا) تو مجھسے خاص کردے اُس یقین کے ساتھ اے پروردگار تمام جہانون کے فرمایا حضرت حسنؓ نے کہ خدا کی قسم مین اسکو پورا ایک ہفتہ کثرت سے نہ پڑھنے پایا کہ امیر معاویہؓ نے بندرہ لاکھ بھیجے مین نے کہا کہ حق تعریف اُس اللہ کو ہے جو نہین چھوڑتا اُسے جو اُسکو یاد کرے اور نہین گھاٹے مین رہتا وہ جو اُس سے دعا کرے پھر مین نے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا پس آپنے فرمایا اے حسن کیا حال ہے تمہارا مین نے عرض کیا اچھا حال ہے یا رسول اللہ اور مین نے اپنا قصہ بیان کیا آپنے فرمایا اے میرے پیارے بیٹے ایسا ہی ہوتا ہے جو خالق سے امید رکھے اور مخلوق سے نا امیدی رکھے۔ واضح ہو کہ یہ تفضل ہے اولاد فاطمہؓ کا کہ حق تعالیٰ اور رسول کریمؐ نے اُنکا ذرا سا بھی نقصان دینی گوارا نہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے پھر تنگی بھی رفع کردی یہ تعلیم نبوی تھی اہل بیت کو جبتو اُن کو اسقدر مراتب علیا میسر ہوئے ایسے ایسے ذی کمال اولاد حضرت فاطمہؓ مین پیدا ہوئے (تنبیہ) غرض اس قصے سے یہ ہے کہ ہر حال مین اللہ سے رجوع کرے اُسکے پاس سب کچھ موجود ہے تمام جہان اُسکے قبضے مین ہے وہ جو چاہے کرسکتا ہے جو اُسکا ہوگیا وہی اُسکا ہوگیا جسنے اُسپر بھروسا کیا وہ اُسکو کافی ہوگیا انسان کو ثابت قدم اور استقلال واستقامت سے رہنا چاہیے اور کیسی ہی سختی ہو خدا سے رہائی کا امیدوار رہے کہ نا امیدی کافرونکا کام ہے اللہ سب آسان کردیتا ہے دیکھو ایک لاکھ کی جگہ پندرہ لاکھ بھیجدیے اور تنگی پر صبر کا ثواب جدا اہل اللہ کا کام مصائب کا برداشت کرنا اور رضاے مولیٰ پر خوش رہنا ہے وہ رحیم وکریم اُنکا کفیل ہے کبھی ضائع نہ ہونے دیگا شعر ہرسود و آنکس کہ از در خویش براند۔ کانرا کہ بخواند بدر کس ندواند۔

(فائدہ) جس کسی کو رزق کی تنگی ہو اس دعا کو پڑھے مگر کثرت سے پڑھے اگر وضو ہو بہتر ورنہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بغیر وضو بھی درست ہے انشاء اللہ تعالےٰ تنگی رفع ہو جائے گی۔

(۵۵) اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وسخ بفتحتین چرک ۱۲

(ترجمہ) بیشک یہ صدقہ سوائے اِسکے نہیں کہ میل کچیل لوگوں کا ہے اور وہ حلال نہیں محمدؐ اور آلِ محمدؐ کو (اسکو مسلم نے روایت کیا ہے تفصیل اسکی گذر چکی)۔

(۵۶) اَخْرَجَ ابْنُ جَرِيْرِنِ الطَّبَرِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ وَرَفَعَهُ بِلَفْظِ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ خَمْسَةٍ فِيَّ وَفِيْ عَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَفَاطِمَةَ وَالْمُرَادُ مِنْهَا اٰيَةُ التَّطْهِيْرِ وَمِثْلُهُ رِوَايَةُ ابْنِ جَرِيْرٍ وَرَوَاهُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ)۔

ترجمہ ابن جریر طبری نے ابوسعید خدریؓ سے روایت کی ہے کہ آیت تطہیر میرے اور علیؓ کے اور حسنؓ و حسینؓ اور فاطمہؓ کے بارے میں نازل ہوئی (اسکا بیان گذر چکا بعضی حدیثیں بوجہ اختلاف الفاظ و تاکید مضمون چند بار درج کی گئیں)۔

(۵۷) فِيْ تَفْسِيْرِ الْجَلَالَيْنِ فِيْ اٰيَةِ الْمُبَاهَلَةِ وَقَدْ دَعَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدَ نَجْرَانَ لِذٰلِكَ لَمَّا حَاجُّوْهُ فِيْهِ فَقَالُوْا حَتّٰى نَنْظُرَ فِيْ اَمْرِنَا ثُمَّ نَأْتِيْكَ فَقَالَ ذَوُوْ رَأْيِهِمْ لَقَدْ عَرَفْتُمْ نُبُوَّتَهُ وَاَنَّهُ مَا بَاهَلَ قَوْمٌ نَبِيًّا اِلَّا هَلَكُوْا فَوَادَعُوا الرَّجُلَ وَانْصَرَفُوْا فَاَتَوْهُ وَقَدْ خَرَجَ وَمَعَهُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَفَاطِمَةُ وَعَلِيٌّ وَقَالَ لَهُمْ اِذَا دَعَوْتُ فَاَمِّنُوْا فَاَبَوْا اَنْ يُّلَاعِنُوْا وَصَالَحُوْهُ عَلَى الْجِزْيَةِ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ خَرَجَ الَّذِيْنَ يُبَاهِلُوْنَ لَرَجَعُوْا لَا يَجِدُوْنَ مَالًا وَّلَا اَهْلًا وَرُوِيَ لَوْ خَرَجُوْا لَاحْتَرَقُوْا كَذَا قَالَهُ السُّيُوْطِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ الزَّمَخْشَرِيِّ فِي الْكَشَّافِ قَالَ اُسْقُفُّ نَجْرَانَ يَا مَعْشَرَ النَّصَارٰى اِنِّيْ لَاَرٰى وُجُوْهًا

(حاشیہ بین السطور: وفد — جمع وافد بمعنی رسول بھیجے ہوئے کسی کے ۱۲؛ وادعوا — من الموادعۃ یعنی الصالحۃ یعنی صلح کی ... علی ترک الامر ۱۲؛ فابوا — من الاباء ۱۲؛ یلاعنوا — ملاعنہ یعنی بیکدیگر لعنت و نفرین کردن ۱۲؛ اسقف — معروف ۱۲)

سلہ بضم اول و ثالث و تشدید فا عالم و پیشوائے ترسایان و قاضی ایشان و او فوق قسیس است و دون مطران منتخب اللغات ۱۲

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لَوْ شَآءَ اللّٰہُ اَنْ یُّزِیْلَ جَبَلًا مِّنْ مَّکَانِہٖ لَاَزَالَہٗ بِہَا فَلَا تُبَاہِلُوْا فَتَہْلِکُوْا وَلَا یَبْقٰی عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ نَصْرَانِیٌّ وَکَذَا فِی السِّیْرَۃِ الْحَلَبِیَّۃِ۔

مباہلہ کے بیان میں اس حدیث کا حاصل گذر چکا (اسکو امام سیوطیؒ اور علامہ زمخشری نے نقل کیا ہے)

(۵۸) عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ جَاعَ فِیْ زَمَنِ قَحْطٍ فَاَھْدَتْ لَہٗ فَاطِمَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا رَغِیْفَیْنِ وَبَضْعَۃَ لَحْمٍ اٰثَرَتْہُ بِہَا فَرَجَعَ بِہَا اِلَیْہَا وَقَالَ ھَلُمِّیْ یَا بُنَیَّۃُ فَکَشَفَتْ عَنِ الطَّبَقِ فَاِذَا ھُوَ مَمْلُوْءٌ خُبْزًا وَّلَحْمًا فَبُہِتَتْ وَعَلِمَتْ اَنَّہَا نَزَلَتْ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ فَقَالَ لَہَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنّٰی لَکِ ھٰذَا فَقَالَتْ ھُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ فَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَکِ شَبِیْہَۃَ سَیِّدَۃِ نِسَآءِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ ثُمَّ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَّالْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَجَمِیْعَ اَھْلِ بَیْتِہٖ فَاَکَلُوْا عَلَیْہِ حَتّٰی شَبِعُوْا وَبَقِیَ الطَّعَامُ کَمَا ھُوَ فَاَوْسَعَتْ فَاطِمَۃُ عَلٰی جِیْرَانِہَا (رَوَاہُ الزَّمَخْشَرِیُّ فِی الْکَشَّافِ وَتَتَبَّعْتُ کُتُبَ الْمَوْضُوْعَاتِ فَلَمْ اَجِدْہُ فِیْہَا وَرَوَاہُ اَبُوْ یَعْلٰی مَعْنَاہُ غَیْرَ ذِکْرِ الْقَحْطِ وَغَیْرَ قَوْلِہٖ ثُمَّ جَمَعَ الخ)

ترجمہ حضور صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ کو ایکبار قحط کے زمانے میں بھوک کی تکلیف پہنچی آئی تو حضرت فاطمہ رضؓ نے حضورؐ کو دو روٹی اور گوشت (غالباً پختہ ہوگا) کا ٹکڑا ہدیہ بھیجا اور خود باوجود بھوک کے نہ کھایا (کس درجہ سخاوت تھی اور کیسی محبت تھی رسول مقبولؐ کی پھر سردار زنان جنت کیوں نہ ہوتیں) پس حضورؐ نے یہ کھانا حضرت فاطمہؓ کو لوٹا دیا اور فرمایا اے پیاری بچی تم خود آکر

لہ قولہ یؤثرون علی انفسہم ای یقدمون علی انفسہم من تولہم آثر ہ علے نفسہ قدمہ وفضلہ ۱۲ مجمع البحرین ۲ لہ ہلم بفتح الہاء وضم اللام المشددۃ وفتح المیم اسم فعل بمعنی الامر الکامل بجمع التام قال فی مجمع البحرین یستوی فیہ الواحد والجمع والتانیث فی لغۃ اہل الحجاز واہل نجد یصرفونہا ہلمی وہلما وہلمن قال الجوہری والالف فصح ۱۲ ۳ لہ شاید یہ وجہ ہوگی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ حضرت فاطمہؓ کے کھانے کے ہمراہ آنے سے کھانے میں زیادتی ہو جاوے گی اور دوسری وجوہ بھی محتمل ہیں ۱۲ منہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سو وہ رحاضر ہوئین اور) طباق کو کھولا تو وہ روٹی اور گوشت سے بھرا ہوا تھا پس حیران ہو گئین اور جانا کہ یہ کھانا اللہ کے پاس سے اُترا ہے پھر فرمایا اُنسے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہان سے تمکو یہ کھانا ملا تو جواب دیا حضرت فاطمہؓ نے وہ خدا کے پاس سے اُترا ہے بیشک اللہ روزی دیتا ہے بے شمار جسے چاہتا ہے پس فرمایا حضورؐ نے تمام شکر ہے اُس اللہ کا جسنے تجھے مثل سردار تمام عورتون بنی اسرائیل کے بنایا (اور وہ حضرت مریمؑ تھین بطریق کرامت اُنکے پاس بے موسم غیب سے میوے آتے تھے اُنھون نے حضرت زکریاؑ کے جواب مین بھی یہی فرمایا تھا کہ یہ میوے بے موسم خدا کے پاس سے آتے ہین آخر تک) پھر اُٹھا کیا رسول مقبولؐ نے حضرت علی بن ابی طالبؑ اور امام حسنؑ اور امام حسینؑ کو اور تمام اہل بیت کو سو سبھی نے کھانا کھایا اُس طباق پر یہان تک کہ سیر ہو گئے اور کھانا باقی رہا جیسا کہ تھا تو وسعت کی (یعنی دیا) حضرت فاطمہؑ نے اپنے پڑوسیون پر اسکو صاحب کشاف نے روایت کیا ہے اور قاضی ابو یعلی محدث نے بھی یہ قصہ سوائے ذکر قحط اور سب کے جمع کرنے کے روایت کیا ہے۔ اس سے حسی کرامت حضرت فاطمہؑ کی ثابت ہوئی جو تقوے کے ساتھ محمود ہے۔)

(۹۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ الْحَسَنَؑ وَالْحُسَيْنَؑ مَرِضَا فَعَادَهُمَا

من سمع ۱۲ من العیادۃ بالکسر ۱۲

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَاسٍ مَّعَهٗ فَقَالُوْا يَا اَبَا الْحَسَنِ لَوْ نَذَرْتَ عَلٰى وَلَدِكَ فَنَذَرَ عَلِيٌّ وَّفَاطِمَةُ وَفِضَّةُ جَارِيَةٌ لَّهُمَا اِنْ بَرِءَا مِمَّا بِهِمَا

اسم حبشی ۱۲ کنیزک ۱۲ بالضم و تشدید النون من نصر ۱۲

اَنْ يَّصُوْمُوْا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَشُفِيَا وَمَا مَعَهُمْ شَيْءٌ فَاسْتَقْرَضَ عَلِيٌّ مِّنْ

علی زنۃ المجہول ۱۲

شَمْعُوْنَ الْخَيْبَرِيِّ الْيَهُوْدِيِّ ثَلٰثَ اَصْوُعٍ مِّنْ شَعِيْرٍ فَطَحَنَتْ فَاطِمَةُ صَاعًا

بالفتح وضم الواو جمع صاع ۱۲ من فتح ۱۲

وَّاخْتَبَزَتْ خَمْسَةَ اَقْرَاصٍ عَلٰى عَدَدِهِمْ فَوَضَعُوْهَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ

ان پکائیں ۱۲ جمع قرص بالضم ۱۲ من ف ۱۲

لِيُفْطِرُوْا فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ سَائِلٌ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ

من الافطار ۱۲ من ضرب ۱۲ جمع مائدۃ بمعنی دسترخوان ۱۲

مِسْكِيْنٌ مِّنْ مَّسَاكِيْنِ الْمُسْلِمِيْنَ اَطْعِمُوْنِيْ اَطْعَمَكُمُ اللّٰهُ مِنْ مَّوَائِدِ الْجَنَّةِ

فَاٰثَرُوْهُ وَبَاتُوْا لَمْ يَذُوْقُوْا اِلَّا الْمَاءَ وَاَصْبَحُوْا صِيَامًا فَلَمَّا اَمْسَوْا

ای فقدموہ ۱۲ بالکسر جمع صائم ۱۲ من الامساء ۱۲

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وَوَضَعُوا الطَّعَامَ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ يَتِيمٌ فَآثَرُوهُ فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ أَسِيرٌ فِي الثَّالِثَةِ فَفَعَلُوا مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا أَصْبَحُوا أَخَذَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِيَدِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَأَقْبَلُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَبْصَرَهُمْ وَهُمْ يَرْتَعِشُونَ كَالْفِرَاخِ مِنْ شِدَّةِ الْجُوعِ قَالَ مَا أَشَدَّ مَا يَسُوءُنِي مَا أَرَى بِكُمْ وَقَامَ فَانْطَلَقَ مَعَهُمْ فَرَأَى فَاطِمَةَ فِي مِحْرَابِهَا قَدِ الْتَصَقَ ظَهْرُهَا بِبَطْنِهَا وَغَارَتْ عَيْنَاهَا فَسَاءَهُ ذَلِكَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ وَقَالَ خُذْهَا يَا مُحَمَّدُ هَنَّاكَ اللهُ فِي أَهْلِ بَيْتِكَ فَأَقْرَأَهُ السُّورَةَ (أَوْرَدَهُ الزَّمَخْشَرِيُّ فِي الْكَشَّافِ)

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حسنؓ اور حسینؓ دونون بیمار ہوئے پس عیادت فرمائی اُن دونون کی رسول اللہؐ نے چند لوگون کے ہمراہ سو اُن لوگون نے کہا اے ابو الحسنؓ (یہ کُنّیت ہے حضرت علیؓ کی) کاشکے تم نذر مانتے اپنی اولاد پر (یعنی خدا کی نذر کرو کہ جب آرام ہوجائے پوری کر دینا) تو نذر کی علیؓ اور فاطمہؓ اور اُن دونون کی لونڈی فضہ نے کہ اگر وہ تندرست ہوجائین گے تو یہ سب لوگ تین تین روزے رکھین گے پس اُن دونون کو آرام ہوگیا اور گھر والون (یعنی جنھون نے نذر کی تھی) کے پاس کچھ کھانا وغیرہ نہ تھا اسلیے حضرت علیؓ نے شمعون یہودی سے تین صاع (ایک صاع ۲۳۴ تولہ کا ہوتا ہے) جَو قرض لیے پھر اسمین سے ایک صاع پیسا حضرت فاطمہؓ نے اور پانچ روٹیان پکائین موافق شمار گھر والون کے (دو صاحبزادے اور تین نذر کرنے والے) پھر اُن کو اپنے سامنے رکھا تاکہ روزہ افطار کرین پس ایک سائل آیا اور کہا السلام علیکم اے اہل بیت محمدؐ مین ایک مسکین ہون مسلمان مسکینون مین سے

لہ من اولہ الی قولہ شکورا کمافی روایۃ الحکیم الترمذی ورواہ عن لیث عن مجاہد عن ابن عباسؓ مثلہ وتکلم فیہ ورواہ الخطیب مطولا وتکلم فیہ قلت لایضرنا ذلک الکلام فی الفضائل فلا باس بروایۃ واوردہ السیوطی فی الدر المنثور مجملا بلفظ واخرج ابن مردویہ عن ابن عباسؓ فی قولہ ویطعمون الطعام علی حبہ الآیۃ قال نزلت ہذہ الآیۃ فی علی بن ابی طالب وفاطمہؓ بنت رسول اللہ ولم یتکلم فیہ ۱۲ منہ

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مجھے کھانا کھلاؤ اللہ تمھین کھانا کھلاوے دستر خوان جنت سے سو اُنھون نے اِس درخواست کو قبول کیا اور رات گذاری اس حال مین کہ سوائے پانی کے اور کچھ نہین چکھا اور صبح کی روزے کی حالت مین (یعنی صبح کو روزے پر روزہ رکھ لیا اور چونکہ پہلے روزے کو پانی سے افطار کیا تھا اسلیے یہ صوم وصال جو مکروہ ہے اُسمین داخل نہین ہے اور صوم وصال پے درپے بلا افطار روزہ رکھنے کو کہتے ہین) پھر جب شام ہوئی اور اُنھون نے اپنے سامنے کھانا رکھا ایک یتیم آیا سو وہ کھانا اُسے صدقہ کر دیا اور تیسرے دن ایک قیدی آیا اُس سے بھی یہی برتاؤ کیا (غرض تین روز کھانا نہین کھایا اور روزے رکھے اور باوجود اپنی حاجت کے خیرات کی اور دوسرے کی حاجت کو اپنی ضرورت پر مقدم کیا) پس جب تیسرے روزے کے بعد صبح ہوئی حضرت علیؓ نے حضرت حسنینؓ کا ہاتھ پکڑا اور حضور سرورِ عالمؐ کے پاس تینون صاحب حاضر ہوئے جب رسول مقبولؐ نے اُن کو دیکھا اس حال مین کہ وہ کانپتے تھے مثل چوزون پرندکے بوجہ شدت بھوک کے فرمایا کسقدر سخت ہے وہ چیز جو مجھے ناگوار ہے اور وہ یہ حالت ہے جسمین تمکو دیکھتا ہون (یعنی مجھے سخت غم اور ناگواری ہے تمھاری اس تنگی کو دیکھکر) پھر چلے آپ اُنکے ہمراہ اور حضرت فاطمہؓ کو دیکھا اُنکی محراب مین ایسے حال مین کہ اُنکی پیٹھ اُنکے پیٹ سے (بوجہ سخت بھوک کے) لگگئی تھی اور اُنکی آنکھین گڑ گئی تھین آپ کو یہ ناگوار ہوا سو اُترے حضرت جبرئیلؑ اور کہا لیجیے یہ آیات اللہ تعالےٰ آپ کو مبارکباد دیتا ہے آپ کے اہل کے بارے مین اور پڑھائی آپ کو سورۂ دہر (جسمین اِن حضرات کی مدح وثنا کی آیات ہین اور وہ چند آیتین ہین جنکا حاصل اِن حضرات کی مدح وثنا اور وعدہ جزاے دائمی کا بیان ہے اگر شوق ہو ترجمۂ قرآن مین دیکھ لو۔ اِس حدیث کی سند کا تفصیلی بیان حواشی عربیہ مین گذر چکا ہے)

مسلمانو! اپنے پیشوا کے اخلاق اور دنیا سے قطع تعلق اور خدا کی رضامندی کی جستجو اور احتمال شدائد کو ذرہ غور سے دیکھو اور پھر اُسکے ثمرہ اور نتیجہ پر نظر ڈالو جو بہر بےبہا معلوم ہوگا یہ بہت بڑا مرتبہ ہے کہ اورون کی حاجت کو اپنی حاجت پر مقدم کرے حضرت ابدال جو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اولیاء اللہ بڑے درجے کے لوگ ہین اِسی وجہ سے اِس رتبہ کو پہونچے ہین چنانچہ حدیث مشکوٰۃ مین اسطرح کی صفات انکی مذکور ہین جنکی وجہ سے اس درجہ مین اُنکو اللہ تعالیٰ سے نزدیکی حاصل ہوئی ہے اور احیاء العلوم و کیمیاے سعادت وغیرہ اِس قسم کی کتابین اِن مضامین کی خوب تفصیل بیان کرتی ہین مگر عالم درویش کو اُن کتب کا سُنا دینا ضرور ہے محض خود مطالعہ سے بغیر اہلیت علم ظاہری و باطنی مطلب حاصل نہ ہوگا بلکہ ضرر کا اندیشہ ہے اور ثمرہ اس تکلیف کا یہ ہوا کہ قیامت تک قرآن مین اِن حضرات کی تعریف باقی رہے گی لوگون کو عبرت ہوگی اعلیٰ درجہ کا ثواب ہوگا دارین مین اِس تقویٰ کی بدولت عزت ہوئی۔

آج جو مسلمان دین و دنیا کی خرابیون مین مبتلا ہین غیر اقوام کی غلامی مین گرفتار اور طرح طرح کی سختیون مین مبتلا ہین اِسکی وجہ یہی ہے کہ انھون نے اپنے اعمال۔ معاملات۔ اخلاق خراب کرلیے ہین جب تک ایسے لوگ جنکا تذکرہ ہوا یا اُنکے پیرو موجود تھے طرح طرح کی برکتین دارین کی راحتین اور عزت مخالفین پر غلبہ ظاہری و باطنی علوم کی ترقی وغیرہ نعمتین میسر تھین اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اللہ پاک کسی قوم کی حالت نہین بدلتا جبتک وہ اپنی حالت خود نہ بدل ڈالین چنانچہ قرآن مجید مین یہ مضمون موجود ہے۔ اللہ کی ذات ہمیشہ یکسان حالت پر ہے تغیر و تبدل سے پاک ہے اگر اب بھی مسلمان دین پر پورا عمل کرین انشاء اللہ تعالیٰ حق تعالیٰ اُنکو وہی نعمتین میسر فرماوین مسلمان بدل گئے خدا کی حالت تو نہین بدلی اسمین خدا کا کچھ نقصان اور مجبوری نہین وہ تو ہر زمانہ مین اپنے ذاتی و صفاتی کمالات مین یکتا اور واحد اور ہر شر قادر ہے خوب سمجھ لو

(۲۰) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ عِنْدَ الْکَعْبَۃِ وَجَمْعُ قُرَیْشٍ فِیْ مَجَالِسِھِمْ اِذْ قَالَ قَائِلٌ مِّنْھُمْ اَلَا تَنْظُرُوْنَ اِلٰی ھٰذَا الْمُرَائِیْ اَیُّکُمْ یَقُوْمُ اِلٰی جَزُوْرِ اٰلِ فُلَانٍ فَیَعْمِدُ اِلٰی فَرْثِھَا وَدَمِھَا وَسَلَاھَا ثُمَّ یُمْھِلُہٗ حَتّٰی اِذَا سَجَدَ وَضَعَہٗ بَیْنَ کَتِفَیْہِ فَانْبَعَثَ اَشْقَاھُمْ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَہٗ بَیْنَ کَتِفَیْہِ وَثَبَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فَضَحِکُوْا حَتّٰی مَالَ بَعْضُھُمْ اِلٰی

بالفتح جماعت ۱۲ — بالفتح شتر کہ پارہ پارہ کردہ شود در شتر و نیز اطلاق میکنند اشعۃ اللمعات — من المفاعلۃ ۱۲ — من حتی ۱۲

۵ بفتح سین و تخفیف لام پوستے کہ در وے بچہ میباشد از آدمیان و مواشی و بعضے گفتہ اند مخصوص بمواشی ست و در آدمیان مشیمہ گویند ۱۲ ل

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بَعْضٍ مِنَ الضِّحْكِ وَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ اِلٰى فَاطِمَةَ فَاَقْبَلَتْ تَسْعٰى وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتّٰى اَلْقَتْهُ عَنْهُ وَاَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلٰثًا اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)۔

(اسم فعل یعنی الزم من الافعال ۱۲)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جسوقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے کعبہ کے پاس اُس حال میں کہ ایک جماعت قریش اپنی مجلسوں میں تھی (اور وہ مجالس حرم شریف میں تھیں) ناگاہ کسی کہنے والے نے اُنمیں سے کہا تم نہیں دیکھتے ہو اِس (حضور سرور عالم) ریا کرنے والے کی طرف (اور یہ بات ابوجہل نے کہی تھی) تم میں سے کون شخص ہے کہ جاوے طرف اونٹ ذبح کیے ہوئے فلان قبیلہ کے (کسی قبیلہ میں اونٹ ذبح کیا گیا تھا) پس لادے اُسکی لید اور خون اور وہ کھال جسمین بچہ ہوتا ہے پھر اُن چیزون کو رکھے یہان تک کہ جسوقت آنحضرت سجدہ کرین تو آپکے دونو شانون کے بیچ مین ڈالدے سو اُٹھا اُنمین کا بدبخت بڑا اشقی پھر جب حضرت نے سجدہ کیا تو اُسنے اُن چیزون کو آپ کے دونون کندھون کے بیچ مین رکھدیا اور حضور سرور عالم اپنی جگہ پر ثابت رہے سجدہ کی حالت مین پس ہنسے وہ مشرک یہان تک کہ ہنسنے کی وجہ سے بعض اُنمین کا بعض کی طرف جھک گیا پھر گیا ایک جانے والا (اور وہ ابن مسعودؓ تھے) حضرت فاطمہؑ کے پاس (اور آپکو اس حال سے خبردی اور آپ چھوٹی عمر کی تھین اُسوقت) سو آپ دوڑتی ہوئی تشریف لائین اور حضور بدستور سجدہ مین ثابت قدم رہے یہان تک کہ وہ چیزین حضورؐ کے اوپر سے ہٹا دین اور حضرت فاطمہؑ اُن مشرکون کی طرف متوجہ ہوئین اور اُن کو جھڑکا اور ڈانٹا یہ مضمون طویل ہے بقدر ضرورت نقل کردیا۔ اسمین قوت اور ہمت اور کرامت ہے حضرت فاطمہؑ کی کہ باوجود چھوٹی عمر کے ایسی دلیری اور دین کی مدد کی اور اُن لوگون کو کچھ جواب نہ بن پڑا اور مجال نہ ہوئی کہ کچھ کہہ سکین سبحان اللہ اہل اللہ کو ایسا ہی ہونا چاہیے اُنکی مدد خدا کرتا ہے (اِس حدیث کو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے دونون روایتون کے بعضے لفظون مین اختلاف ہے)۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

(۶۱) قَالَ الْقَاضِیْ عِیَاضٌ فِی الشِّفَاءِ فِیْ اِجَابَۃِ دَعْوَاتِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَدَعَا لِفَاطِمَۃَ ابْنَتِہٖ اَنْ لَا یُجِیْعَھَا قَالَتْ فَمَا جُعْتُ بَعْدُ وَکَذَا فِیْ اَنْجَحِ الْکُبْرٰی

من الاجاعۃ گرسنہ کردن ۱۲ ص — من نصر گرسنہ شدن ۱۲ ص

ترجمہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے شفا میں نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی صاحبزادی فاطمہؓ کے لیے دعا فرمائی کہ اُن کو بھوک نہ لگے وہ فرماتی ہیں کہ اس دعا کے بعد مجھے بھوک نہیں لگی اور بیہقی نے عمران بن حصینؓ سے روایت کی ہے کہ عمرانؓ نے کہا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور میں حاضر تھا حضرت بی بی فاطمہؓ تشریف لائیں اور آپ کے سامنے کھڑی ہوئیں آپ نے اُنکی طرف دیکھا کہ بسبب بھوک کے چہرہ اُنکا زرد ہو رہا تھا آپ نے اُنکے سینے پر ہاتھ رکھا کہ اے اللہ پیٹ بھرنے والے بھوکوں کے اور اونچے کرنے والے نیچوں کے فاطمہ بنت محمد کو بلندی دے یعنی تکلیف اُنکی دور کر عمرانؓ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ چہرۂ مبارک حضرت بی بی فاطمہؓ کا سرخ اور روشن ہو گیا اور زردی اُنکے چہرہ کی جاتی رہی پھر ایک بار میں اُنکی خدمت میں حاضر ہوا اُنھوں نے مجھسے فرمایا کہ اُسدن سے مجھے پھر کبھی بھوک نے تکلیف نہ دی ف بیہقی نے بعد روایت اس حدیث کے کہا ہے کہ یہ قصہ ماقبل نزول آیت حجاب کا ہے کذا قال المفتی عنایت احمد رحمہ اللہ تعالیٰ (انتہا ہر یہ) معلوم ہوتا ہے کہ حضور سرور عالمؐ نے یہ دعا فرمائی کہ جب کھانا میسر ہو تو بھوک کی کلفت نہ ہو نہ یہ کہ ہمیشہ بھوک کی خواہش نہ ہو کیونکہ اس دعا کی کوئی وجہ معتد بہ نہیں معلوم ہوتی واللہ اعلم چونکہ حضرات اہل بیت پر فاقہ کی سختیاں لیتین گذرتی تھیں اور جناب سیدۃ النساءؓ بوجہ لطافت و نزاکت طبعیہ کے اِن مشقتوں کی دشواری سے متحمل ہو سکتی تھیں اور سخت تکلیف ہوتی تھی اس وجہ سے حضورؐ نے یہ دعا فرمائی جو مقبول ہوئی اور معلوم کرنا چاہیے کہ بندہ کی بندگی کا یہ اقتضا ہے کہ ہر حال میں راضی رہے اور کسی وقت میں فلاحیت اور سہولت کی دعا سے غافل نہ ہو کہ اکثر سخت تنگی و مصیبت میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور عبادت میں فرق آتا ہے اور پریشانی کی وجہ سے قلب ٹھکانے نہیں رہتا اور اصل مقصود عبادت اور محبت اور اطاعت الٰہی ہے اور محبت و راحت سے جو عبادت ہوتی ہے اُسمیں توجہ کامل ہوتی ہے اور وہ عبادت افضل ہے اُس عبادت سے بحیثیت عبادت ہونے کے جو تنگی اور پریشانی میں ہوتی ہے چنانچہ امام غزالی رحمۃ اللہ الباری نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جواہر القرآن اور احیاء العلوم مین تصریح فرمائی ہے اور اگر سختی وتنگی کا سامنا ہو تو بھی شکر کرے اسلیے کہ مصائب و شدائد بھی نعمتین ہین بڑا ثواب ملتا ہے اور نفس کی انسے بڑی اصلاح ہوتی ہے خدای تعالی حکیم ہین جو حالت جس شخص کے لیے جسوقت مین بہتر ہوتی ہے وہ اُسکو مرحمت فرماتے ہین مگر (بلا عذر قوی) اپنی طرف سے عافیت کا خواہان اور دعا کہنے والا رہے مستند حدیث مین ہے کہ جنت مین اوّل وہ لوگ داخل ہونگے جو خدا کا بہت شکر کرتے ہین مصیبت و راحت مین مقصود یہ ہے کہ ہر حال مین شکر اور رضا بقضا ضرور ہے اور رضا کا اعلیٰ رتبہ ہے کہ طبعی کراہت بھی جاتی رہے اور زبان سے بھی کوئی لفظ خلاف مرضی خالق کے نہ نکلے اور طبعی کراہت گو اختیار سے باہر ہے لیکن بعد عادت تحمل و برداشت یہ ملکہ اور قوت بھی پیدا ہو جاتی ہے کہ انسان طبعی کراہت سے بھی باز رہے اور یہ سلوک کا اعلیٰ مقام ہے۔ اور روضۃ الاحباب مین ہے کہ شیخ نجم الدین عمر[1] نسفی اپنی تفسیر سورۂ فاتحہ مین روایت کرتے ہین کہ ایک روز رسول مقبول حضرت فاطمہؑ کے گھر تشریف لائے دیکھا کہ آپ ملول و غمگین بیٹھی ہین اور رو رہی ہین پس حضورؐ نے دریافت کیا حضرت سیدہؑ سے کہ کس وجہ سے ملول و غمگین ہو عرض کیا یا رسول اللہؐ بطور حکایت اور اظہار امر واقعی بجواب آنحضرتؐ عرض کرتی ہون نہ بطریق شکایت مصیبت حق تعالیٰ (کسقدر ادب ملحوظ رکھا جسکے دل مین اللہ تعالیٰ کی توحید و عظمت جاگزین ہے اسکی یہی حالت ہوگی کہ بیان پر شکایت کا وہم بھی جاتا رہا) مین اسوجہ سے روتی ہون کہ تین دن سے ہمارے گھر مین کھانا نہین ہے امام حسنؑ اور امام حسینؑ کو (بوجہ بچپن) صبر اور قرار نہ رہا شدت بھوک سے روتے تھے اُنکے رونے سے مجھے بھی رونا آیا اور حضرت علیؑ بھی روتے تھے (بچون کی تنگی اور مشقت دیکھکر یہ ہے طریقہ محبان رسولؐ کا فقط جھوٹی محبت اور اہل اللہ کی عداوت سے کہین کام چل سکتا ہے سوائے رسوائی دارین اسکا اور کیا انجام ہے) اور آپ سے ہم اس امر کو اور اپنی تنگی کو پوشیدہ رکھتے رہے (کہ اس عرصہ مین بغیر استفسار آنجناب

---

[1] وہو امام الثقلین مفتی الفریقین کما قال صاحب قرۃ العیون ۱۲ منہ ۵۳۷ لم اطلع علی سندہ سوی ہذا وتتبعت فی الموضوعات فلم اجدہ وانما ذکرہ صاحب روضۃ الاحباب المحدث ۱۲ منہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہم میں سے کسی نے کچھ عرض کیا) مگر آج کے دن حسنؑ اور حسینؑ سے ایسی بات (بیقراری کی) میں نے سنی کہ مجھے قرار نہ رہا اور وہ بات یہ تھی کہ وہ کہنے لگے کہ کیا کوئی بچہ اسقدر بھوکا ہوتا ہے جسقدر کہ ہم ہیں (یعنی سخت بھوکا اور سخت تنگی ہے حتیٰ کہ تعجب سے پوچھنے لگے) یہ سنکر جہان مجھپر تاریک ہوگیا (یعنی سخت رنج ہوا) اے باپ آپ کیا فرماتے ہیں اگر بندہ اللہ پاک سے مناجات (خفیہ دعا) میں بے تکلفی سے گفتگو کرے تو کیا وہ برائی اور گستاخی تو نہیں ہے آپ نے فرمایا کہ وہ گستاخی نہیں (اپنے مولی حقیقی اور کریم فرمانے والے سے التجا کرنا اپنی محتاجی اور بیکسی کا اظہار ہے اور اللہ کی عظمت کا اقرار ہے اور یہ سب باتیں عبادت اور اللہ کی خوشنودی کا باعث ہیں) اے بیٹی اللہ تعالیٰ بندون کی بے تکلفی پسند فرماتا ہے حضرت فاطمہؑ تشریف لے گئیں (غسل کے لیے اور دعا کے لیے) اور غسل فرمایا اور گھر کے ایک کونہ میں نماز کے لیے کھڑی ہوئیں اور نماز سے فارغ ہوکر مناجات کی اور ہاتھ اٹھائے اور زاری کی اور عرض کیا کہ اے اللہ تو جانتا ہے کہ عورتون کو پیغمبرون کی (برابر صبر کی) طاقت نہیں ہے اگر تجھے میرے باپ کے ساتھ کوئی بھید اور راز ہے تو مجھے اس راز کے تحمل کی طاقت نہیں ہے یا مجھے طاقت دیا اس مصیبت کے اٹھانے کی یہ فرمایا اور بیہوش ہوگئیں (اس جملہ شرطیہ سے شک مراد نہیں بلکہ تاکید مراد ہے جیسا کہ اہل علم پر ظاہر ہے اور حکمت خفیہ جسکی وجہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سختیان پیش آتی تھیں اس راز خداوندی اور حکمت الٰہیہ کی وجہ اُنکا آپ کو تحمل ہوتا تھا اُسکا وجود تو یقینی ہے منجملہ ان حکمتون کے ایک یہ ہے کہ آپ کے مراتب اور درجات کی ترقی ہو اور دوسری وجہ یہ کہ حق تعالیٰ کی معرفت اور استغنائی کا اندازہ ہو تیسرے یہ کہ اور لوگون پر مصائب آسان ہون کہ جب باعث وجود خلق اور مقبول رب اکبر پیغمبر معصوم کا یہ حال ہے تو ہم ناچیز گنہگار دن نالائقون کی کیا ہستی ہے وغیرہ اور اولیاء کو مثل انبیاء کے کمالات حاصل نہیں ہوتے نبوت کی ابتدا ولایت کی انتہا سے بڑھکر ہے خوب سمجھ لو اسکے بعد) جبرئیلؑ نے اور کہا یا رسول اللہ اٹھیے فرمایا کیا ہوا ہے عرض کیا فاطمہؑ نے فرشتون کو خروش (وجوش غم) میں ڈالدیا اُن کو تسلی وتسکین دیجیے سرور عالم تشریف لائے اور صاحبزادی کو بیہوش دیکھا اُن کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

سر کو زمین سے اُٹھایا اور گود مین لیا حضرت فاطمہؓ ہوش مین آکر اُٹھین اور مثل نادم شخص کے سر مبارک سامنے کیا (باوجود اِس بات کے کہ کوئی امر خلاف شرع نہ تھا بلکہ دعا عبادت تھی مگر اِس خیال سے کہ شاید کوئی بات بے صبری کی نہ ہو گئی ہو بوجہ شدت رنج و تنگی کے ندامت طاری ہوئی سبحان اللہ سب کچھ اطاعت کرین اور اپنے کو نا قابل اور نالائق سمجھین اللہ والون کا یہی کام ہے اور حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا پورا حق کوئی نبی اور کوئی ولی ادا نہین کر سکتا اُسکی بے شمار نعمتون کا شکر کس سے ادا ہو سکتا ہے مگر بندہ کو حتی المقدور کسی وقت اطاعت و شکر سے غفلت روا نہین جب باوجود ہر وقت اطاعت کے باری عز شانہٗ کا حق نہین ادا ہو سکتا تو غفلت مین تو کسقدر ناشکری اور بے پروائی ہے حضرتؐ نے فرمایا اے فاطمہ آیت نَحْنُ قَسَمْنَا[۵۱] پڑھتی رہ اور اللہ تعالیٰ کو تقسیم کرنے والا (رزق و دیگر نعمتون کا) جانتی رہ تاکہ تجھپر مشقتین آسان ہو وین[۵۲] کیونکہ جب انسان سمجھے گا کہ سب کچھ اللہ کے حکم و ارادہ سے ہوتا ہے تو دل کو تسکین ہو گی اور رنج مین بہت کمی ہو گی کہ خالق کے کاروبار مین ہمین رنج کا کیا موقع ہے۔ نیز ہمارا کیا بس و قابو ہے پس رنج بیکار ہے حضرت فاطمہؓ پہلے سے ان امور سے واقف تھین اور ادنیٰ مسلمان ایسے احکام سے واقف ہے مگر شدت مصائب اور سخت مصیبت سے قلب پر رنج غالب ہوتا ہے جس سے ایسے امور کی حضوری جاتی رہتی ہے اور دوسرے کی نصیحت سے بیداری ہو جاتی ہے بلکہ کبھی یہان تک نوبت پیش آتی ہے کہ افضل شخص ایسے حال مین فاضل کی نصیحت سے منتفع ہوتا ہے یعنی ایسے وقت اعلیٰ درجہ کے مسلمان کو ادنیٰ درجہ کے مسلمان کی نصیحت باعث صبر و سبب ہوشمندی و بیداری ہو جاتی ہے اور یہ امر تجربہ سے ثابت ہے اور یہی وجہ تھی کہ حضرت خدیجہؓ کی تسلی دینے سے حضرت رسول مقبولؐ کو تسکین

---

۵۱ یہ پوری آیت مع ترجمہ یہ ہے نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُم بَعْضًا سُخْرِيًّا ۗ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ۝ یہ آیت پارہ پچیس[۲۵] سورۂ زخرف مین ہے ترجمہ یہ ہے۔ ہم نے تقسیم کی ہے انکے درمیان انکی روزی دنیا کی زندگی مین اور ہم نے بلند مرتبہ بنایا اُنمین ایک کو ایک پر تاکہ بنالے ایک دوسرے کو محکوم اور تیرے پروردگار کی رحمت اُن چیزون سے بہتر ہے جو یہ جمع کرتے ہین یعنی جنت بہتر ہے مسلمانون کے لیے اس ناپائدار دنیا سے ۱۲

۵۲ نیز اس کام کے لیے اِس آیت کا ورد باطنی نفع بھی دے گا ۱۲

Presented by: Rana Jabir Abbas

حاصل ہوئی تھی ابتدای وحی کے زمانہ مین حالانکہ آپ نبی اور افضل الانبیاء تھے اور حضرت خدیجہؓ فقط ولی تھین یہ مفصل قصہ کتب حدیث مین موجود ہے یہان پر فقط شخص کا حال بتلانا مقصود ہے اور حضرت خدیجہؓ کی یہ توجیہ بغیر کسی کی تعلیم کے میرے قلب پر غیب سے القا ہوئی اور اسکو حضرت مرشدی کی خدمت مین پیش کیا حضرت والا نے پسند فرمایا یہ نکتہ اہل علم کے لیے بڑا مفید اور عوام کے لیے مفید ہے پس یاد رکھنا چاہیے) اور اُسوقت حضرت رسول مقبولؐ نے دست مبارک حضرت سیدۃ النساء کے سینہ مبارک پر رکھا اور کہا اے خدا اسکو بھوک سے بیخوف کردے حضرت فاطمہؓ فرماتی ہین جب سے مین نے بھوک کی کلفت کبھی اپنے دل مین نہ پائی (اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ کی دعا نیز حضرت سیدہؓ کی التجا مقبول ہوئی اور تنگی پھر پیش آئی مگر اسکا اثر نہ معلوم ہوا کیونکہ دل کے لفظ سے ظاہر ہے یہ کہ تنگی پیش آئی مگر باطن مین اثر نہ معلوم ہوا اور اگر تنگی ہی پیش نہ آتی تو یہ فرماتین کہ پھر کھانے کی وسعت ہوگئی عبرت کی جگہ ہے کہ باوجود ایسی سخت کلفتون کے اللہ تعالیٰ کا ادب ملحوظ رکھا اور شکر گزاری کی اور عاجزانہ درخواست کی اور یہ ظاہر ہے کہ اسکے بعد بچون کو تنگی نہ ہوئی ہوگی کیونکہ اُنکی مشقت و تنگی کا اثر اپنی ذات سے زیادہ والدین پر پڑتا ہے پس جب اللہ نے ادنی تکلیف کو محو کر دیا اُسنے اعلیٰ کو ضرور ہٹا دیا ہوگا شعر

جگہ جی لگانے کی دنیا نہین ہے * یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہین ہے * دیگر نہ لائق بود عیش با دلبرے * کہ ہر بامداد ش بود شوہرے * دیگر زندہ کنی عطاے تو ور بکشی فدائے تو * دل شدہ مبتلاے تو ہر چہ کنی رضاے تو * دیگر آنکس کہ ترا شناخت جان را چہ کند * فرزند و عیال و خان ومان را چہ کند * دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی * دیوانۂ تو ہر دو جہان را چہ کند * دیگر چند خوانے حکمت یونانیان * حکمت ایمانیان را ہم بخوان * از موم دور اندیش را * بعد ازین دیوانہ سازم خویش را * وَلِلّٰہِ دَرُّ مَنْ قَالَ ۔

وَلَوْ کَانَ النِّسَاءُ کَمَنْ ذَکَرْنَا * لَفُضِّلَتِ النِّسَاءُ عَلَی الرِّجَالِ * فَلَا التَّانِیْثُ لِاسْمِ الشَّمْسِ عَیْبٌ * وَلَا التَّذْکِیْرُ فَخْرٌ لِلْہِلَالِ * حَبِیْبٌ لَیْسَ یَعْدِلُہٗ حَبِیْبٌ * وَمَا لِسِوَاہُ فِیْ قَلْبِیْ نَصِیْبٌ * حَبِیْبٌ غَابَ عَنْ بَصَرِیْ وَشَخْصِیْ * وَلٰکِنْ عَنْ فُؤَادِیْ مَا یَغِیْبُ * اِذَا اَبْقَتِ الدُّنْیَا عَلَی الْمَرْءِ دِیْنَہٗ * فَمَا فَاتَہٗ لَیْسَ بِضَائِرٍ * وَکَیْفَ یَلَذُّ الْعَیْشَ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

مَن ھُوَ عَالِمُھ، بِاَنَّ اِلٰہَ الخَلقِ لَابُدَّ سَائِلُہٗ، فَیَأخُذُ مِنہُ ظُلمَہٗ بِعِبَادِہٖ،
وَیَجزِیہِ بِالخَیرِ الَّذِی ھُوَ فَاعِلُہٗ،

ترجمہ انسان کو اہوال محشر۔ عذاب قبر۔ عبور پل صراط۔ سوال نکیرین۔ عذاب جانکندن وغیرہ وغیرہ مہلکات کو خیال کرکے دنیا کو دل سے سرد کردینا چاہیے یہ جگہ جانچ کی ہے اللہ نے محض عبادت کے لیے جنّ وانسان کو پیدا کیا ہے بقدر ضرورت معاش کا بندوبست کرکے شب وروز زہد۔ تقویٰ۔ اطاعت الٰہی میں مشغول رہنا چاہیے۔ مشکوٰۃ الانوار میں منقول ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا بنت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جب وصال ہوا (یعنی آپ فوت ہوگئیں) تو اُن کے جنازے کو چار شخصوں نے اُٹھایا حضرت علی و حضرت حسنین اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہم پھر جب کہ ان حضرات نے جنازہ قبر کے کنارے رکھا کھڑے ہوئے ابوذرؓ اور فرمایا اے قبر تو جانتی ہے اُس ذات مقدسہ کو کہ جس کو ہم تیرے پاس لائے ہیں وہ فاطمہ زہراؓ ہیں جو بیٹی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بیوی ہیں حضرت علی مرتضیٰ کی اور ماں ہیں حسنینؓ کی پس انھوں نے قبر سے آواز سنی کہ کہتی ہے کہ میں جگہ حسب ونسب کی نہیں ہوں اور سوائے اسکے اور کچھ نہیں ہے کہ میں نیک عمل کی جگہ ہوں پس نہیں نجات پاتا ہے مجھسے مگر وہ شخص جسنے کثرت سے نیکی کی ہو اور اُسکا قلب درست رہا ہو اور پاک رہا ہو بُرے عقیدوں سے اور اُسکے اعمال اللہ ہی کے لیے ہوے ہوں یہ روایت مجھکو محقق نہیں صاحب درۃ الناصحین نے اسکو نقل کیا ہے حضرت ابوذر غفاریؓ بڑے درجہ کے پارسا اور زاہد تھے زہد (بیزاری دنیا) میں سب صحابہؓ پر فوقیت رکھتے تھے اور آپکو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زہد میں مشابہت تھی چنانچہ مشکوٰۃ میں ہے۔ انھوں نے بطریق حسرت قبر سے یہ کلام کیا تھا کہ ایسی ذات مقدسہ کبھی تجھ میں تشریف فرما ہوئیں بطور کرامت

لہ یہ مضمون حاشیہ مشکوٰۃ میں ہے اور امام غزالی قدس سرہٗ نے احیاء العلوم میں اس مرتبہ کا حضرت علیؓ کو تحریر فرمایا ہے ممکن ہے کہ دونوں حضرات اس درجہ کے ہوں واللہ تعالےٰ اعلم ۱۲

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور خرق عادت آپ کو قبر نے جواب دیا اور حسب و نسب کا مفید اور غیر مفید ہونا بیشتر معلوم ہو چکا ہے حق یہ ہے کہ اعمال صالحہ سے کام چلتا ہے اور نجات ملتی ہے وللہ درمن قال۔

بندۂ عشق شدی ترکِ نسب کن جامی ✤ کہ درین راہ فلان ابنِ فلان چیزے نیست ✤

(۶۲) اللھم اجعل رزق آل محمد قوتا[1] (ترمذی)

ترجمہ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے اللہ کردے رزقِ آلِ محمدؐ بقدر کفایت و حاجت (اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے سبحان اللہ کیا رحم تھا آلِ محمدؐ پر اللہ کا کہ دُنیا سے اُن کو نہایت دور رکھا اور کیسی شفقت تھی اور کس قدر خیال تھا اطاعت الٰہی کا جناب رسول مقبولؐ کو کہ اپنی ذات مقدسہ اور اپنی آل کو دنیا سے ہٹائے رکھا اور دنیا میں باوجود قدرت عیش و عشرت میں مشغول ہونے کے محض رضائے الٰہی کی غرض سے اور تعلیم امت کی غرض سے بالکل بچائے رکھا اور اس مقدس تعلیم اور دعا کی بدولت اہل بیت میں بڑے بڑے صاحب کمال لیکن دنیا سے بیزار حضرات پیدا ہوئے یہ بھی بڑی فضیلت ہے حضرت فاطمہؓ کی کہ وہ دنیا جیسی ناپاک چیز اور غفلت میں ڈالنے والی مہلک بیماری سے اپنے کو بچالے گئیں اور حضورؐ کی دعا کی برکت سے دین کا اعلیٰ رتبہ حاصل کیا اور دنیا کی طرف مطلقًا توجہ نہ کی اس دعا کی برکت تھی کہ خلافت حضرات اہل بیت کو موافق نہ آئی اور وہ حضرات اُسکی آسایش سے منتفع نہ ہو سکے چنانچہ اہل تواریخ پر حضرت علیؓ اور حضرت امام حسنؓ کی خلافت کا حال ظاہر ہے اللہ تعالیٰ نے ذرہ سا لگاؤ بھی دنیا کا ان حضرات کے لیے پسند نہ کیا گو کار خلافت بوجہ انتظام دین دینی کام تھا لیکن پھر بھی دین مقصود اور محض مشغولی حق سے کسی درجہ میں خالی تھا اور یہ بات باریک ہے اہل بصیرت خوب اندازہ کرسکتے ہیں ہاں علوم ظاہری و باطنی کے وہ حضرات مخزن رہے۔ لقد احسن من قال ✤ اَرَی الزُّھَّادَ (جمع زاہد ۱۲)

فِی رَوْحٍ وَّرَاحَۃٍ ۔ قُلُوْبُھُمْ عَنِ الدُّنْیَا مُزَاحَۃٌ ۔ اِذَا اَبْصَرْتَھُمْ اَبْصَرْتَ قَوْمًا ✤ (بالضم دور کردہ شدہ ۱۲)

---

[1] عن ابن فارس والازہری القوت مایؤکل لیمسک الرمق و فی الحدیث اللّٰھم اجعل رزق آل محمدؐ قوتا ای بقدر مایمسک بہ الرمق من المطعم یعنی کفایۃ من غیر اسراف ۱۲ مجمع البحرین ـــ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مَسْلُوْکُہَا اَہْلُ رِضْ تَمْتَیْہِمْ سَمَا حَقٌ ۱ کھری آمدنی جو زکوٰۃ کی تھی حضورؐ نے اہل بیت پر حرام فرمادی تھی جیسکا مفصل بیان گذر چکا جس کو خدا کی محبت کا مزہ آجاتا ہے ماسوی اللہ اسکے نزدیک ہیچ اور ناچیز نظر آتا ہے اَللّٰھُمَّ اَذِقْنَا مِنْہُ رِزْقًا وَّ اِسْعًا اٰمِیْن یَارَبَّ الْعَالَمِیْن سَبْعًا اور حدیث میں ہے کَانَ (ای صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یَمْنَعُ اَھْلَہُ الْحِلْیَۃَ وَالْحَرِیْرَ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالْحَاکِمُ کَذَا فِیْ کُنُوْزِ الْحَقَائِقِ لِلْمُنَاوِیِّ یعنی آپ اپنے اہل بیت کو زیور اور ریشم سے منع فرماتے تھے (یعنی بطریق استحباب واختیار زہد) اور نسائی میں یہ بھی ہے کہ آپ[1] فرماتے تھے کہ اگر تم زیور جنت کا اور ریشم جنت کا پسند کرتی ہو (اور ملنا چاہتی ہو) تو دنیا میں نہ پہنو اور بعض روایات میں آیا ہے کہ آپ اپنی صاحبزادیوں کو ریشم اور قزینکے (جو خاص قسم کا ریشم ہے) سر بند اڑھاتے تھے سو جواب یہ ہے کہ وہ معمولی درجہ کا ریشم تھا جس میں زیادہ زینت اور شان و شوکت جو شریعت میں اعلیٰ درجہ کی مذموم ہے نہیں ہوتی اور حدیث میں ہے کہ فقیری کی حالت میں مرا اور دولتمندی کی حالت میں نہ مر[2] خوب سمجھ لو۔

تنبیہ کہاں ہیں ترقی کے خواہاں اور اسلام کے جھوٹے شیدائی کافروں کی مشابہت اختیار کرنے والے کیا ترقی کے یہی سامان ہیں جو آپ لوگوں نے اختیار کیے ہیں حتیٰ کہ بعض لوگ تو ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے یا ترقی اسلام کے سامان زہد۔ تقویٰ۔ خیرخواہی امت وغیرہ وغیرہ ہیں افسوس صد افسوس رسول مقبولؐ اور آپکے متبعین نے تو اسی رضائے الٰہی اور اطاعت حق اور حرص و طمع اور خوش پوشاکی و خوش خوراکی ترک کرکے بہت کچھ اسلام کی ترقی کر دکھائی تھی اور آج جہاں کہیں جو کلمہ گو نظر آتا ہے وہ اُن ہی حضرات کا فیض ہے مگر آپنے تو کوئی جھنڈا اسلامی نہیں قائم کیا جسمیں ذرہ بھی ترقی کا نمونہ نظر آئے محض اغیار کی بندگی کو اپنا فخر سمجھتے ہو اب بھی جنکا ایمان درست ہے تو وہ مقدس زاہد صاحب علم و عقل مردانِ خدا

---

[1] ولفظہ ان رسول اللہ کان یمنع اہلہ الحلیۃ والحریر ویقول ان کنتم تحبون حلیۃ الجنۃ وحریرہا فلا تلبسوہا فی الدنیا ۱۲ منہ

[2] ونقطہ مت فقیرا ولا تمت غنیا (ط) کذا فی کنوز الحقائق ۱۲ منہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرات ہی کی بدولت وہ ایمان صحیح اور قائم ہے ورنہ آپ جیسے مقتدا تو ایک دن گلے مین جلیبا ڈلوا دین تیرے بھائیو میری نصیحت کا برا نہ مانو مین تمہارا سچا خیر خواہ ہون مگر ہر بات مین اتباع نبوی ملحوظ رکھتا ہون چند روزہ دنیا ہے وہان جاکر یہ عیش وعشرت سب خاک مین ملجاویگا اور سوائے غلامانِ رسولؐ کوئی نجات نہ پائیگا اب بھی آپ لوگ کسی اہل بصیرت کی خدمت کرکے اسلام اور متعلقات اسلام سے آگاہی حاصل کرکے سنت نبوی پر عملدرآمد کیجیے ورنہ بجز تباہی اور افسوس اور کچھ حاصل نہ ہوگا ع بر رسولان بلاغ باشد وبس ✦ شعر

وَلَقَدْ نَادَیْتُ لَوْ اَسْمَعْتُ حَیًّا ‌ ‌ وَلٰکِنْ لَّا حَیَاۃَ لِمَنْ اُنَادِیْ

اگر ذرہ بھی غور کیجیے گا اور تھوڑی سی بھی اہلیت حب خالق کی ہوگی تو اسقدر مضمون کافی ہے یہ قلیل آپکے ذہن مین کثیر ہوجاویگا اَلْعَاقِلُ تَکْفِیْہِ الْاِشَارَۃُ مشہور ہے۔

(۶۳) اَخْرَجَ الْحَاکِمُ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَتْ فَاطِمَۃُ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا یَا رَسُوْلَ اللہِ زَوَّجْتَنِیْ مِنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَّھُوَ فَقِیْرٌ لَّا مَالَ لَہٗ فَقَالَ یَا فَاطِمَۃُ اَمَا تَرْضَیْنَ اَنَّ اللہَ عَزَّوَجَلَّ اِطَّلَعَ عَلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ فَاخْتَارَ رَجُلَیْنِ اَحَدُھُمَا اَبُوْکِ وَالْاٰخَرُ بَعْلُکِ (اِزَالَۃُ الْخِفَاءِ عَنْ خِلَافَۃِ الْخُلَفَاءِ)

ترجمہ حاکم نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے میرا نکاح حضرت علیؓ ابن ابی طالب سے کیا ہے اور وہ فقیر ہین کچھ بھی مال انکے پاس نہین (یعنی بقدر حاجت ضرورت بھی مال نہین اور بقدر حاجت سے ایسے حضرت کی مراد یہ ہوتی ہے کہ جو بسر اوقات کو معمولی طور پر کافی ہوجاوے وہ حاجت مراد نہین جسکو کہ اہل دنیا عیش وعشرت والے حاجت سمجھتے مین کبھی انکی حرص ہی ختم نہین ہوتی) پس فرمایا اے فاطمہ کیا تم اس بات سے راضی نہین کہ اللہ عزوجل نے آگاہی پائی اہل زمین پر پس پسند کیا دو مردون کو ایک انمین سے تمہارے باپ (یعنی ہمین) ہین اور دوسرے انمین سے تمہارے خاوند (یعنی حضرت علیؓ) ہین ازالۃ الخفاء مین اسکو نقل کیا ہے یہ ابتدائی حالت تھی حضرت فاطمہؓ کی سب کمالات ابتدا ہی سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اولیاء کو میسر نہیں ہوتے رفتہ رفتہ ترقی ہوتی ہے اور بقدر حاجت مال کی ہر شخص کو حاجت ہے پس ابتداے حال میں بھی یہ امر حرص پر دلالت نہیں کرتا نہ اس سے عیش و عشرت کی بو نکلتی ہے اور جب آپ نے دینی نفع (یعنی حضرت علیؓ کا دینی رتبہ) معلوم کر لیا تو غنیمت سمجھا کہ ایسے خاوند کی ہمسائگی بڑی غنیمت ہے اور عورت کے لیے بڑا فخر ہے سو خاموشی اختیار کی بیان سے آپ کی محبت دینی اور زہد ثابت ہوا کہ دینی بزرگی معلوم کر کے پھر قدر ضرورت بھی دنیا کی طرف توجہ نہ فرمائی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اور بیان سے کوئی وہم نہ کرے کہ حضرت علیؓ کا رسول اللہ کے برابر ہونا لازم آتا ہے ایسا وہم محض خبط ہے جو کسی زبان کے محاورہ سے آگاہ نہ ہوگا وہ ایسی بات کہے گا حضرت علیؓ کا وہی رتبہ ہے جتنا شریعت میں ثابت ہے یعنی آپ خلیفہ چہارم ہیں یہی ترتیب فضیلت کی ہے اور عقائد میں تفصیلاً مذکور ہے و صاحب روضۃ الاحباب در باب نکاح حضرت فاطمہؓ گفتہ و روایتے آنکہ سید عالم را گمان شد کہ فاطمہؓ بجہت آن میگرید کہ علیؓ را مالے نیست فرمودے جانِ پدر در حق تو تقصیر نکردم کسے را شوہر تو گردانیدم کہ بہترین اہل بیت من ست وایم اللّٰہ الذی نفسی بیدہ لقد زوجتکِ سیداً فی الدنیا وانہ فی الاخرۃ لمن الصالحین وفی روایۃ زوجتک سیداً فی الدنیا والاخرۃ وگریہ مذکور بعد نکاح و عمل آپ مذکور بود۔

(۶۴) حاکم آوردہ کہ فاطمہؓ بنت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر عم خود حمزہؓ را ہر جمعہ زیارت میکرد و نماز میگزارد و میگریست نزد او کذا فی بعض المعتبرات ثم رأیت بھذا السند فی نیل الاوطار والتلخیص الحبیر۔

ترجمہ حاکم نے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہؓ بنت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا حضرت حمزہؓ (حضرت حمزہؓ حضورؐ کے رضاعی بھائی بھی تھے اور چچا بھی تھے پس پہلے رشتہ سے حضرت فاطمہؓ کے چچا ہوے) کی قبر کی زیارت ہر جمعہ کو فرماتی تھیں اور نماز پڑھتی تھیں اور قبر کے پاس روتی تھیں زیارت قبر دنیا چھڑانے میں اور آخرت یاد دلانے میں ایک خاص تاثیر رکھتی ہے اور جمعہ کے روز

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

زیادہ بہتر ہے سبحان اللہ اللہ کی کیسی محبت اور دین کا کیسا شوق تھا اور عورتون کو زیارت قبور اس زمانہ مین بہت سی خرابیون کی وجہ سے درست اور روا نہین پہلے جائز تھی جیسا کہ مسجد مین جماعت سے نماز پڑھنا اُن کو مردون کے پیچھے جائز تھا اور اب منع ہوگیا اور نماز پڑھنا قبرونکے پاس جائز ہے بشرطیکہ قبر منہ کے سامنے نہ ہو پیچھے یا داہنے یا بائین جانب ہو۔

(۶۵) قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَدَخَلَ عَلٰى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَرَاٰى عَلٰى بَابِ مَنْزِلِهَا سِتْرًا وَّفِي يَدَيْهَا قُلْبَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ فَرَجَعَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا اَبُوْ رَافِعٍ وَّهِيَ تَبْكِي فَاَخْبَرَتْهُ بِرُجُوْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ اَبُوْ رَافِعٍ فَقَالَ مِنْ اَجْلِ السِّتْرِ وَالسِّوَارَيْنِ فَاَرْسَلَتْ بِهِمَا بِلَالًا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِمَا فَضَعْهُمَا حَيْثُ تَرٰى فَقَالَ اِذْهَبْ فَبِعْهُ وَادْفَعْهُ اِلٰى اَهْلِ الصُّفَّةِ[۱] فَبَاعَ الْقُلْبَيْنِ بِدِرْهَمَيْنِ وَنِصْفٍ وَتَصَدَّقَ بِهِمَا عَلَيْهِمْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِاَبِيْ اَنْتِ قَدْ اَحْسَنْتِ (اِحْيَاءُ الْعُلُوْمِ) وَلَمْ اَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِهٰذَا اللَّفْظِ وَقَدْ جَاءَ نَحْوُهُ فِي النَّسَائِيِّ كَمَا ذُكِرَ فِيْ بَعْضِ مَوَاضِعِ هٰذَا الْكِتَابِ وَلَمْ اَرَهُ فِي الْمَوْضُوْعَاتِ اَيْضًا وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ وَصَاحِبُ الْاِحْيَاءِ اَوْسَعُ نَظَرًا وَلَمْ يُخَرِّجْهُ الْعِرَاقِيُّ وَالزَّبِيْدِيُّ وَالْمَوْضِعُ مَوْضِعُ الْفَضَائِلِ لٰكِنْ اِنْ ثَبَتَ

ترجمہ حضور سرورِ عالم سفر سے تشریف لائے پس آپ نے حضرت فاطمہؓ کے پاس سو دیکھا اُن کے گھر کے دروازہ پر پردہ (لٹکا ہوا) اور اُنکے دونون ہاتھون مین دو کنگن چاندی کے تو آپ واپس آئے پھر ابو رافع (غلام حضورؐ کے) حضرت فاطمہؓ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور وہ رو رہی تھین پھر اُنھون نے ابو رافع رضی اللہ عنہ کو حضورؐ کے لوٹنے کی خبر دی تو اُنھون نے حضورؐ سے

۱؎ صفہ بالضم وتشدید فاے مضموم ایوان خانہ کہ بالا پوشیدہ باشد و اہل صفہ جمعے غریبان اسلام کہ خانہ نداشتند در موضع از مسجد (نبوی) کہ بالایش پوشیدہ بودند می گذرانیدند ۱۲ منتخب اللغات ۱۲

Presented by: Rana Jabir Abbas

دریافت کیا (سبب واپسی کا) تو فرمایا آنحضرتؐ نے بوجہ پردہ اور کنگنون کے واپسی ہوئی اسلیے کہ یہ چیزین آپ کو ناپسند ہوئین چونکہ زہد اور مقام عالی دینی کے خلاف تھین جب یہ معلوم ہوگیا) تو بھیجدیا بلالؓ کو دونون کنگن لیکر حضرت فاطمہؓ نے حضورؐ کی خدمت مین اور کہا کہ مین نے ان دونون کو صدقہ کردیا پس جہان آپ کی راے ہو صرف کیجیے پس فرمایا حضورؐ نے (بلالؓ سے) جاؤ اسکو فروخت کرکے اہل صُفّہ (یہ حضرات طالب علم اور محتاج تھے) کو دیدو سو فروخت کیا بلالؓ نے دونون کنگنون کو بعوض ڈھائی درہم کے (ایک درہم ۴ر سے کچھ زائد ہوتا ہے) اور صدقہ کیا ان دونون (کی قیمت) کو اہل صُفّہ پر پھر تشریف لائے حضورؐ حضرت فاطمہؓ کے پاس اور فرمایا میرے باپ تیرے فدا ہون بیشک تم نے اچھا کام کیا (سبحان اللہ کیا تعلیم تھی اور کیسا عمل تھا یہ مقام نہایت غور کرنے کا ہے اللہ والون کو زینت دنیا سے کیا علاقہ اور ظاہر ہے کہ پردہ بھی ضرور کسی مناسب جگہ صرف کیا ہوگا)۔

(۹۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا وَجَآءَ عَلِيٌّ فَذَكَرَتْ لَهٗ ذٰلِكَ فَذَكَرَهٗ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ عَلٰى بَابِهَا سِتْرًا مَوْشِيًّا فَقَالَ مَا لِيْ وَلِلدُّنْيَا فَاَتَاهَا عَلِيٌّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ لِيَاْمُرْنِيْ فِيْهِ بِمَا شَآءَ قَالَ تُرْسِلُ بِهٖ اِلٰى فُلَانٍ اَهْلِ بَيْتٍ بِهِمْ حَاجَةٌ (بُخَارِی)

ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبولؐ حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لائے اور حضرت فاطمہؓ کے پاس اندر نہ آئے اور حضرت علیؓ تشریف لائے تو حضرت فاطمہؓ نے یہ قصہ اُنسے بیان کیا پس اُنھون نے رسول مقبولؐ سے عرض کیا آپنے جواب دیا کہ مین نے فاطمہ کے مکان کے دروازے پر پردہ دھاری دار دیکھا پھر فرمایا کیا ہے میرے لیے

لہ علی زنۃ المفعول قال فی مجمع البحرین ثوب موشی فی وجہ وقوا مہ سواد وثوب وشی ثوب منقوش موشی بالفتح نقش الثواب من کل لون ۱۲ منہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اور دنیا کے لیے (یعنی مجھسے اور دنیا کی آرایش سے کچھ علاقہ نہین پھر میرے اہل بیت یہ سامان کیون رکھین) پس حضرت علیؑ حضرت فاطمہؓ کے پاس آئے اور یہ قصّہ اُنسے ذکر فرمایا سو کہا حضرت فاطمہؓ نے حضورؐ جو چاہین اس پردہ کے بارہ مین حکم کردین (یعنی اِسکے بارہ مین جو رائے عالی وہ فرماوین مَین تعمیل کرون گی مجھے محبوبِ خداؐ کی ناراضی ہرگز گوارا نہین) حضورؐ نے فرمایا کہ فلان گھر والے جو حاجت مند ہین اُن کو یہ پردہ بھیجدو (وہ اپنے ضروری کام مین صرف کرینگے یہ حدیث بخاری مین ہے یہان سے حضرت فاطمہؓ کی محبت رسول خداؐ سے اور دنیا سے بے رغبتی کیا کچھ ظاہر ہوتی ہے کہ وہ پردہ حرام نہ تھا فقط زہد کے خلاف تھا اُسپر کسقدر حضور اقدسؐ نے اپنی پیاری بیٹی کو تنبیہ فرمائی اب لوگون کا یہ حال ہے کہ اہل و عیال کو حرام باتون سے بھی نہین روکتے اللہ تعالیٰ ہدایت فرماوین)

(۶۷) یَا فَاطِمَۃُ اصْبِرِیْ عَلٰی مَرَارَۃِ الدُّنْیَا رَوَاہُ الْحَاکِمُ کَذَا فِیْ کُنُوْزِ الْحَقَائِقِ لِلْعَلَّامَۃِ عَبْدِ الرَّؤُفِ الْمَنَاوِیْ۔

ترجمہ فرمایا رسول کریمؐ نے اے فاطمہؓ دنیا کی تلخی پر صبر کر (اسکو کنوز الحقائق مین شارح جامع صغیر نے حاکم کی روایت سے نقل کیا ہے۔ یہ عمل تھا حضرت فاطمہؓ کا اور یہ تعلیم تھی رسول مقبولؐ کی۔ حضرت انسؓ کی والدہ صاحبہ نے حضورؐ سے حضرت انسؓ کے لیے دعا چاہی تھی آپ کی دعا سے اُنکے مال اولاد مین بڑی کثرت ہوئی اور اپنے اہل بیت کو دنیا سے اسقدر علیحدہ رکھا کہ قدر حاجت مین بھی کمی رہی یہ بات سوائے سچے نبی اور عاشق الٰہی کے اور کون کرسکتا ہے اور سوائے سچے عاشقانِ خدا کے یہ نصیحت اور کون قبول کرسکتا ہے)

(۶۸) یَا فَاطِمَۃُ اشْتَرِیْ نَفْسَکِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ (رَوَاہُ الدَّیْلَمِیُّ فِیْ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ کَذَا فِی الْکُنُوْزِ)

ترجمہ اے فاطمہؓ اپنی جان کو خرید لے اگرچہ ایک ٹکڑے چھوہارے کے بدلے ہو (اسکو کنوز مین دیلمیؒ سے روایت کیا ہے مطلب یہ ہے کہ دوزخ سے آزادی کا سامان کر اگرچہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

عمل تھوڑا ہی ہو لیکن کیے جاؤ تھوڑے بہت کا خیال کرو یہ تعلیم تھی جسنے عمل کرا کے سردار بنا دیا)۔

(۶۹) یَا فَاطِمَۃُ کُوْنِیْ لَہٗ اٰمَۃً یَکُنْ لَّکِ عَبْدًا (رَوَاہُ الدَّیْلَمِیُّ کَذَا فِی الْکُنُوْزِ)۔

ترجمہ اے فاطمہؓ تم اُسکی (خاوند کی) لونڈی بنجاؤ (اطاعت مین یعنی خوب اطاعت کرو جیسے کہ لونڈی آقا کی اطاعت کرتی ہے اگرچہ عورت پر خاوند کا حق اُس حق سے زیادہ ہے جو حق لونڈی پر آقا کا ہے لیکن چونکہ مبالغۃً یہ مثال مستعمل ہے اس لیے اسکو یہان بھی ذکر کیا گیا) وہ تمھارے غلام بنجاوینگے (شفقت مین یعنی تمھاری اطاعت کا یہ ثمرہ ہوگا کہ وہ نہایت شفقت اور محبت کرینگے اور ایسا کہنا مانین گے جیسا کہ غلام آقا کا کہنا مانتا ہے خوب سمجھ لو عورت کا خاوند پر بڑا حق ہے حدیث مین ہے کہ اگر مین سوائے خدا کے دوسرے کے لیے سجدہ کا حکم کرتا تو عورت کو حکم کرتا کہ خاوند کو سجدہ کرے مگر سجدہ خدا کے سوا کسی کو جائز نہین اس سے بڑھکے اور کیا رتبہ ہوگا اور حدیث مین ہے کہ اگر عورت اسقدر خدمت کرے کہ مرد کے زخم کو چاٹ لے تب بھی اسکا حق ادا نہ کرسکے گی زخم کو چاٹنا حرام اور طبعًا سخت مذموم ہے لیکن مثال ہے جس سے غرض یہ ہے کہ نہایت درجہ کی خدمت کے بعد بھی پورا حق ادا نہین ہوسکتا تو کوتاہی مین کسقدر گناہ ہوگا اسکی تفصیل اگر دیکھنی ہو تو بہشتی زیور ملاحظہ ہو اس تعلیم کی بدولت حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ مین کامل اتفاق اور خوب محبت رہی اسکو کنوز مین دیلمیؒ سے روایت کیا ہے)۔

(۷۰) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتٰی فَاطِمَۃَ بِعَبْدٍ قَدْ وَھَبَہٗ لَھَا وَعَلٰی فَاطِمَۃَ ثَوْبٌ اِذَا قَنَّعَتْ بِہٖ رَاْسَھَا لَمْ تَبْلُغْ رِجْلَیْھَا وَاِذَا غَطَّتْ بِہٖ رِجْلَیْھَا لَمْ تَبْلُغْ رَاْسَھَا فَلَمَّا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَلْقٰی قَالَ اِنَّہٗ لَیْسَ عَلَیْکِ بَاْسٌ اِنَّمَا ھُوَ اَبُوْکِ وَغُلَامُکِ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)۔

تقنیع مقنعہ برائے گندن زن را ۱۲ حق — تغطیہ پوشانیدن ۱۲ م

ترجمہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ مع اُس غلام کے جسکو حضرت فاطمہؓ کے لیے ہبہ کر چکے تھے حضرت سیدہؓ کے دولت خانہ پر تشریف لائے اور جناب سیدہؓ کے پاس ایک کپڑا تھا کہ جب اُس سے سر ڈھنکتی تھین

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو وہ پیرون تک نہین پہونچتا تھا اور جب اُس سے پیر ڈھنکتی تھین تو سر تک نہین پہونچتا تھا سو جب دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ کے ڈھنکنے کی مشقت اور کوشش کو (کہ چاہتی تھین تمام بدن ڈھنک جائے) فرمایا تجھپر کچھ سختی نہین ہوا اسکے نہین ہے کہ اسوقت تمھارے باپ اور تمھارے غلام ہین (اسکو ابو داوٗد نے روایت کیا ہے بعضے مقام ایسے ہین بدن مین جنکا کھولنا محرم مردون کے سامنے جائز ہے جو مقام کھل گئے تھے وہ ایسے ہی تھے تفصیل اسکی کتب فقہ مین ہے اور بہشتی زیور مین بھی قدر ضرورت موجود ہے اور غلام بھی اس حکم مین محرم کے حکم مین قرار دیا گیا یہ حکم اُس مبارک زمانہ کا ہے اب تو غلام کو غیر محرم کا حکم ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جو غلام کو غیر محرم کا حکم دیا ہے پردہ کے باب مین اسکی وجہ انقلاب زمانہ ہے یہ تاویل امام صاحب رحؒ کے قول کی بلا تامل غریب بندہ کو القا ہوئی اور اس حدیث سے غایت درجہ دنیا کی تنگی اور حیا اور صبر حضرت فاطمہؓ کا ثابت ہوا)۔

(۷۱) عَنْ اُمِّ هَانِیٍٔ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ[1] قَالَتْ ذَهَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُّهٗ یَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهٗ تَسْتُرُهٗ بِثَوْبٍ الخ اَوْرَدَهٗ فِی الْمِشْکٰوۃِ

ترجمہ ام ہانی بنت ابی طالبؓ سے مروی ہے کہ مین حضورؐ کی خدمت مین حاضر ہوئی سال فتح مکہ کے پس مین نے آپ کو غسل کرتے پایا اور حضرت فاطمہؓ آپ کی بیٹی ایک کپڑے سے آڑ اور پردہ کر رہی تھین (یہ حدیث طویل ہے بقدر حاجت نقل کی گئی یہان سے شرف خدمت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت فاطمہؓ کے لیے ثابت ہوا جو بڑی عبادت ہے اور پردہ اسطور سے کیا تھا کہ حضورؐ کا ستر حضرت فاطمہؓ کو نظر نہ آئے)۔

(۷۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَتْ فَاطِمَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهٗ خَادِمًا فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكِ عَلٰی مَا هُوَ خَیْرٌ مِّنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِیْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَتَحْمَدِیْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ

کلہا من التفعیل ۱۲

[1] ام دختر ابو طالب یعنی خواہر حقیقی حضرت علیؓ ۱۲ منہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وَتُكَبِّرِيْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَّعِنْدَ مَنَامِكِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہؓ [بالفتح خفتن ۱۲] حضور سرورِ عالم کی خدمت میں ایک خادم طلب کرنے کو حاضر ہوئیں آپ نے فرمایا کیا میں تجھے نہ بتلا دوں وہ چیز جو کہ بہتر ہے خادم سے (اور وہ یہ ہے) ہر نماز کے بعد اور سوتے وقت (رات کو) سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار پڑھ لیا کرو اسکو مسلم نے روایت کیا ہے حضور اقدس کی یہ تعلیم تھی کہ ہر صورت میں خدا کے نام سے مدد طلب کیجاوے تاکہ توحید خالص دل میں جاگزین ہو اور خالق ہی کی طرف توجہ اور توکل خوب دل میں جگہ کرلے اللہ کا نام بڑی برکت والا ہے یہ دعا تھکن دور ہونے کے لیے نافع ہے)۔

(۳۷) عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ فَاطِمَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْا اِلَيْهِ مَا تَلْقٰى فِيْ يَدِهَا مِنَ الرَّحٰى وَبَلَغَهَا اَنَّهٗ جَاءَهٗ رَقِيْقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا [بالفتح] جَاءَ اَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ فَجَاءَنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ فَقَالَ عَلٰى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهَا حَتّٰى وَجَدْتُ [جمع مضجع بکسر الجیم خوابگاہ ۱۲] بَرْدَ قَدَمِهٖ عَلٰى بَطْنِيْ فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِّمَّا سَاَلْتُمَا اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا [بالفتح سردی ۱۲] فَسَبِّحَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَاحْمَدَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبِّرَا اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ (اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ)۔

ترجمہ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ فاطمہؓ حاضر ہوئیں حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تاکہ آپ سے حال بیان کریں اُس مشقت کا جو اُنکے ہاتھوں کو پہونچتی ہے چکی سے (یعنی چکی پیسنے سے سخت کلفت ہوتی تھی) اور اُن کو یہ خبر پہونچی تھی کہ حضور کے پاس ایک غلام آیا ہے (بذریعۂ جہاد) پس آپ نے حضور کو نہ پایا اور یہ حال حضرت عائشہؓ سے عرض کیا پھر جب حضور اقدس تشریف لائے آپ کو (اس بات کی) حضرت عائشہؓ نے خبر دی فرمایا حضرت علیؓ نے

سلہ سمایا ہے تو میری نظروں میں جب سے + جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے + وقال تعالیٰ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ۱۲

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

کہ حضورؐ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنی خوابگاہ پر جا چکے تھے (یعنی سونے کے لیے لیٹ گئے تھے) پس ہم کھڑے ہونے لگے تو فرمایا اپنی جگہ رہو تم دونون (یعنی کھڑے نہ ہو) پھر آپ آئے اور بیٹھے میرے اور فاطمہؑ کے درمیان یہان تک کہ مین نے آپکے قدم مبارک کی ٹھنڈک پائی اپنے پیٹ پر پھر فرمایا کیا نہ اطلاع دون مین تمکو اُس چیز کی جو تم دونون کے سوال (خادم) سے بہتر ہے (اور وہ یہ ہے کہ) جب سونے کو لیٹو تو تم دونون تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ پڑھ لیا کرو اور الحمد للہ تینتیس ۳۳ بار پڑھ لیا کرو اور اللہ اکبر چونتیس ۳۴ بار پڑھ لیا کرو سو یہ بہت بہتر ہے تم دونون کے لیے خادم سے (بخاری اور مسلم نے اسکو روایت کیا ہے اور خیر متین مین کہا ہے کہ سوتے وقت صحیح یہ ہے کہ یہ وظیفہ اسطرح پڑھے کہ اوّل اللہ اکبر چونتیس ۳۴ بار پھر سبحان اللہ تینتیس ۳۳ بار اور اسکے بعد الحمد للہ تینتیس ۳۳ بار پڑھے دنیا کی مشقت ہر طرح حضرت سیدہؑ گوارا فرماتی تھین اور جناب رسول مقبولؐ زہد کی تعلیم دیتے تھے کیسی اچھی سمجھ کی مقدس بیوی تھین کہ ذرہ بھی نصیحت اور دینی مسئلہ قبول کرنے مین عذر نہ تھا گو خادم سے خدمت لینا خصوصًا ایسی مشقت اور کلفت کی حالت مین کہ دست مبارک کو سخت گران گذرتا تھا کچھ گناہ نہین مگر وہان تو دنیا کو مثل سرائے مسافر خیال کرتے تھے یہان کی مشقت کی طرف کچھ توجہ نہ تھی آخرت کی راحت آنکھونکے سامنے مثل آفتاب نظر آتی تھی اُس راحت کی اُمید اور حق تعالی کی خوشنودی کے خیال سے مشقتین آسان ہو جاتی تھین اربعین مین ہے کہ ایک پارسا عورت کے ایک بار ٹھوکر لگی جسکے صدمہ سے پاؤن کا ناخن کٹکر گر گیا اس تکلیف پر بجائے آہ یا ہائے اور واویلا کرنے کے اُس نیکوکار عورت نے خوشی ظاہر کی لوگون نے دریافت کیا کہ کیا کچھ تکلیف معلوم نہ ہوئی جواب دیا کہ اسپر جو ثواب ملنے والا ہے اُسکے شیرین مزہ نے کلفت کی کڑواہٹ کو چاٹ لیا۔ جو شخص سچّے دل سے اسکا یقین کیے ہوئے ہے کہ دنیا کی ہر تکلیف پر اللہ تعالی کی طرف سے ثواب عنایت ہوگا اور اسقدر ثواب ملیگا جسکے مقابلہ مین اس عارضی چندروزہ مشقت کی کچھ حقیقت ہی نہین تو وہ کلفتون پر کیون نہ خوش ہوگا لوگو ہر مصیبت اور راحت مین اللہ کی طرف دل لگایا کرو خدا کے پاس سب کچھ ہے اور وہ اُسکی

Presented by: Rana Jabir Abbas

تابعداری ہی سے میسر آسکتا ہے جو اللہ کا ہو رہا خدا اُسکا ہو گیا وہ کریم و رحیم کسی کی محنت ضائع نہین کرتا جب ایسا عمل کروگے دارین مین راحت سے رہوگے دیکھو حضور سرور عالم نے مشقت کے دفع کرنے کو خدا کا نام تعلیم کیا تاکہ ثواب بھی ہو اور اُس پیارے نام کی برکت اسے تھکن اور مشقت بھی ناگوار نہ ہو اگر خادم مرحمت فرمادیتے تو فقط کلفت رفع ہوجاتی اصلی مقصود ثواب کہان میسر ہوتا۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے جب ترک دُنیا کرکے زُہد اختیار کیا اور اہل تصوف کی صحبت کی برکت سے عاشق الٰہی ہوگئے دنیا مین طرح طرح کے مصائب اور امتحانات برداشت کیے اللہ نے مقبول کر لیا دنیا مین بھی اطمینان مرحمت فرمایا اور آپ کی کتابون سے بہت بڑا فیض اصلی مقصود کا اب تک جاری ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک جاری رہیگا دنیا مین کیا بڑی عزت آپ کو حاصل ہوئی اور ایک بزرگ نے خواب مین حضرت سرور عالم سے حضرت امام ممدوح کا حال دریافت کیا بعد وفات امام صاحب کے تو حضور نے جواب دیا ذٰلك رجل وصل الی مقصودہ او کما قال یعنی وہ ایک مرد ہے کہ اپنے مقصود کو پہونچ گیا۔ اللہ بڑا قدردان ہے اپنے غلامو نکی خدمت ضائع نہین کرتا۔

(۴۷) عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاكَرْبَ اَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلٰى اَبِيْكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا اَبَتَاهُ اَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا اَبَتَاهُ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ يَا اَبَتَاهُ اِلٰى جِبْرِيْلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ يَا اَنَسُ اَطَابَتْ اَنْفُسُكُمْ اَنْ تَحْثُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ التُّرَابَ (بخاري)

خاک ریختن بر روے کسے من ضرب و نصر ۱۲ ص

ترجمہ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرض سخت ہوا سختی مرض کی آپکو بیہوش کرنے لگی پس حضرت فاطمہؓ نے کہا ہائے سختی باپ کی پس فرمایا آنحضرتؐ نے تیرے باپ پر بعد اس دن کے سختی نہین ہوگی (یعنی یہ روز رخصت کا ہے دنیا سے اور مومن کامل کو جو کلفت ہوتی ہے دنیا ہی مین ہوتی ہے اور آپ افضل تھے تمام مخلوق سے پس ہان

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

جا کر سرور اور راحت ہی راحت ہے) پھر جب وصال فرمایا حضرت رسول مقبولؐ نے تو کہا حضرت فاطمہؓ نے ہائے میرے باپ تعمیل کی اپنے پروردگار کے حکم کی جسنے کہ آپ کو طلب فرمایا (یعنی حسب الحکم خدائے برتر دنیا سے رخصت ہو گئے) اے میرے باپ وہ شخص کہ جنت فردوس جسکا ٹھکانا ہے ہائے میرے باپ جبرئیلؑ کو آپ کی موت کی ہم خبر ہونچاتے ہین پھر جب حضورؐ دفن کیے گئے کہا حضرت فاطمہؓ نے اے انس کیا تم لوگون نے یہ بات گوارا کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (کی قبر شریف) پر خاک ڈالو (اسکو بخاری نے روایت کیا ہے اور یہ تمام باتین زیادتی محبت اور بطریق حسرت کے تھین نہ بطریق ناشکری وخلاف شرع۔ خوب سمجھ لو بیان سے شدت محبت حضرت فاطمہؓ کی حضور سرور عالمؐ کے ساتھ ثابت ہوئی جو عین حق تعالیٰ کی محبت ہے اور بڑی عبادت ہے)۔

(۷۵) عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنْ جُرْحِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ مَنْ کَانَ یَغْسِلُ جُرْحَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنْ کَانَ یَسْکُبُ الْمَآءَ وَبِمَا دُوْوِیَ کَانَتْ فَاطِمَۃُ ابْنَتُہٗ تَغْسِلُہٗ وَعَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ یَسْکُبُ الْمَآءَ بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَۃُ اَنَّ الْمَآءَ لَا یَزِیْدُ الدَّمَ اِلَّا کَثْرَۃً اَخَذَتْ قِطْعَۃً مِّنْ حَصِیْرٍ فَاَحْرَقَتْھَا فَاَلْصَقَتْھَا فَاسْتَمْسَکَ الدَّمُ (اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ)۔

(جرح: بالضم ۱۲ — دووی: من المداواۃ ۱۲ — مجن: بکسر میم و فتح جیم و تشدید نون سپر کہ پناہ زخم و ہیبت ۱۲ غ — قطعۃ: بالفتح پارہ ۱۲ — حصیر: بوریا ۱۲)

ترجمہ ابوحازمؓ سے حضور سرور عالمؐ کے زخم کا حال پوچھا گیا (جنگ اُحد کے روز کا) پس جوابدیا خدا کی قسم مین پہچانتا ہون اُس شخص کو جو آپ کے زخم کو دھوتا تھا اور جو پانی ڈالتا تھا اور جس چیز سے آپ کے زخم کا علاج کیا گیا حضرت فاطمہؓ آپ کی بیٹی زخم دھوتی تھین اور حضرت علیؑ ڈھال سے پانی ڈالتے تھے پھر جب حضرت فاطمہؓ نے دیکھا کہ پانی سے سوائے کثرت سے خون بہنے کے اور کچھ نہین ہوتا تو ایک بوریا کا ٹکڑا لیکر اُسے جلایا پھر اُسے (یعنی اُسکی راکھ زخم سے) چسپان کر دیا پس خون رُک گیا (بخاری ومسلم نے یہ حدیث روایت کی ہے اس سے فخر خدمت رسول

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرت فاطمہؓ کے لیے عمدہ طور پر حاصل ہونا ثابت ہوا کہ اس سے خون بند ہوجاتا ہے مگر یہ بات کہ وہ بورا کس چیز کا تھا کسی طریق پر ثابت نہیں کذا فی فتح الباری)

(۷۶) يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ سَلِينِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)۔

من حق ۱۲ — من الاغناء ۱۲

ترجمہ فرمایا حضور سرورِ عالمؐ نے اے فاطمہ بیٹی محمدؐ کی مانگ لے مجھ سے جو کچھ چاہے میرے مال میں سے (وہاں مال ہی کیا تھا فقر و فاقہ و زہد و تقوی شعار تھا مگر جو کچھ بھی قدر حاجت سے بھی کم دنیا موجود تھی اُسے فرمایا) میں خدا (کے عذاب) سے تجھے کچھ بے پروا نکر سکونگا (بغیر اذن و اجازت الٰہی۔ اس نفیس تعلیم نے گھمنڈ توڑ دیا کہ یہ خیال مت کرنا میں نبی کی بیٹی ہوں اعمال میں کوتاہی ہوجائے مضائقہ نہیں بلکہ یہ کام محض اللہ کے اختیار میں ہے میرا دخل نہیں میری شفاعت بھی اُسکے لیے جسکے لیے ہوگی خدا کی اجازت ہوگی اپنے نیک اعمال کام دینگے اور اُس مقدس بیٹی نے اس تعلیم پر ایسا عمل کیا کہ اپنی جان خدا کی اطاعت میں فنا کردی۔ اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا)

(۷۷) يَا فَاطِمَةُ أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ (مُسْلِمٌ)۔

الانقاذ رہائیدن ۱۲

ترجمہ اے فاطمہؓ اپنی جان کو (بذریعہ اعمال نیک) دوزخ سے نکال لے (مسلم اسکے متعلق تفصیل پچھلی حدیث میں گذر چکی)۔

(۷۸) قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ)۔

من ضرب ۱۲

ترجمہ فرمایا حضور سرورِ عالمؐ نے اگر فاطمہ محمدؐ کی بیٹی چوری کرے گی تو ضرور اُسکا ہاتھ کاٹ لونگا یعنی بالفرض میری پیاری بیٹی بھی خلاف شرع کام کرے گی تو رعایت نہ کرونگا اور خدا کا قانون سزا اُسپر جاری کرونگا ہر چیز کی محبت پر اللہ کی محبت کو ترجیح دینا لازم ہے بعض صورتوں میں چور کا ہاتھ کاٹنا شریعت کا قانون ہے تفصیل اسکی علم فقہ میں ہے اس پاکیزہ تعلیم نے حضرت فاطمہؓ نیز دیگر اہل بیت کا گھمنڈ توڑ دیا تھا اور اُن حضرات نے اس تعلیم پر خوب عمل

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کر کے دکھا دیا اسکو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے)۔

(۷۹) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهُ قَالَ كَانَتْ لِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلَةٌ وَّجَاهٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا مَنْزِلَةً وَّجَاهًا فَهَلْ لَكَ فِيْ عِيَادَةِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَعَمْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَامَ وَقُمْتُ مَعَهُ حَتّٰى وَقَفْتُ بِبَابِ مَنْزِلِ فَاطِمَةَ فَقَرَعَ الْبَابَ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ءَاَدْخُلُ فَقَالَتْ اُدْخُلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنَا وَمَنْ مَّعِيْ قَالَتْ وَمَنْ مَّعَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَقَالَتْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَا عَلَيَّ اِلَّا عَبَاءَةٌ فَقَالَ اصْنَعِيْ بِهَا هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَقَالَتْ هٰذَا جَسَدِيْ قَدْ وَارَيْتُهُ فَكَيْفَ بِرَاْسِيْ فَاَلْقٰى اِلَيْهَا مُلَاءَةً كَانَتْ عَلَيْهِ خَلِقَةً فَقَالَ شُدِّيْ بِهَا عَلٰى رَاْسِكِ ثُمَّ اَذِنَتْ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا بُنَيَّتَاهُ كَيْفَ اَصْبَحْتِ فَقَالَتْ اَصْبَحْتُ وَاللّٰهِ وَجِعَةً وَّزَادَنِيْ وَجَعًا عَلٰى مَا بِيْ اَنِّيْ لَسْتُ اَقْدِرُ عَلٰى طَعَامٍ اٰكُلُهُ فَقَدْ اَجْهَدَنِي الْجُوْعُ فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا تَجْزَعِيْ يَا بُنَيَّتَاهُ فَوَاللّٰهِ مَا ذُقْتُ طَعَامًا مُّنْذُ ثَلَاثٍ وَاِنِّيْ لَاَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْكِ وَلَوْ سَاَلْتُ رَبِّيْ لَاَطْعَمَنِيْ وَلٰكِنِّيْ اٰثَرْتُ الْاٰخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى مَنْكِبِهَا وَقَالَ لَهَا اَبْشِرِيْ فَوَاللّٰهِ اِنَّكِ لَسَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَالَتْ فَاَيْنَ اٰسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ وَمَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَخَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ فَقَالَ اٰسِيَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِهَا وَمَرْيَمُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ عَالَمِهَا وَخَدِيْجَةُ

سلہ در زبان عرب معنی این محاورہ آنست کہ فدا میکنم پدر و مادر خود را بر تو ترکیبش آنکہ انت مبتدا موخر و بابی وامی جار مجرور متعلق بہ فعل محذوف و آن با متعلق خود خبر مقدم کذا فی بعض حواشی نفحۃ الیمن ۱۲ منہ

سلہ و یجوز کونہ مشتقا من الابشار فانہ لازم ایضاً ۱۲ منہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

سَیِّدَۃُ نِسَاءِ عَالَمِھَا وَاَنْتِ سَیِّدَۃُ نِسَاءِ عَالَمِكِ اَنَّكُنَّ فِی بُیُوْتٍ مِّنْ قَصَبٍ[1] لَا اَذًی فِیْھَا وَلَا صَخَبَ ثُمَّ قَالَ اقْنَعِیْ بِابْنِ عَمِّكِ فَوَاللّٰہِ لَقَدْ زَوَّجْتُكِ سَیِّدًا فِی الدُّنْیَا سَیِّدًا فِی الْاٰخِرَۃِ[2] رَوَاہُ الْاِمَامُ الْعَلَّامَۃُ الْمُتَصَوِّفُ الْغَزَالِیُّ فِیْ اِحْیَاءِ الْعُلُوْمِ۔

ترجمہ حضرت عمران بن حصینؓ (یہ بڑے درجہ کے صحابی ہین تیس برس تک مرض بواسیر مین مبتلا رہے اور فرشتے انکو سلام کیا کرتے تھے حالتِ مرض مین سخت تکلیف سے بیتاب ہوکر داغ سے علاج کیا جسکی وجہ سے سلام فرشتون کا بند ہوگیا اِس نعمت کے جاتے رہنے کا افسوس ہوا اور پھر داغ لگوانا چھوڑ دیا پھر سلام ملائکہ جاری ہوگیا شریعت مین داغ لگانا مرض کی وجہ سے گو جائز ہے مگر مکروہ ہے اور محبانِ خدا کو نازیبا ہے کہ مکروہ کے بھی مرتکب ہون اور یہ کراہت تنزیہی ہے اور گو اسمین گناہ نہین مگر ترقی درجات سے محرومی ہوتی ہی سختی مرض سے بیتابی مین ایسا ہوگیا تھا اسوجہ سے کوئی بُرا خیال انکی نسبت نہ لانا چاہیے اسلیے کہ کوئی گناہ تو نہین ہوا ہان طاعت الٰہی مین کچھ کوتاہی ہوگئی مگر وہ گناہ کے درجہ مین نہ تھی پھر بُرے خیال سے کیا تعلق) سے روایت ہے کہ مجھے درگاہ نبوی مین ایک قسم کا رتبہ اور عزت حاصل تھی پس حضورؐ نے فرمایا اے عمران ہمارے نزدیک تیری عزت اور مرتبہ ہے (یعنی ہم تجھے معزز سمجھتے ہین اور تجھسے محبت کرتے ہین) سو کیا تمھاری راے ہے کہ فاطمہ (بیمار ہے اُس) کی عیادت (بیمار پرسی) کرو جو بیٹی ہے رسول اللہؐ کی (یعنی تمھارا ہمسے اسدرجہ کا تعلق اِس بات کو چاہتا ہی کہ براہ

---

[1] بفتحتین قال فی مجمع البحرین والقصب من الجوہر جوما استطال منہ فی تجویف ومنہ الحدیث بشر خدیجۃ ببیت من قصب ای من الجوہر ۱۲ منہ

[2] قلت رواہ احمد عن معقل بن یسار لا عن عمرانؓ کذا قال العراقی وفی الاستیعاب ذکر ابن السراج قال حدثنا محمد بن الصباح قال حدثنا علی بن ہاشم عن کثیر النواء عن عمران بن حصین ان النبیؐ عاد فاطمۃؓ وہی مریضۃ فقال کیف تجدینک یا بنیۃ قالت انی لوجعۃ وانی لیزیدنی انی مالی طعام آکلہ قال یا بنیۃ اما ترضین انک سیدۃ نساء العالمین قالت یا ابت فاین مریمؑ بنت عمران قال تلک سیدۃ نساء عالمہا وانت سیدۃ نساء عالمک اما واللہ لقد زوجتک سیدا فی الدنیا والآخرۃ اھ قلت لایخفی ان ذلک العالم کان افضل من عالم مریمؑ فہی افضل منہا ایضا ۱۲ منہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

شفقت و دوستی ہمارے ساتھ ہمارے اہل بیت کے حق کا بھی لحاظ رکھو) تو مین نے عرض کیا جی ہان (یعنی عیادت کی رائے ہے) میرے مان باپ آپ پر قربان ہون (یہ کلمہ محبت اور اعلیٰ درجہ کی شفقت اور اظہار جان نثاری کا ہے) پھر آپ کھڑے ہوئے اور مین آپکے ہمراہ کھڑا ہوا یہان تک کہ مین حضرت فاطمہؓ کے مکان کے دروازہ پر جا کھڑا ہوا پھر حضورؐ نے دروازہ کوٹا (تاکہ اندر جا سکین) اور فرمایا السلام علیکم کیا مین اندر آجاؤن (یعنی اجازت ہے اور کوئی وجہ مانع تو نہین) پس عرض کیا صاحبزادی نے تشریف لائیے یارسول اللہ حضورؐ نے فرمایا مین اور جو شخص میرے ساتھ ہین وہ بھی چلے آوین عرض کیا وہ کون شخص ہین جو آپکے ہمراہ ہین حضورؐ نے جواب دیا عمران بن حصین ہین پھر عرض کیا قسم اُس ذات کی جسنے آپ کو حق دیکر نبی بھیجا ہے (یعنی اسلام جو مذہب حق ہے وہ آپ لائے ہین بحکم الٰہی) میرے پاس فقط ایک چادر ہے (یعنی آپ تو باپ ہین بعضے اعضا آپکے سامنے کھولنے شرعاً درست ہین اور یہ دوسرے شخص ہین تو ان سے پورا پردہ کسطور کرون۔ حضور سرور عالمؐ کی وفات شریف کے بعد فتنہ پیدا ہوجانے سے عورتون کا جماعت مسجد مین آنا منع ہوگیا اسی طرح پردہ مین بھی کسیقدر زیادہ احتیاط ضروری ہوگئی گو پہلے بھی ایسا ہی قریب قریب پردہ تھا جیسا کہ اب شرفا کے ہان بقاعدہ شریعت مروج ہے) پس حضورؐ نے فرمایا اُس چادر سے اسطرح اور اسطرح پردہ کرلو اور یہ طریقہ ہاتھ کے اشارہ سے بتلادیا پھر عرض کیا حضرت فاطمہؓ نے یہ میرا بدن ہے جسے مین نے ڈھنک لیا لیکن سر کسطرح ڈھنکون (یعنی اس چادر سے سر نہین ڈھنکتا فقط بدن ڈھنک گیا) تو آپنے ایک پرانا کپڑا جو آپ پر تھا مکان مین ڈالدیا اور فرمایا کہ اسکو اپنے سر سے باندھ لو پھر حضرت فاطمہؓ نے اجازت دی حضورؐ کو اندر آنے کی تو آپ اندر آگئے اور کہا السلام علیکم اے بیٹی کس حال مین تمنے صبح کی عرض کیا مین نے صبح کی خدا کی قسم درد کی حالت مین (کسی جگہ درد تھا) اور سوا درد بڑھادیا اُس مشقت نے جو مجھے درپیش ہے یہ کہ مین قدرت نہین رکھتی کھانے پر سو بیشک شفقت اور سختی مین ڈالا مجھے بھوک نے تو روئے رسول اللہؐ اور فرمایا مت گھبرا اے بیٹی اسلیے کہ خدا کی قسم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تین روز سے مین نے (بھی) کھانا نہین چکھا اور مین زیادہ عزت دار ہون اللہ کے نزدیک تم سے اور اگر مین اپنے رب سے سوال کرتا تو ضرور مجھے کھانا کھلاتا اللہ لیکن مین نے آخرت کو دنیا پر اختیار کیا (یعنی دنیاے فانی کی لذتین چھوڑکر آخرت کی دائمی نعمتین اختیار کین) پھر اپنا ہاتھ حضرت فاطمہؓ کے کندھے پر رکھا اور فرمایا اُنسے خوش ہو اسلیے کہ قسم اللہ کی تم سردار تمام جہانون کی عورتونکی ہو سو عرض کیا کہان ہین آسیہ زوجۂ فرعون اور مریمؓ بنت عمران اور خدیجہؓ بنت خویلد (جو میری والدہ ہین) بنظر تواضع و تعجب فرمایا کہ یہ عورتین بڑے بڑے رتبہ کی ہین جب مین سب سے بڑھکر ہون تو انکا مرتبہ کس درجہ کا ہے۔ اپنی ذات کو اس لائق نہ سمجھی تھین کہ تمام جہان کی عورتونکی سردار قرار دیجاوین۔ جواب دیا حضورؐ نے کہ آسیہؓ اپنے زمانہ کی عورتونکی سردار ہین اور اسی طرح مریمؑ اور خدیجہؓ بھی اپنے اپنے جہان کے (زمانہ کی) عورتون کی سردار ہین اور تم اپنے زمانہ کی عورتون کی سردار ہو تم سب (چارون عورتین) ایسے گھر وئین ہونگی (جنت مین) جو جوہر سے بنائے گئے ہین اور اُنمین نہ تکلیف ہوگی اور نہ شور و غوغا پھر فرمایا قناعت کرو تم اپنے چچازاد بھائی (یعنی اپنے خاوند حضرت علیؓ پر اور حضرت علیؓ حضورؐ کے چچازاد بھائی تھے نہ حضرت فاطمہؓ کے یہ عرب کا محاورہ ہے کہ بغیر رشتہ کے بھی یہ عبارت استعمال کیجاتی ہے اور غالبًا اسکی وجہ جانبین کا اتحاد ظاہر کرنا ہوتا ہوگا) اسلیے کہ خدا کی قسم مین نے تمھارا نکاح کیا ہے اُس شخص سے جو سردار ہے دنیا مین اور سردار ہے آخرت مین (کذا فی روض الریاحین و احیاء العلوم۔ اسمین بھی حضرت فاطمہؓ کی دنیا کی تنگی اور صبر کی صفت کا اظہار ہے اور مقام عبرت ہے)۔

(۸۰) وَاللّٰہِ لَا یُلْقِی اللّٰہُ حَبِیْبَہٗ فِی النَّارِ (رَوَاہُ الْحَاکِمُ مَرْفُوْعًا وَصَحَّحَہُ الْاِمَامُ السُّیُوْطِیُّ)

ترجمہ فرمایا جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قسم اللہ کی نہ ڈالیگا اللہ اپنے دوست کو جہنم مین (اس حدیث کو حاکم نے صحیح سند سے روایت کیا ہے۔ اور اس عام بزرگی مین خاص طور پر حضرت سیدہؓ بھی داخل ہین اور اس حدیث مین چونکہ صریح طور پر رحمت خداوندی کی اور نجات اصلی کی امید دلائی گئی ہے اسلیے فضائل فاطمہؓ کو اس حدیث پر ختم کرنا تفاول نیک ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

اپنے فضل وکرم سے مجھ نالائق سے یہ برتاؤ کرے گو مین اسکا اہل نہین لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کچھ بعید بھی نہین نہ اُسپر گران ہے) اب اس رسالہ کو اُن اشعار پر جو مدح اہل بیت نبوی مین حضرت سیدنا وجدنا امام حسین علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بوقت شہادت کربلا پڑھے تھے اور اسکے بعد شہادت کاملہ سے مشرف ہوکر خلد برین کو تشریف لے گئے تمام کرتا ہون (یہ اشعار السیف المسلول مین حضرت علامہ قطب قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے نقل فرمائے ہین اشعار

انا ابن علي الخير من آل هاشم	كفاني بهذا مفخرا حين افخر
وجدي رسول الله اكرم من مشى	ونحن سراج الله في الارض نزهر
وفاطمة امي سلالة احمد	وعمي يدعى ذا الجناحين جعفر
وفينا كتاب الله انزل صادقا	وفينا الهدى والوحي والخير يذكر
وشيعتنا في الناس اكرم شيعة	ومبغضنا يوم القيامة يخسر

یہ اشعار تمام ہوگئے وقال بعضہم

رويدك ان احببت نيل المطالب	فلا تعد من ترتيل آي المناقب
مناقب آل المصطفىٰ قدوة الورى	بهم يبتغي مطلوبه كل طالب
مناقب اصحاب النبي المهتدى بهم	الى الحرم العليا ورغبا الرغائب
عليك بها سرا وجهرا فانها	تجاذبك عند الله اعلى المراتب
وجد عندما تتلو لسانك انها	بدعوة قلب حاضر غير غائب
فمن سأل الكريم باحبابه	فقد جاءه الاقبال من كل جانب

اللّٰهم صل وسلم وبارك على سيد الخلق ورسول الحق محمد وآله و اصحابه وازواجه امهات المؤمنين وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

سلہ ولقب او طیار نیز ہست برائے آنکہ در بہشت با ملائکہ طیران میکند کذا فی المنتخب قصتہ تطلب من کتب السیر ۱۲ منہ

سلہ ای اترک سوی ما اذکرہ واشتغل بما اذکر قال فی ص یقال رویدک عمرا فالکاف للخطاب لا موضع لہا من الاعراب ورویدک غیر مضاف الیہا وہو متعد الی عمرو وتفسیرہ رویدک امہل لان الکاف انما تدخلہ اذا کان بمعنی افعل (ای الامر) دون غیرہ ۱۲ منہ

Presented by: Rana Jabir Abbas

اللہ تعالیٰ کا بیحد شکر ہے کہ اُس رحیم وکریم نے مجھ جیسے نااہل پر کرم فرما کر یہ نفیس خدمت انجام دلائی میری علمی وعملی ناقص قابلیت کا اقتضا یہ نہیں کہ ایسے مضامین تحریر کر سکون میری امید سے زائد حضرت ربّ عزّ وجلّ نے یہ عطیہ مرحمت فرمایا۔ ناظرین بنظر انصاف وتحصیل منفعت دینی اس رسالہ کو ملاحظہ فرماوین انشاء اللہ تعالیٰ منتفع ہون گے۔ بندہ نے محض رضاے حق اور حصول دیدار کامل حضرت ذوالجلال والاکرام اسقدر محنت گوارا کی ہے ناظرین میرے حصول مقاصد کے لیے خاص طور پر حسبۃً للہ تعالیٰ دعاے خیر فرماوین کہ بندہ اپنے مسلمان بھائیون خصوصاً اہل علم وتقویٰ کی دعا کا سخت محتاج ہے بندہ نے اس رسالہ کے مضامین جمع کرنے اور مسائل کی تقریر مین نہایت درجہ احتیاط کی ہے احادیث موضوعہ سے نہایت درجہ کوشش سے اجتناب کیا ہے۔ اِسوقت تک کوئی کتاب باوجود تلاش - عربی - فارسی - اُردو مین اس تحقیق اور ترتیب کے ساتھ میسر نہیں آئی اور بقدر ضرورت کتب محتاج الیہا براے مضامین رسالہ ہٰذا بندہ کو اچھی طرح میسر آئین کتب موضوعات حدیث بھی موجود ہین۔ مین نے اپنی ہمت اور قدرت کے موافق یہ ذخیرہ جمع کر دیا مسلمانون کو چاہیے کہ اسکو مطالعہ کرین اور جو صاحب ثروت ہون وہ مفلسون کو مفت تقسیم کرین کہ اسکا نہایت ثواب ہے۔ ناول - اخبار مفتری رسان سے اِن کتابون کا مطالعہ بدرجہا افضل ہے کہ اُنکے مطالعہ مین گناہ نقصان دنیاوی اور اسمین ثواب علم اسلامی کا حاصل ہونا اور قلب کا نیک کام مین مشغول رہنا تمام باتین حاصل ہین۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانون کو اپنا کرلین اور دارین مین عافیت سے رکھین فقط کتبہ احمد المتوکل عفی عنہ

تقریظ دلپذیر عالم تقی فاضل زکی حضرت مولٰنا و اُستاذنا حکیم سعید احمد صاحب بنیرۂ حضرت مولٰنا بلاح احمد صاحب مرحوم ساکن سنبھل محلہ ہلالی سرائے ضلع مرادآباد

بسمہ وحمدہ والصلوٰۃ علی نبیہ اما بعد - اللطائف الاحمدیہ فی المناقب الفاطمیہ کو بسبب تنگی وقت کے مین نے کہین کہین سے دیکھا اور اسکے دیکھنے سے طبیعت سیر نہ ہوئی تھی اور

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہ ہوسکتی ہے کہ دفعتًہ ایک صاحب مطبع کی طرف سے اُسکی طلبی کا تقاضا معلوم ہوا لہذا حسرت کے ساتھ اُس سے جُدائی ہوتی ہے فی الواقع کتاب ہذا موتیون مین تولنے کے قابل ہے اور کیون نہو جبکہ اُسمین ایسی پیاری ذات کے مناقب لکھے گئے ہین جنکے مرتبہ کا احاطہ سواے اُنکے پیارے خدا اور اُنکے پیارے بابا جان فخر زمین و آسمان کے کوئی نہین کرسکتا یہ کتاب گویا حضرت سیّدہؑ کے واسطے موتیون کا ہار ہے اور اُسکا ہر موتی سچّا اور دُرِ شاہوار ہے یعنی اُسکی ہر روایت مستند اور قابلِ اعتبار ہے اور شاعرانہ مبالغہ سے پاک اور بیزار ہے پس ایسی کتاب پر جان و دل نثار ہے اُسکی ہر سطر گویا سلک مروارید ہے - اُسکا ہر مروارید قابلِ دید ہے اُسکا ہر نقطہ رخِ زیبا پر گویا خال ہے اے پروردگار بقدر ہر دو دو تو اس کتاب کو مقبول فرما اور اُس مین برکت فرما اور ہم سب مسلمانون کو اُس سے بہرہ مند فرما۔ آمین یارب العالمین کتبہ سعید احمد عفی عنہ

تقریظ منظوم عالیجناب سیّد ابوالقاسم صاحب عرف شاہزادے میان کاکی نقشبندی جلال بخاری رامپوری مد فیوضہم

پس حمد و نعت خدا و نبیؐ
گذارش ہے احباب سے واقعی

کہ سرچشمۂ فیض ہے اُنکی ذات
ستودہ منش ہین یہ عالی صفات

علوم اُنکے روشن ہین مثل قمر
رسائل ہین اُنکے بہت پُر اثر

تصانیف کا بھی انھین شوق ہے
غرض خدمت دین کا ذوق ہے

وہ بنت نبیؐ کون حضرت بتولؑ
سرور دل و نور چشم رسولؐ

وہ اُمّ امامین عالی وقار
وہ سادات کی مایۂ افتخار

وہ روح نبیؐ و کمال رسولؐ
وہ تصویر حسن و جمال رسولؐ

کہ ہین جسقدر جنتی بیبیان
بتولؑ انکی سردار ہین بے گمان

ابوالقاسم اب روک اپنا قلم
دعا کر مولف کے حق مین رقم

مرے دوست مولانا احمد حسن
تقدس مآب و وحید زمن

محقق ہین وہ علم منقول مین
مدقق ہین وہ فہم معقول مین

وہ خامہ ہے اُنکا خجستہ نظم
لکھے جسنے افضال زہرا رقم

یہ تصنیف ہے اُنکی پیش نظر
یہ توصیف بنت شہ بحر و بر

وہ بنت نبیؐ فاطمہؑ نامدار
وہ محبوبۂ خاص پروردگار

وہ بنت نبیؐ زوجۂ مرتضیٰؑ
گل دین حق بلبل مصطفیٰؐ

حضور نبیؐ کا یہ ارشاد ہے
وہ ارشاد یہ فیض بنیاد ہے

صراحت ہے اسکی حدیثون مین صاف
محقق نہین اسکے کوئی خلاف

الٰہی انھین شاد رکھنا مدام
طفیل محمد علیہ السلام

تمام شد بفضل اللہ العلی العظیم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas